بفیضانِ نظر
سراجُ الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امام اعظم، فقیہِ اَفخم حضرتِ سیّدُنا
امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

بفیضانِ کرم
اعلیٰ حضرت، امام اَہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ
امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

شوال المکرّم ۱۴۳۸ھ
جولائی 2017ء

(دعوتِ اسلامی)

ص 43
تذکرہ اُمّ المؤمنین
حضرت سیّدتنا سودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا

ص 45
اسلامی بہنوں کے
شرعی مسائل

امیرِ اَہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:
علمائے کرام، دینی ادارے، دارُ المطالعہ، ڈسپنسریاں، کلینک، اسپتال اور جہاں جہاں لوگ بیٹھتے اور اِنتظار کرتے ہوں وہاں ہر ماہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پہنچانے کا اِہتمام کیجیے۔

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یارب جا کر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر

چاند رات کی قدر کیجئے!

فریاد

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران
مولانا محمد عمران عطاری

ہمارے معاشرے میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد خوشی کے لمحات کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں میں گزار دیتی ہے، حالانکہ ہمیں ملنے والی خوشی، راحت، فرحت اور آسائش یہ سب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں اور نعمت ملنے پر تو شکر کرنا چاہئے کیونکہ یہ نعمتوں میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔ قراٰن کریم میں ہے: ﴿لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ﴾ (پ13، ابراہیم:7) ترجمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔ شکر کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ رب تعالیٰ کی نافرمانی سے بچا جائے لیکن کیا کیجئے کہ نعمت ملنے پر خوشی منانے کے لئے عام دنوں کی نسبت زیادہ گناہ کئے جاتے ہیں۔ یاد رہے! اسلام ہمیں خوشی منانے سے منع نہیں کرتا لیکن خوشی منانے کا طریقہ ایسا ہو جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ناراض کرنے والا کوئی کام نہ ہو۔ مگر افسوس! اب تو حالات ایسے ہو چکے ہیں کہ شادی بیاہ کا موقع ہو تو اللہ کی نافرمانی، عید کے ایّام ہوں تو اللہ کی نافرمانی، بچے کی ولادت ہو تو اللہ کی نافرمانی، کاروبار کے آغاز کی تقریب ہو تو اللہ کی نافرمانی، اس پر طُرّہ یہ کہ ان تقریبات میں شراب و کباب، رقص و سُرود، لَہْو و لَعِب میں پڑنے کے ساتھ تسکینِ نفس کے لئے حیاسوز کام کرنا، یہ سب اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینا نہیں تو اور کیا ہے! کیا نعمتوں کا حق یہی ہے کہ ان پر ربِّ کریم کی نافرمانی کی جائے؟ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت "عید" بھی ہے۔ بد قسمتی سے ایک تعداد اس عظیم نعمت کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں گزارتی ہے۔ حالانکہ عید کے بہت فضائل ہیں، خصوصاً اس کی چاند رات جسے "لَیْلَۃُ الْجَائِزَۃ یعنی انعام کی رات" کہا گیا ہے، اس کی تو خاص طور پر قدر کرنی چاہئے اور اپنا مُحاسَبَہ کرنا چاہئے کہ ہم نے ماہِ رمضان میں کیا کیا نیک عمل کئے؟ ہم نے اِس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی چھما چھم برستی رحمتوں اور برکتوں سے کتنا کچھ پانے کی کوشش کی؟ کیا ہم نے ایسے کام کئے کہ جن کے سبب اپنی مغفرت کی امید باندھیں؟ اس رات کو خاص طور پر اِستغفار اور دعاؤں میں گزارنا چاہئے اور ماہِ رمضان کو غفلت میں گزارنے پر ندامت کے آنسو بہانے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچنا چاہئے۔ مگر افسوس! معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے، اس رات بازاروں اور شاپنگ مالز (Shopping Malls) میں نوجوان لڑکے لڑکیوں کا اس قدر اِختِلاط (یعنی میل جول) ہوتا ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ! رَش (Rush) کے بہانے مرد و عورت کے شانے سے شانے ٹکراتے ہیں، گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ ایک دوسرے کے لیے تحائف خریدتے ہیں، لڑکیاں بے پردہ گھومتی ہیں، مہندی لگوانے اور چوڑیاں پہنانے کے نام پر اجنبی مردوں کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر اپنی شرم و حیا کا جنازہ نکال دیتی ہیں۔ چوڑیاں پہنانے والے بھی اسے معمولی بات سمجھتے ہیں حالانکہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے سر میں لوہے کی کنگھی ہڈی تک گاڑ دینا اس سے کہیں بہتر ہے کہ اس کا جسم کسی ایسی عورت سے چُھو جائے جو اس کے لئے حلال نہ ہو۔ (شعب الایمان، 4/374، حدیث:5455) صد کروڑ افسوس! بے حیائی کا یہ طوفان رمضان شریف کا مقدس مہینا گزرنے کے چند گھنٹے بعد ہی برپا ہو جاتا ہے اور یہ سب کام عید منانے کے نام پر کئے جا رہے ہوتے ہیں۔ میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ چاند رات (لیلۃ الجائزہ) کی قدر کیجئے، نیک اعمال کی کثرت کرکے رب تعالیٰ سے مغفرت اور رحمت کے انعامات پانے کی کوشش کیجئے، عید کے دن بھی گناہوں سے بچئے، سنّتِ مصطفےٰ کے مطابق نمازِ عید ادا کیجئے، رشتہ داروں سے صِلَۂ رِحمی، غریبوں کے ساتھ غم خواری کیجئے، یوں عید کا دن بھی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں گزاریئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

فہرس (Index)

نمبر شمار	سلسلہ	موضوع	صفحہ
.1	فریاد	چاندرات کی قدر کیجئے!	1
.2	حمد / نعت / کلام	تُو ہی مالِکِ بَحر و بَر ہے یااللہ یااللہ / ہے ذِکر میرے لب پر ہر صبح و شام تیرا / بعدِ رمضان عید ہوتی ہے	3
.3	تفسیرِ قراٰنِ کریم	اسلام اور حرمت والے مہینے	4
.4	حدیث شریف اور اس کی شرح	کوئی بیماری لاعلاج نہیں	5
.5	اسلامی عقائد و معلومات	لوحِ محفوظ کے بارے میں عقائد و معلومات	6
.6	مدنی مذاکرے کے سوال جواب	دعائے قُنوت کے بعد سورت پڑھنا کیسا؟ / حرام کے پیسوں سے حج کرنا کیسا؟	7
.7	بارہ (12) مدنی کام	چوک درس	9
.8	روشن مستقبل	دنیا کی سب سے مضبوط دیوار	10
.9	بچوں کا صفحہ	جھگڑا	11
.10	**************	چھٹیاں کیسے گزاریں؟	12
.11	جانوروں کی سبق آموز کہانیاں / حفاظتی تدابیر	شیر اور خرگوش / فوڈ پوائزننگ	13
.12	صَوتی پیغامات اور امیرِ اہلِ سنّت کے صَوتی جوابات	سُنّیوں کا درد رکھنے والے کو دعاؤں سے نوازنا	14
.13	دارالافتاء اہلِ سنّت	بچوں کی عیدی سے دوسرے بچوں کو عیدی دینا / جسم پر ٹیٹوز (Tattoos) بنانے کا حکم	15
.14	روشن ستارے	سیّدُ الشہداء حضرت سیّدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ	17
.15	**************	حضرت سیّدنا مصعب بن عمیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ	19
.16	احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی	سادات کی تعظیم / نماز، روزے، وضو، غسل، قراءت کا علم سیکھنا فرض / کفارے کا غلط تصور	20
.17	معاشرے کے ناسور	بھیک اور بھکاری (قسط:1)	21
.18	اشعار کی تشریح	جاں نثارانِ بدر و اُحد پر دُرود / شیرِ غُرّانِ سَطوت پہ لاکھوں سلام	22
.19	مدنی کلینک و روحانی علاج	چکن گنیا (Chikungunya)	23
.20	مکتوباتِ امیرِ اہلِ سنّت	مدنی انعامات پر عمل کرنے والے کی حوصلہ افزائی / "یااللہ" کے چھ حروف کی نسبت سے 6 مدنی پھول	25
.21	**************	غزوۂ احد	26
.22	آسان نیکیاں	پانی پلایئے! ثواب کمایئے	27
.23	سنّت اور حکمت	کھانے کی سنّتیں اور حکمتیں	28
.24	احکامِ تجارت	سامان نقد خرید کر اُدھار بیچنا / گاہک کو مال کی قیمتِ خرید غلط بتانا / چوری کا مال خرید کر بیچنا	29
.25	دورانِ تجارت مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی	گاہک کو دھوکا نہ دیجئے	31
.26	تاجروں کے لئے	دورانِ تجارت بندوں کی حق تلفی	32
.27	**************	تجارت اور غیبت	33
.28	کتب کا تعارف	جنت میں لے جانے والے اعمال	34
.29	کیسا ہونا چاہئے؟	ساس کو کیسا ہونا چاہئے؟ (قسط:1)	35
.30	مدنی پھولوں کا گلدستہ	عید کا دن کونسا؟ / سستی اور تنگ دلی سے بچنا / شیطان عید کے دن چلا چلا کر روتا ہے	36
.31	پھلوں اور سبزیوں کے فوائد	آم اور کھیرا	37
.32	علم و حکمت کے مدنی پھول	حیا اور ادب / ہر ولی نیک ہوتا ہے / انمول ہیرے / داڑھی اور عمامہ نعمتیں ہیں	38
.33	تذکرۂ صالحین	امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت سیّدنا امام محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ	39
.34	**************	لیثُ الاسلام، عاشقِ رسول سلطان نور الدّین محمود بن محمود زنگی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ	41
.35	تذکرۂ صالحات	اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتنا سودہ بنت زمعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا	43
.36	اسلام نے عورت کو کیا دیا؟	اسلام نے بیوی کو کیا دیا (قسط:1)	44
.37	اِسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	حیض و نفاس اور جنابت کی حالت میں اسلامی کتب کا پڑھنا چھونا کیسا؟ / وضو کی حالت میں سر ننگا ہونا	45
.38	اسلام کی روشن تعلیمات	حقوق العباد کی اہمیّت	46
.39	انقلابی شخصیات کے کارنامے	امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمانِ غنی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے کارنامے	47
.40	امیرِ اہلِ سنّت کی بعض مصروفیات	مدنی اسلامی بھائیوں کی حاضری / نگرانِ شوریٰ کے صاحبزادے کا نکاح / نواسی کا نکاح	48
.41	تعزیت و عیادت	پیر سیّد غلام جیلانی کی تعزیت / تحسین رضا عطاری کے والد تعزیت / عدیل عطاری مدنی سے عیادت	49
.42	آپ کے تاثرات اور سوالات	علمائے کرام، شخصیات، اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کے تاثرات	51
.43	العلم نور	تفسیر جلالین کے مؤلفین	53
.44	**************	شخصیات کی مدنی خبریں	54
.45	اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے!	شَوَّالُ الْمُکَرَّم میں وصال فرمانے والے بزرگانِ دین	56
.46	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے	59
.47	**************	دعوتِ اِسلامی کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں	60
.48	**************	اِسلامی بہنوں کی مدنی خبریں	61
.49	May dawat.e.islami prosper!	Overseas Madani News	62
.50	**************	Madani News of departments	65

☆اِس شُمارے کی شرعی تفتیش دارُالافتاءِ اَہلسنّت کے مفتی محمد عبد الماجد عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی اور مفتی حافظ محمد کفیل عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے فرمائی ہے۔

☆ماہنامہ فیضان مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔ https://www.dawateislami.net/magazine

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۳۸ھ | جولائی 2017ء

جلد: 1 | شمارہ: 7

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

ہدیہ فی شمارہ (سادہ): 35

ہدیہ فی شمارہ (رنگین): 60

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات (سادہ): 800

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات (رنگین): 1100

مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں

سالانہ ہدیہ (سادہ): 419

سالانہ ہدیہ (رنگین): 720

☆ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کروا کر سال بھر کے لئے بارہ کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کروا کر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے

Call: +9221111252692 Ext:9229-9231

OnlySms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی

فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660

Web: www.dawateislami.net

Email: mahnama@dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً“ یعنی قیامت کے دن لوگوں میں میرے سب سے زِیادہ قَریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔“ (ترمذی،2/27، حدیث:474)

حمد/مُناجات

تُو ہی مالِکِ بَحر و بَر ہے یااللہ یااللہ

تُو ہی مالِکِ بَحر و بَر ہے یااللہُ یااللہ
تُو ہی خالِقِ جِنّ و بَشَر ہے یااللہُ یااللہ

تُو اَبَدی ہے تُو اَزَلی ہے تیرا نام عَلیم و علی ہے
ذات تِری سب سے بَرتَر ہے یااللہُ یااللہ

وَصف بیاں کرتے ہیں سارے سَنگ و شجر اور چاند ستارے
تسبیحِ ہر خُشک و تَر ہے یااللہُ یااللہ

تیرا چرچا ہر گھر آنگن صحرا صحرا گلشن گلشن
وَاصِف ہر پھول اور ثَمَر ہے یااللہُ یااللہ

خَلقت جب پانی کو تَرسے رِم جھم رِم جھم بَرکھا بَرسے
ہر اِک پر رَحمت کی نَظر ہے، یا اللہُ یا اللہ

رات نے جب سر اپنا چُھپایا چِڑیوں نے یہ ذِکر سنایا
نَغمہ بار نسیمِ سَحر ہے یااللہُ یااللہ

بَخش دے تُو عطّار کو مولیٰ واسِطہ تُجھ کو اُس پیارے کا
جو سب نبیوں کا سَرور ہے یااللہُ یااللہ

وسائلِ بخشش (مرمم)، ص92
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت/اِستِغاثہ

ہے ذکر میرے لب پر ہر صبح و شام تیرا

ہے ذکر میرے لب پر ہر صبح و شام تیرا
میں کیا ہوں ساری خَلقت لیتی ہے نام تیرا

تُو نائبِ خدا ہے محبوبِ کبریا ہے
ہے مُلک میں خدا کے جاری نظام تیرا

بٹتا ہے دو جہاں میں تیرے ہی گھر سے باڑا
لینا ہے سب کا شیوا، دینا ہے کام تیرا

کیا خُوب ہو جو مجھ سے آکر صبا یہ کہدے
پہنچا دیا ہے میں نے شہ کو سلام تیرا

دستِ عطا میں تیرے رَحمت کی کُنجیاں ہیں
بٹتا ہے سب کو صدقہ ہر صبح و شام تیرا

تو پیشوا ہے سب کا، سب مقتدی ہیں تیرے
اقصیٰ میں کیسے بنتا کوئی امام تیرا

وہ دن خدا دکھائے تجھ کو جمیلِ رضوی
ہو جائے ان کے در پہ قِصّہ تمام تیرا

قبالۂ بخشش، ص15
از مَدَّاحُ الحبیب محمد جمیل الرحمٰن قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوی

کلام

بعدِ رَمضان عید ہوتی ہے

بعدِ رَمضان عید ہوتی ہے
رب کی رَحمت مزید ہوتی ہے

جس کو آقا کی دید ہوتی ہے
اُس پہ قربان ”عید“ ہوتی ہے

عید کے دن عمر یہ رو رو کر
بولے: ”نیکوں کی عید ہوتی ہے“

جو کوئی رب کو کرتے ہیں ناراض
اُن سے رَحمت بعید ہوتی ہے

بے نمازوں کی روزہ خوروں کی
کون کہتا ہے عید ہوتی ہے!

مجھ کو ”عیدی“ میں دو بقیع آقا
جانے کب میری عید ہوتی ہے!

عید عطّار اُس کی ہے جس کو
خواب میں اُن کی دید ہوتی ہے

وسائلِ بخشش (مرمم)، ص707
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اسلام اور حرمت والے مہینے
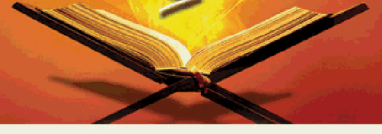
مفتی ابوصالح محمد قاسم عطاری

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِؕ-قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ كَبِیْرٌؕ-وَ صَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌۢ بِهٖ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِۗ-وَ اِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِۚ-وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِؕ-﴾ (پ2، البقرۃ:217)

ترجمہ: آپ سے ماہِ حرام میں جہاد کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تم فرماؤ: اس مہینے میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے رہنے والوں کو وہاں سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے اور فتنہ قتل سے بڑا جرم ہے۔

تفسیر نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت عبداللہ بن جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سربراہی میں مجاہدین کی ایک جماعت روانہ فرمائی تھی جس نے مشرکین سے جہاد کیا۔ ان کا خیال تھا کہ لڑائی کا دن جُمادَی الاُخریٰ کا آخری دن ہے مگر حقیقت میں چاند 29 تاریخ کو ہوگیا اور رجب کی پہلی تاریخ شروع ہوگئی تھی۔ اس پر کفّار نے مسلمانوں کو شرم دلائی کہ تم نے ماہِ حرام میں جنگ کی۔ حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اس کے متعلق سوال ہونے لگے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر قرطبی، 2/32) اور فرمایا گیا کہ ماہِ حرام میں لڑائی کرنا اگرچہ بہت بڑی بات ہے لیکن مشرکوں کا شرک، مسلمانوں کو ایذائیں دینا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ستانا یہاں تک کہ ہجرت پر مجبور کردینا، لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکنا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور مسلمانوں کو مسجدِ حرام میں نماز پڑھنے سے روکنا، دورانِ نماز طرح طرح کی ایذائیں دینا، یہ ماہِ حرام میں لڑائی سے بڑا جرم ہے۔ لہٰذا پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر اپنے کرتوت دیکھ لو پھر مسلمانوں پر اعتراض کرنا۔ تمہارے یہ افعال مسلمانوں کے فعل سے زیادہ شدید ہیں کیونکہ کفر و ظلم تو کسی حالت میں جائز نہیں ہوتے جبکہ لڑائی تو بعض صورتوں میں جائز ہو ہی جاتی ہے نیز مسلمانوں نے جو ماہِ حرام میں لڑائی کی تو وہ ان کی غلط فہمی کی وجہ سے تھی کہ چاند کی تاریخ ان پر مشکوک ہوگئی لیکن کفار کا کفر اور مسلمانوں کو ایذائیں بلاشک وشبہ ظلم و سرکشی ہے، پھر تم کس منہ سے مسلمانوں پر اعتراض کررہے ہو۔

نوٹ ابتدائے اسلام میں رجب، ذی قعدہ، ذی الحج اور محرم اِن چار مہینوں میں جنگ کرنا حرام تھا۔ ان حرمت والے مہینوں کا بیان سورۂ توبہ آیت 36 میں بھی موجود ہے لیکن بعد میں جنگ کی ممانعت کا حکم سورۂ توبہ آیت نمبر 5 سے منسوخ ہوگیا۔

تنبیہ اپنے بڑے عیبوں کو بھلا کر دوسروں کے چھوٹے عیبوں پر طعنہ زنی کرنا سخت مذموم (بُرا) ہے جیسے لوگ جہاں بھر کی غیبتیں کرتے ہیں جبکہ ان سے زیادہ عیبوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ نیز فتنہ انگیزی قتل سے بڑھ کر جرم ہے اور فتنے پھیلانے والے پر حدیث میں لعنت کی گئی ہے۔

احمد رضا شامی عطاری مدنی

کوئی بیماری لاعلاج نہیں

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَآءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَآءً۔ **ترجمہ** اللہ تعالٰی نے کوئی ایسی بیماری نازل نہیں فرمائی جس کی شفا نہ اُتاری ہو۔(بخاری،4/16،حدیث:5678)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں "نازل کرنے" سے مراد مرض اور اس سے شفا کے اَسباب کا پیدا کرنا ہے یا ایسے فرشتوں کا نازل کرنا ہے جن کے سپُرد مریض اور دوا کو کیا جاتا ہے۔اس حدیثِ پاک میں بڑھاپے اور موت کا اِسْتِثْنا نہیں کیا گیا کیوں کہ یہ حقیقت میں بیماریوں میں شمار ہی نہیں ہوتے۔

(عمدۃ القاری، 14/668 ،حاشیۃ السندی علی البخاری ، 4/16، تحت الحدیث:5678)

اللہ ربُّ العالمین بڑا رحیم و کریم ہے اگر وہ اپنے بندوں کو مختلف بیماریوں میں مبتلا فرماتا ہے تو اُن تکالیف پر اُنہیں جزا بھی دیتا ہے یا اُن کے گناہوں کا کفارہ بناتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے اپنی رحمتِ کاملہ سے اِن تمام بیماریوں سے شفا کے طریقے اور دوائیں بھی عطا فرمائی ہیں۔ **مرض اور علاج** اَطِبّا کے نزدیک جسمِ انسانی کا اپنی طبعی حالت سے نکل جانا "مرض" کہلاتا ہے،اس کو اپنی اصلی حالت پر لوٹانا "علاج" کہلاتا ہے اور جسم کو اپنی طبعی حالت پر قائم رکھنا "حفظِ صحت" ہے جو غذا اور جسم سے متعلّق دوسری چیزوں کی دُرُستی کے بغیر ممکن نہیں اور اگر جسم کی حالت بگڑ جائے تو مرض کو ختم کرنے والی مُوافِق دوا کے ذریعے ہی اسکو بہتر کیا جاسکتا ہے۔ (شرح النووی علی المسلم، جز14، 7/192) جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَاَ بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یعنی ہر بیماری کی دوا ہے، جب دوا بیماری کے مُوافِق (مطابق) ہوجاتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ شفا عطا فرمادیتا ہے۔(مسلم، ص933،حدیث:5741)

کیا کوئی مرض لاعلاج نہیں؟ عام طور پر ڈاکٹرز بہت سے اَمراض کے متعلق کہہ دیتے ہیں کہ یہ مرض لاعلاج ہے، لیکن مذکورہ بالا حدیثِ پاک سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر مرض کی دوا پیدا فرمائی ہے پس جب مریض کو مرض کے مُوافِق (مطابق) دوا مُیَسَّر آجائے گی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِذن سے شفا بھی نصیب ہوجائے گی اور جو بہت سے لوگ علاج کے باوجود صحت مند نہیں ہوتے اس کی وجہ یہ نہیں کہ اس مرض کی دوا نہیں ہے بلکہ وہ اس مرض کی دوا اور طریقۂ علاج سے ناواقفیّت کی بنا پر صحت مند نہیں ہوتے۔(شرح النووی علی المسلم، جز14، 7/192) اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ علاج میں حرام چیزوں سے اِجْتِناب کیا جائے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ فَتَدَاوَوْا وَلَا تَتَدَاوَوْا بِحَرَامٍ۔ (معجم کبیر، 24/254، حدیث:649) بے شک اللہ تعالٰی نے بیماری اور دوا کو پیدا فرمایا ہے پس علاج کرو مگر حرام سے علاج نہ کرو۔

کیا علاج کروانا تَوَکُّل عَلَی اللہ (یعنی اللہ پر بھروسہ کرنے) کے خلاف ہے؟ علامہ مُلّا علی قاری علیہِ رحمۃُ اللہِ البارِی فرماتے ہیں: علاج کے لئے دوا وغیرہ کے اسباب اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں جیسا کہ بھوک مٹانے کے لئے کھانا کھایا اور پیاس بجھانے کے لئے پانی پیا جاتا ہے، امام حارث مُحاسِبی علیہِ رحمۃُ اللہِ القَوی فرماتے ہیں کہ توکل کرنے والے کو چاہئے کہ سیّدُ المُتَوَکِّلِین صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی اقتدا (اتباع) میں علاج کروائے۔

(مرقاۃ المفاتیح، 8/289، تحت الحدیث:4515)

اسلامی عقائد و معلومات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے "لوحِ محفوظ" کا ذِکر کئی بار سُنا ہوگا لیکن یہ کیا ہے؟ کس چیز سے بنی ہے؟ کہاں ہے؟ اِس کی معلومات بہت کم لوگوں کو ہوتی ہیں۔ اِس مضمون میں لوحِ محفوظ کے بارے میں کچھ ضروری معلومات پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

نام اور وجہ تسمیہ "لَوح" عربی زبان میں تختی کو کہتے ہیں، اسے لوحِ محفوظ، اُمّ الکتاب اور کتابِ مَکْنون بھی کہا جاتا ہے، شیاطین کی دَسْتْرَس (پہنچ) اور کمی بیشی سے پاک ہونے کی وجہ سے اِسے لوحِ محفوظ (محفوظ تختی) کا نام دیا گیا ہے۔ (تفسیر بغوی، 4/440، پ30، البروج، تحت الآیۃ:22، تفسیر بیضاوی، 5/292، پ27، الواقعۃ، تحت الآیۃ:78)

عقیدہ لوحِ محفوظ اور قلم پر ایمان رکھنا واجب و ضروری ہے جیسا کہ امام ابو جعفر طحاوی حنفی علیہِ رحمۃُ اللہِ القَوی فرماتے ہیں: نُؤْمِنُ بِاللَّوحِ وَالْقَلَمِ، وَبِجَمِيعِ مَا فِيهِ قَدْ رُقِمَ یعنی ہم لوح اور قلم اور ان تمام امور پر ایمان لاتے ہیں جو اس لوح میں لکھ دیئے گئے ہیں۔ (شرح العقیدۃ الطحاویۃ، ص263)

لوحِ محفوظ کہاں اور کتنی بڑی ہے؟ لوحِ محفوظ عَرش کی دائیں (سیدھی) جانب ہے۔ (تفسیر قرطبی، 10/210، پ30، البروج، تحت الآیۃ:22) حضرتِ سیّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْھُما نے فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے لوحِ محفوظ کو پیدا فرمایا، اس کی لمبائی ایک سو سال کی مَسافت (فاصلہ، دُوری) تھی (العظمۃ لابی الشیخ، ص86، رقم:223) تفسیرِ ابنِ کثیر میں ہے کہ لوحِ محفوظ کی چوڑائی مشرق و مغرب کے فاصلے کے برابر ہے۔ (ابن کثیر، 8/367، پ30، البروج، تحت الایۃ:22)

لوحِ محفوظ کس چیز سے بنی ہے؟ لوح و قلم ان اشیاء میں سے ہیں جن کی حقیقی کیفیت اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے بتائے سے سرکارِ دو عالم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم ہی جانتے ہیں، البتہ احادیث میں کچھ کیفیات کا بیان ملتا ہے۔ سرکارِ دو عالم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لوحِ محفوظ سفید موتی سے بنی ہے، اس کے صفحات سُرخ یاقوت کے ہیں، اس کا قلم نور اور کتابت (لکھائی) بھی نور ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/338)

لوحِ محفوظ پر کیا لکھا ہے؟ لوحِ محفوظ کے بارے میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا فرمان ہے: ﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ(۲۱) فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ(۲۲)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوحِ محفوظ میں۔ (پ30، البروج:21،22) تفسیرِ قرطبی میں اسی آیتِ کریمہ کی تفسیر میں ہے کہ عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام لکھتے ہیں: لوحِ محفوظ میں مخلوق کی تمام اَقسام اور ان کے مُتَعلّق تمام اُمور مَثَلًا موت، رِزْق، اَعمال اور اس کے نتائج اور ان پر نافِذ ہونے والے فیصلوں کا بیان لکھا ہے۔ (تفسیر قرطبی، 10/210، پ30، البروج، تحت الآیۃ:22) لوحِ محفوظ میں جو کچھ لکھا ہے اسے قضا و تقدیر بھی کہتے ہیں۔

ہر بیماری کے لئے شفا رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جبریل نے مجھے ایک ایسی دَوا بتائی جو ہر ایک بیماری کے لئے شِفا ہے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ نسخہ میں نے لوحِ محفوظ سے حاصل کیا ہے۔ (نسخہ یہ ہے کہ) کسی صاف برتن میں بارش کا وہ پانی لیں جو چھت (یا پرنالہ) میں نہ بہا ہو، پھر اس پانی پر سَتّر (70) مرتبہ سُوْرَۃُ فَاتِحَہ، سَتّر مرتبہ آیَۃُ الکُرسِی، سَتّر مرتبہ سُوْرَۃُ اِخْلَاص، سَتّر مرتبہ سُوْرَۃُ فَلَق، سَتّر مرتبہ سُوْرَۃُ نَاس اور ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھیں، پھر سات دن روزہ رکھیں اور افطار اسی پانی سے کریں۔ (جامع الاصول فی احادیث الرّسول، 7/632)

مدنی پھول اَوراد و وَظائف میں مشقت پر نہیں فوائد پر نظر رکھنی چاہئے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی** دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

دعائے قُنوت کے بعد سورت پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا نمازِ وتر میں دعائے قُنوت کے بعد سورت پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: نمازِ وتر میں دعائے قُنوت کے بعد کوئی بھی سورت پڑھنے کی اجازت نہیں ہے اَلبتّہ بہارِ شریعت میں ہے: دعائے قُنوت کے بعد دُرُود شریف پڑھنا بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/655)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کو تکبُّر لے ڈوبا

سوال: شیطان نے اللہ تعالٰی کے حکم فرمانے پر حضرت سَیِّدُنا آدم علٰی نَبِیِّنَا وعلیہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کو سجدہ کیوں نہیں کیا؟ اس کی وجہ ارشاد فرما دیجئے۔

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ-اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ﱪ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ(۳۴)﴾ (پ 1، البقرۃ: 34) ترجمۂ کنزالایمان: ”اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو! تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا۔“ شیطان نے غرور و تکبُّر کی وجہ سے حضرتِ سَیِّدُنا آدم علٰی نَبِیِّنَا وعلیہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کو سجدہ نہیں کیا اور کہا: ﴿اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُؕ-خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ(۷۶)﴾ (پ23، صٓ: 76) ترجمۂ کنزالایمان: ”میں اِس سے بہتر ہوں تُو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔“ جب شیطان نے ربّ تعالٰی کا حکم نہ مانا، تکبُّر کیا اور اپنے آپ کو حضرت سَیِّدُنا آدم علٰی نَبِیِّنَا وعلیہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام سے بہتر بتایا تو اللہ تعالٰی نے ناراض ہو کر اس سے اِرشاد فرمایا: ﴿فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌۚۖ(۷۷) وَّ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ(۷۸)﴾ (پ23، صٓ: 77-78) ترجمۂ کنزالایمان: ”تو جنّت سے نکل جا کہ تو راندھا (لعنت کیا) گیا اور بے شک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک۔“ تو یوں شیطان کو تکبُّر لے ڈوبا، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں غرور و تکبُّر اور شیطان کے مکر و فریب سے بچائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میموری کارڈز میں گانے یا گناہوں بھری موویز بھر کے دینا کیسا؟

سوال: بعض لوگ میموری کارڈز (Memory Cards) میں اپنی پسند کے گانے اور گناہوں بھری مُوویز (Movies) بھرواتے ہیں تو ہمارا ان کو گانے یا گناہوں بھری مُوویز بھر کے دینا کیسا ہے؟

جواب: کسی کو گانے یا گناہوں بھری مُوویز بھر کے دینا ناجائز و گناہ ہے اور گناہ کے کام میں مدد کرنے سے قراٰنِ کریم میں منع فرمایا گیا ہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪-وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ

وَالْعُدْوَانِ ۠ ﴾ (پ6، المآئدۃ:2) ترجمۂ کنزالایمان: ”اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔“ گانے سننا، سنانا اور گناہوں بھری مووِیز دیکھنا، دِکھانا ناجائز و گناہ ہے، ایسے ہی ان کا میموری کارڈز (Memory Cards) میں بھر کر دینا بھی ناجائز و گناہ ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیر شادی شدہ اور چھوٹے بچوں کی کنیت رکھنا کیسا؟

سوال: کیا شادی شدہ اسلامی بھائی ہی کُنیت[1] رکھ سکتے ہیں یا غیر شادی شدہ بھی کنیت رکھ سکتے ہیں؟

جواب: شادی شدہ اسلامی بھائی بھی کنیت رکھ سکتے ہیں اور غیر شادی شدہ بھی کنیت رکھ سکتے ہیں یہاں تک کے چھوٹے بچوں کی بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے

سوال: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک انگلیوں سے جو پانی جاری ہوا تھا اس کا واقعہ بیان فرمادیجئے۔

جواب: سن 6 ہجری میں ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم عمرے کا ارادہ کرکے مدینۂ منورہ زادھَا اللّٰہُ شرفًا وّ تعظیماً سے مکۂ مکرمہ زادھَا اللّٰہُ شرفًا وّ تعظیماً کے لئے روانہ ہوئے اور حُدیبیہ کے میدان میں قیام فرمایا، اس مقام پر یہ معجزہ ظاہر ہوا جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت سیّدنا جابر رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حُدیبیہ کے دن لوگ شدتِ پیاس سے دوچار ہوئے اور رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے ایک برتن رکھا ہوا تھا جس سے وضو فرمارہے تھے۔ جب لوگ آپ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ عَرض گزار ہوئے: یَارسولَ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم! ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے، بس یہی تھا جو اس برتن کے اندر حضور کی خدمت میں پیش کردیا تھا۔ حضرت سیّدنا جابر رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے برتن میں اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی پھوٹ نکلا ہم پانی پیتے اور وضو کرتے رہے۔ حضرت سیّدنا جابر رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے لوگوں نے پوچھا: اس وقت آپ کتنے لوگ تھے؟ فرمایا: لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً یعنی اگر ہم ایک لاکھ (100000) بھی ہوتے تو پانی سب کے لئے کافی ہوجاتا، ہم پندرہ سو (1500) تھے۔ (بخاری، 3/69، حدیث:4152)

اس حسین منظر کی تصویر کشی کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہِ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں:

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
نَدِّیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(حدائقِ بخشش، ص134)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حرام کے پیسوں سے حج کرنا کیسا؟

سوال: حرام کے پیسے سے حج پر جانا کیسا ہے؟ کیا اس سے حج کا فریضہ ادا ہوجائے گا؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: توشہ مالِ حلال سے لے ورنہ قبولِ حج کی اُمّید نہیں اگرچہ فرض اُتر جائے گا، اگر اپنے مال میں کچھ شبہ ہو تو قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کردے۔ (بہارِ شریعت، 1/1051)

بہرحال حلال پیسوں سے ہی حج کیا جائے کیونکہ حرام کے پیسوں سے حج کرنے سے اگرچہ فرض اُتر جائے گا مگر اس کے قبول ہونے کی کوئی اُمّید نہیں ہے۔ حرام روزی قابلِ ترک (چھوڑنے کے قابل) ہے کیونکہ یہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] کنیت سے مراد وہ نام ہے جو ”اَبٌ، اُمٌّ، اِبنٌ یا اِبنَۃٌ“ سے شروع ہو۔ (التعریفات، ص132) مثلاً ابوالقاسم، اُمِّ ہانی، ابنِ جوزی وغیرہ۔

ابرار اختر عطاری قادری

سَلَف صالحین رحمھمُ اللہُ المُبین کے زمانے میں لوگ نیکی کی دعوت پر لَبَّیْك کہتے اور حُصولِ عِلمِ دین کے لئے کوشش کرتے بھی نظر آتے تھے، مگر افسوس! آج مسلمان عِلمِ دین سے دُوری کے سبب گناہوں میں غَرق ہیں، مساجِد ویران ہیں، عِلمِ دِین کے حلقوں میں رونق تو دور کی بات! فرض نَمازِ باجماعت ادا کرنے والوں کی تعداد بھی بَہُت کم ہو چکی ہے، ان حالات کے پیشِ نظر کوئی ایسا طریقہ اپنانے کی ضَرورت تھی جس سے مسلمان نَماز اور عِلمِ دین کے حلقوں میں شرکت کے لئے مساجد کا رخ کریں، چنانچہ بُزُرگانِ دین کی یاد تازہ کرتے ہوئے مسجِد بھرو تحریک ''دعوتِ اسلامی'' **چوک دَرس** کے ذریعے اس نیک مَقْصَد کے حُصول کیلئے کوشاں ہے، **چوک دَرْس** دعوتِ اسلامی کے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک اَہم مَدَنی کام ہے جس سے مراد وہ مَدَنی دَرْس ہے **جو مسجِد اور گھر کے عِلاوہ کسی بھی مَقام (چوک، بازار، اسکول، کالج، اِدارے وغیرہ) پر دیا جاتا ہے۔**

(چوک درس کے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا 32 صفحات پر مشتمل رسالہ ''**چوک درس**'' پڑھئے)

چوک دَرْس کے چند فوائد ◼ چوک درس نیکیاں بڑھانے کا ذریعہ ہے جیسا کہ مروی ہے: نیکی کی راہ دِکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ (ترمذی، 4/305، حدیث: 2679) ◼ نیکیوں پر اِستقامت ملتی ہے، یوں کہ جب کسی کو نیکی کی دعوت دیں تو خود اس نیکی پر اِستِقامت پانا بھی آسان ہو جاتا ہے ◼ چوک دَرْس چونکہ ذِکْرُ اللہ کی ہی صورت ہے، لہٰذا جتنی دیر بازار میں چوک دَرْس دیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُتنی دیر تک دیگر فضائل کے عِلاوہ بازار میں ذِکْرُ اللہ کرنے کا ثواب بھی حاصل ہوگا ◼ چوک درس مساجِد کی آبادکاری کا بھی ذریعہ ہے ◼ چوک درس میں چونکہ مشقت زیادہ ہوتی ہے، اس لئے اس میں ثواب کی بھی زیادہ اُمید ہے جیسا کہ مروی ہے: افضل عبادت وہ ہے جس میں زَحْمت (مُشَقَّت) زیادہ ہو۔ (کشف الخفاء، 1/141، حدیث: 459) ◼ چوک درس دیتے ہوئے کبھی کبھار ناگوار جملے بھی سُننا پڑتے ہیں، اس وقت اگر مُبلِّغ صَبر سے کام لے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صبر کا عظیم ثواب پائے گا ◼ جب کسی بارونق مَقام پر چوک درس کی ترکیب بنائی جاتی ہے تو چوک درس سے پہلے اور بعد میں شُرَکائے دَرْس کو باہَم سَلام و مُصافحہ والی سنّت پر عمل کے ثواب کے ساتھ ساتھ بازار میں سلام کرنے کے فضائل وبرکات بھی حاصِل ہوتے ہیں ◼ چوک درس دعوتِ اِسلامی کے تعارُف و تشہیر اور نیک نامی کا بھی ایک بہترین ذریعہ ہے ◼ مَدَنی درس دینے کی ترغیب دلاتے ہوئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کاش! اسلامی بھائی مسجِد، گھر، بازار، چوک، دکان وغیرہ میں اور اسلامی بہنیں گھر میں روزانہ دو۲ دَرس دینے یا سننے کا معمول بنا کر خوب خوب ثواب لوٹیں اور ساتھ ہی ساتھ اِس **دُعائے عطّار** کے بھی حق دار بن جائیں:

یاربِّ محمّد عَزَّوَجَلَّ! جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن روزانہ دو۲ دَرس دیں یا سنیں ان کو اور مجھے بے حِساب بخش اور ہمیں ہمارے مَدَنی آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں اکٹھا رکھ۔

جو دے روز دو۲ ''درسِ فیضانِ سنّت''
میں دیتا ہوں اُس کو دُعائے مدینہ

محمد بلال رضا عطاری مدنی

مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کے لئے

دنیا کی سب سے مضبوط دیوار

کئی ہزار سال پہلے رُوئے زمین پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک ولی کی حکومت تھی، اُن کا نام "اِسْکَنْدَر" جبکہ لقب "ذُوالْقَرْنَیْن" تھا، آپ حضرت سیِّدُنا خِضر عَلَیْہِ السَّلام کے خالہ زاد بھائی تھے۔(صاوی، 1214/4) آپ کو پوری دنیا کی بادشاہت اور مشرق و مغرب کے سفر کا اعزاز بھی حاصل تھا۔(تفسیر نسفی، ص661) **شُمال کی طرف سفر** ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شُمال (North) کی طرف سفر کے دوران تُرْکِستان کے مشرِقی کَنارے (East Turkistan) پر واقع دو بلند و بالا پہاڑوں کے درمیان پہنچے، اِن پہاڑوں کی ایک طرف "یاجوج ماجوج" آباد تھے، جبکہ دوسری طرف ایک اور قوم رہا کرتی تھی۔ اُس قوم کے لوگوں نے آپ کی بارگاہ میں یاجوج ماجوج کے فساد پھیلانے کی شکایت کی اور ساتھ ہی مال کی پیشکش کرتے ہوئے ایک مضبوط دیوار بنانے کا کہا تاکہ یاجوج ماجوج دوسری طرف نہ آسکیں۔(ماخوذ از صراط الجنان، 6/34) **یاجوج ماجوج کون ہیں؟** ● یہ انسان اور کافر ہیں ● یہ جس جاندار کے پاس سے گزرتے اسے کھاجاتے تھے ● یہ موسمِ بہار میں اپنے غاروں سے نکل کر سبزہ کھاجاتے اور خشک چیزیں اٹھا کرلے جاتے تھے ● اِن کے پنجے اور دانت درندوں جیسے اور اِن کے بال اِتنے لمبے ہیں کہ جسم چھپالیتے ہیں۔(صاوی، 1218/4) **دیوار کی تعمیر** حضرت ذوالقرنین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قوم کی مالی پیشکش قبول نہ کی، بلکہ فریاد رسی کرتے ہوئے فرمایا: مجھے تمہارے مال کی حاجت نہیں، بس جسمانی قوّت کے ساتھ میری مدد کرو! چنانچہ آپ نے پتّھروں کے سائز کے لوہے کے ٹکڑے منگوائے اور زمین کھودنے کا حکم دیا، جب پانی نکل آیا تو آپ نے پہلے پتّھر رکھوائے اور پگھلے ہوئے تانبے کے ذریعے اُنہیں جمادیا، اِس کے بعد لوہے کے ٹکڑے پہاڑ کی بلندی تک اوپر نیچے رکھوائے اور ان ٹکڑوں کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھر کر آگ لگوادی، پھر اوپر سے پگھلا ہوا تانبا دیوار میں پلادیا گیا، یوں ایک مضبوط دیوار تیار ہوگئی۔(ماخوذ از صراط الجنان، 6/36) **یہ دیوار کب ٹوٹے گی؟** حدیث شریف میں ہے: بیشک یاجوج ماجوج روزانہ دیوار توڑتے رہتے ہیں، جب وہ مکمل ٹوٹنے کے قریب ہوتی ہے تو انہیں سورج کی شعاعیں نظر آتی ہیں، اِتنے میں اُن کا بڑا کہتا ہے: چلو! باقی کل توڑیں گے تو (اگلے دن) اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دیوار کو پہلے سے بھی مضبوط بنادیتا ہے۔ جب اُن کی قید کی مدّت ختم ہوجائے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں لوگوں کے سامنے ظاہر کرنا چاہے گا تو اُس دن جب وہ سورج کی شعاعیں دیکھیں گے تو اُن کا بڑا کہے گا: چلو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! باقی کل توڑیں گے۔ جب وہ اگلے دن آئیں گے تو (اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کی برکت سے) دیوار اُتنی ہی ہوگی جتنی چھوڑ کر گئے تھے، یوں وہ بقیّہ دیوار توڑ کر باہر آجائیں گے۔(ابن ماجہ، 409/4، حدیث: 4080) **یاجوج ماجوج کا خاتمہ** دیوار توڑنے کے بعد یہ زمین میں خوب قتل و غارت گری کریں گے، یہ سب قیامت کے قریب ہوگا۔ حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلام اِن کے لئے ہلاکت کی دعا فرمائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن کی گردنوں میں کیڑے پیدا فرمائے گا جس سے یہ فوراً مرجائیں گے، پوری زمین پر اِن کی لاشوں کی بدبو پھیل جائے گی، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک قسم کے پرندوں کو بھیجے گا جو اِن کی لاشیں اٹھا کر جہاں خدا چاہے گا پھینک آئیں گے، یوں یاجوج ماجوج کا خاتمہ ہوجائے گا۔(ماخوذ از بہار شریعت، 125/1)

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! زمین میں قتل و غارت گری کرنے اور فساد پھیلانے والوں کا اَنجام ہلاکت ہے ● اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالموں کو ایک دم ختم کردینے پر بھی قادِر ہے مگر انہیں موقع عطا فرماتا ہے، تاکہ توبہ کرلیں ● کسی بھی جائز کام سے پہلے اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کی عادت بنالینی چاہئے، اس مبارک جملے کی برکت سے وہ کام مکمل ہونے کی اُمّید بڑھ جاتی ہے ● ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی قراٰن مجید میں کسی کام کو کرنے سے پہلے اِنْ شَآءَ اللہ کہنے کا حکم فرمایا گیا۔(پ15، الکہف:23)

فرضی حکایت شاہد کے چیخنے اور رونے کی آواز سن کر امّی جان گھبرائی ہوئی کمرے میں داخل ہوئیں اور پوچھا: کیا ہوا؟ شاہد نے روتے ہوئے بتایا: امی جان! ریحان بھائی نے مجھے مارا ہے۔ امی جان نے دونوں کو صحیح سلامت دیکھ کر پہلے تو سکون کا سانس لیا، پھر پوچھا: ریحان بیٹا! آپ نے چھوٹے بھائی کو کیوں مارا؟ ریحان نے جواب دیا: امی جان! یہ مجھ سے میرا کھلونا چھین رہا تھا حالانکہ اس کے پاس اپنا کھلونا موجود ہے۔ امی جان نے کہا: دیکھو بیٹا! آپ دونوں آئے دن کسی نہ کسی بات پر آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہو، میں کئی بار سمجھا چکی ہوں کہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی جھگڑا نہیں کرتے بلکہ پیار، محبت اور اتفاق سے رہتے ہیں لیکن آپ دونوں میری بات نہیں مانتے۔ شاہد اپنی صفائی پیش کرنے لگا: امی جان! میں تو آپ کی بات مانتا ہوں لیکن ریحان بھائی مجھ سے لڑائی جھگڑا (Quarrel) کرتے ہیں۔ ریحان کہنے لگا: امی جان! میں جان بوجھ کر شاہد سے نہیں جھگڑتا، یہ مجھے تنگ کرتا، چھیڑتا، چڑاتا اور میرے کھلونے چھینتا ہے، اس لئے میرا اس سے جھگڑا ہو جاتا ہے۔

دروازے کے قریب کھڑے ابو جان نے ان کی باتیں سن کر کہا: آپ دونوں میرے کمرے میں آجائیں مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔ دونوں بھائی ڈرتے ڈرتے ابو جان کے کمرے میں داخل ہوئے اور سر جھکا کر خاموش کھڑے ہو گئے۔ ابو جان نے کچھ دیر دونوں کو غور سے دیکھا پھر کہا: میرے قریب آیئے۔ دونوں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ابو جان کے قریب پہنچے تو ابو جان نے دونوں کے سروں کو اونچا کیا اور کہا: ویسے تو آپ دونوں اچھے بچے ہیں لیکن آپس میں لڑائی جھگڑا (Quarrel) کرنا اچھی عادت نہیں۔ اگر یہ عادت ایسے ہی رہی تو لوگ آپ کو "جھگڑالو اور بگڑے ہوئے بچے" کہنے لگیں گے اور اپنے بچوں کو آپ سے دور رہنے اور دوستی (Friendship) نہ کرنے کا کہیں گے۔ پھر یہ کہ لڑائی جھگڑے کے دوران آپ میں سے کسی کو بڑی چوٹ بھی لگ سکتی ہے۔ اس لئے آپ دونوں کو اپنی یہ عادت (Habit) ختم کر دینی چاہئے۔ آیئے میں آپ کو پیارے نبی صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک حدیثِ پاک سناتا ہوں جسے سن کر آپ کا دل خود چاہے گا کہ ہم لڑائی جھگڑا نہ کریں۔ پیارے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے جو کہ باطل چیز ہے تو اس کے لئے جنّت کے کنارے پر گھر بنایا جائے گا اور جو حق پر ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑا چھوڑ دے تو اس کے لئے جنّت کے درمیان میں گھر بنایا جائے گا اور جس کے اخلاق اچھے ہوں گے تو اس کے لئے جنّت کے اوپر والے حصّہ میں گھر بنایا جائے گا۔ (ترمذی،3/400،حدیث:2001)

ابو کے سمجھانے کا انداز اتنا شفقت بھرا تھا کہ شاہد اور ریحان دونوں نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا پھر وعدہ کیا کہ آئندہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی جھگڑا نہیں کریں گے اور پیار، محبت اور اتفاق سے رہیں گے۔ یہ سن کر ابو جان نے کہا: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اور پیار سے دونوں کو سینے سے لگا لیا۔

چھٹیاں کیسے گزاریں؟

مجلس دارالمدینہ (شعبۂ نصاب)

دعوتِ اسلامی کے اِسکول سِسٹم **"دارُ المدینہ"** اور دیگر سرکاری و نجی اِسکولوں میں گرمیوں کی چھٹیوں (Summer Vacations) کو زیادہ سے زیادہ کارآمد بنانے کے لئے چند مدنی پھول پیش خدمت ہیں: **(1) ہوم ورک** عُموماً چھٹیوں میں طَلَبہ کو ہوم ورک (Home Work) دیا جاتا ہے، لیکن کئی طلبہ اِس مُعاملے میں سُستی سے کام لیتے ہیں، جس کے نتیجے میں اُنہیں چھٹیوں کے اِختتام پر آزمائش کا سامنا ہوتا ہے۔ لہٰذا ہوم ورک مکمل کرنے کے لئے یومیہ (Daily) کچھ صفحات مقرر کرلیجئے یا اِبتدائی دِنوں میں زیادہ وقت دے کر ہوم ورک مکمل کرلیجئے۔ **(2) خوش خط لکھنے کی مشق** خوبصورت لکھائی نفیس طبیعت کا پتا دیتی ہے۔ اگر آپ کی لکھائی خوبصورت نہیں ہے تو چھٹیاں آپ کے لئے سنہری موقع ہیں، خوب لکھنے کی مشق کیجئے، چاہیں تو مکتبۃ المدینہ کی کوئی کتاب سامنے رکھ کر اُسے کاپی پر اتارنے کی ترکیب کیجئے! علمِ دین بھی حاصل ہوگا اور لکھائی بھی بہتر ہوجائے گی۔ **(3) تلاوتِ قراٰن** ماہِ رمضان ماہِ نزولِ قراٰن بھی ہے۔ حقیقی نورانیت حاصل کرنے کے لئے خوب تلاوتِ قراٰن کی سعادت حاصل کیجئے، اگر قراٰن پڑھنا نہیں جانتے تو چھٹیوں سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے اپنے قریبی مَدرَسۃ المدینہ (جُزوقتی) میں داخلہ لے کر دُرست مخارج کے ساتھ قراٰن سیکھنے کی ترکیب کیجئے! نورِ قراٰن سے زندگی پُرنور ہوجائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **(4) دینی کُتُب کا مُطالعہ** علمِ دین حاصل کرنے کا ایک ذریعہ دینی کُتُب کا مُطالعہ بھی ہے۔ لہٰذا مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کُتُب و رسائل کے مُطالعہ کا مضبوط جَدْوَل بنائیے! اور مُطالعہ کے مدنی پھول بھی الگ سے لکھ کر محفوظ کرنے کی ترکیب کیجئے، علمِ دین کا کثیر خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **(5) سنتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت** بالخصوص چھٹیوں کے اِن قیمتی دنوں میں ہر جمعرات کو بعد نمازِ مغرب ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع اور ہر ہفتے کے دن بعد نمازِ عشا ہونے والے مدنی مذاکرے میں شرکت کرنا نہ بھولئے، چھوٹی عمر کے مدنی منّے اپنے والد یا سرپرست کے ساتھ شرکت کریں۔ **(6) مدنی کورسز** کئی طلبہ و طالبات کو چھٹیوں میں **مختلف کورسز** کرنے کا شوق ہوتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **مجلس مدنی کورسز** کے تحت وقتاً فوقتاً مختلف کورسز کا سلسلہ ہوتا رہتا ہے، بالخصوص مجلس شعبۂ تعلیم سے وابستہ **اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں** کے لیے چھٹیوں میں **مدنی کورسز** (مثلاً فیضانِ نماز کورس، اِصلاحِ اعمال کورس، 12 مدنی کام کورس) کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔ (مدنی کورسز کی مزید معلومات کے لیے متعلقہ ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے رابطہ کیجئے) **(7) مدنی قافلوں میں سفر** چھٹیوں میں مَدَنی قافلے میں علمِ دین سیکھنے کی نیت سے سفر کیجئے! عاشقانِ رسول کی صحبتوں اور نیکی کی دعوت کی مدنی بہاروں کے طفیل آپ کی چھٹیوں کو مدینے کے 12 چاند لگ جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(دس 10 سال سے زائد عمر والے سمجھدار مدنی منّے اپنے والد صاحب یا بڑے بھائی کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرسکتے ہیں۔)

شیر اور خرگوش

منیر رضا عطاری مدنی

ایک جنگل میں سارے جانور شیر سے بہت پریشان تھے۔ کیونکہ جب اُس کا دل چاہتا کسی بھی جانور کو پکڑ کر کھا جاتا۔ سب جانور اُس کے پاس گئے اور کہا: بادشاہ سلامت! آپ شکار کرنے نہ آیا کریں ہم روزانہ ایک جانور خُود آپ کے پاس بھیج دیا کریں گے، شیر نے جانوروں کی یہ بات منظور کرلی۔ اب روزانہ قرعہ اندازی کی جاتی اور جس جانور کا نام نکلتا اسے شیر کے پاس بھیج دیا جاتا۔ ایک دن خرگوش کا نام نکلا، وہ جان بوجھ کر شیر کے پاس دیر سے پہنچا شیر نے اسے دیکھتے ہی غصے میں کہا: اتنی دیر سے کیوں آئے؟ خرگوش بولا: ہم دو خرگوش آپ کے پاس آرہے تھے کہ راستے میں ایک شیر نے ہم پر حملہ کردیا اور میرے ساتھی کو پکڑ لیا میں بڑی مشکل سے جان بچا کر آیا ہوں۔ یہ سن کر شیر بپھر گیا کہ اس جنگل میں دوسرا شیر کہاں سے آگیا جو میرے شکار کو کھانا چاہتا ہے، شیر نے خرگوش سے کہا: مجھے اس کے پاس لے چلو، پہلے میں اس سے نپٹ لوں۔ خرگوش شیر کو ایک کنویں کے پاس لے گیا اور بولا: اس میں دوسرا شیر اور میرا ساتھی خرگوش موجود ہے، شیر غصے میں اندھا ہو چکا تھا، جب اس نے کنویں میں جھانکا تو اُسے اپنا اور خرگوش کا عکس نظر آیا، جسے وہ دوسرا شیر اور خرگوش سمجھا، اس نے ”دوسرے شیر“ کو ختم کرنے کے لئے فوراً کنویں میں چھلانگ لگادی، وہاں ”دوسرا شیر“ تھا کہاں! جو اس کے ہاتھ آتا۔ وہ شیر خود کنویں میں پھنس گیا، باہر کون نکالتا؟ چُنانچہ وہ وہیں ہلاک ہوگیا، یوں دوسرے جانوروں کی اس سے جان چھوٹی اور انہوں نے سکھ کا سانس لیا۔ (مثنوی، ص84 ملخصًا)

پیارے پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! اس حکایت سے پتا چلا کہ غُصّہ عقل کا دشمن ہے، غُصّے میں انسان بھی بہت سی غلطیاں کربیٹھتا ہے۔ جب بھی کسی پر غصہ آئے تو نہ زبان سے کوئی غلط بات کہیں، نہ اُس پر ہاتھ اُٹھائیں، الغرض اسے کسی بھی طرح سے تکلیف نہ دیں۔ اگر غصے پر قابو پانے کا ذہن نہ ہو تو بعض اوقات جان بھی چلی جاتی ہے جیسا کہ شیر کے ساتھ ہوا۔ اللہ تَعَالٰی ہمیں اپنے غصے پر قابو پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فوڈ پوائزننگ (Food Poisoning)

اسباب اور حفاظتی تدابیر

ڈاکٹر کامران اسحاق عطاری

فوڈ پوائزننگ کے اسباب فوڈ پوائزننگ (Food Poisoning) کا مرض عموماً گوشت، انڈے اور دودھ نیز بغیر دُھلی سبزیوں اور کچی رہ جانے والی غذاؤں سے ہوتا ہے۔ **علامات** اُلٹیاں آنا، پیٹ میں مروڑ اٹھنا، دست کی شکایت اور اِجابت میں خون آنا وغیرہ۔ بعض اوقات یہ علامات مذکورہ اشیا استعمال کرنے کے چند گھنٹے بعد اور بسا اوقات کئی دن بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ **فوڈ پوائزننگ سے حفاظت کے لئے چند مدنی پھول** پینے کیلئے پانی ہمیشہ اُبال کر استعمال کریں کیونکہ زیادہ تر بیماریاں آلودہ پانی سے پھیلتی ہیں ◄ کھانا پکانے اور کھانے سے پہلے ہاتھوں کو صابن سے نیز پھل یا کچی سبزیاں استعمال کرنے سے پہلے انہیں اچھی طرح دھولیا جائے ◄ حَتَّی الاِمکان بازار کے کھانے، کھانے سے اِحتراز فرمائیں ◄ سرکہ، کھجور اور شہد استعمال کرنے کا معمول بنائیں ◄ کھانے کے دوران گوشت کچا محسوس ہو، اس کے اندر کی گلابی رنگت جھلک رہی ہو یا خلافِ معمول کوئی ناگوار بو آرہی ہو تو اُسے مت کھائیں ◄ دودھ میں اگر تُرشی (کھٹائی) محسوس ہو تو اُسے ہرگز استعمال نہ کریں ◄ فریج (Refrigerator) میں محفوظ کیا ہوا کھانا استعمال کرنے سے پہلے اچھی طرح گرم کرلیں تاکہ اس میں موجود جراثیم ختم ہوجائیں۔

اسلامی بھائیوں کے صوتی پیغامات اور امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے صوتی جوابات

(ضرورتاً ترمیم و اضافہ کیا گیا ہے۔)

مولانا قاری لقمان شاہد صاحب کی طرف سے درج ذیل تحریر بنام **"غیرت مند سُنّی کی فکر!"** منظرِ عام پر آئی: میرا مَسلک میرا گھر ہے، میرے ہم مسلک اُس گھر کے افراد ہیں۔ اگر ہمارا آپس میں اختلاف ہو جاتا ہے تو اُسے سوشل میڈیا (Social Media) پر لانے کے بجائے ہم گھر میں ہی حل کریں گے، چاہے جیسے بھی ہو کیونکہ سوشل میڈیا پر میرے، میرے گھر اور گھر والوں کے دشمن بہ کثرت ہیں۔ **"میں اُن کے سامنے اپنے گھر کی منفی بات کرنے کو ایک قسم کی غداری سمجھتا ہوں"** اگرچہ کوثر و سَلسبیل سے دُھلے ہوئے میرے دشمن بھی نہیں، اُن کے گھریلو اختلافات کے مقابل میرے گھریلو اختلافات عُشرِ عَشیر (یعنی دسویں کا دسواں حصّہ) بھی نہیں، اِس کے باوجود میری غیرت اِس کی ہرگز اِجازت نہیں دیتی کہ میرے گھر کے مسائل کی اُنہیں بِھنک لگے!

سُنّیوں کا درد رکھنے والے کو دعاؤں سے نوازنا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے انہیں صَوتی پیغام (Audio Message) میں دُعائیں دیتے ہوئے فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے قاری لقمان شاہد! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُہٗ!

آپ کی تحریر "غیرت مند سُنّی کی فکر!" میں نے پڑھی، مَا شَآءَ الله! آپ کیلئے دل سے دُعائیں نکل رہی ہیں، الله آپ کو بے حساب مَغْفِرت سے مُشَرَّف فرمائے اور آپ سے سنّیت کی خدمت لے لے۔ سنّیوں کے تعلّق سے انسان کو اپنے اندر حوصلہ اور دل بڑا رکھنا چاہئے۔ میرے خلاف جو کچھ ہو رہا ہے آپ کو پتا ہے، لیکن مجھے پھر بھی ایسا کرنے والوں سے ہمدَرْدی ہے، صحیح بات کرتا ہوں کہ جو لوگ میرے بارے میں اس طرح کی عجیب و غریب باتیں کرتے ہیں اور جو کچھ ان کی سمجھ میں آتا ہے، بولتے جارہے ہیں، یہ بے چارے مرنے کے بعد قیامت کے دن کیا جواب دیں گے؟ ان باتوں کا کیا ثبوت پیش کریں گے؟ الله تعالٰی بے چاروں پر رَحم فرمائے، ان کو توبہ کی سعادت بخشے، ان کی بے حساب مَغْفِرت کرے، ان کا اور میرا بھی ایمان سلامت رکھے۔

ہر صحیحُ العقیدہ سُنّی میرے سَر کا تاج ہے، آپ گواہ رہئے گا **"میں سُنّی ہوں، حنفی ہوں، رَضوی ہوں، اعلیٰ حضرت کا غلام ہوں۔"** یاالله! ہم سے کبھی بھی ایسا فعل سرزَد نہ ہو جس سے ہمارے پیارے مسلک، مسلکِ اہلِ سنّت، مسلکِ اعلیٰ حضرت کو کوئی نقصان پہنچے۔ ہمیشہ یہی ذِہن بنا کر رکھنا چاہئے کہ صحیحُ العقیدہ سُنّی میرے سَر کا تاج ہے اور جب تک شریعت واجب نہ کر دے اس وقت تک ہمیں کسی بھی صحیحُ العقیدہ سُنّی کے خلاف نہ زبان کھولنی ہے اور نہ ہی قلم چلانا ہے یعنی عوام میں ایسا کوئی معاملہ نہیں کرنا جس کی وجہ سے لوگ عُلَما سے نفرت کریں، دور بھاگیں اور سنّیت بدنام ہو۔ بس! میرا مسلکِ اعلیٰ حضرت سلامت رہے۔ الله آپ کو سلامت و خوش رکھے، ہم سب کا ایمان سلامت فرمائے اور ہم سب سے سنّیت کی خدمت لے لے۔

بے حساب مغفرت کی دُعا کا مُلتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

بچوں کی عیدی سے دوسرے بچوں کو عیدی دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عیدُ الفطر کے موقع پر والدین کی طرف سے چھوٹے بچوں کو عیدی دی جاتی ہے، اسی طرح بچے جب کسی رشتہ دار کے گھر جاتے ہیں تو وہاں سے بھی نابالغ بچوں کو عیدی ملتی ہے اور پھر ان رشتے داروں کے بچے جب ان ہی کے گھر آتے ہیں تو والدین بچوں کو ملی ہوئی عیدی میں سے رشتے داروں کے بچوں کو عیدی دے دیتے ہیں کیا بچوں کی عیدی میں سے رشتے داروں کے بچوں کو عیدی دے سکتے ہیں یا نہیں اور والدین اسے اپنے استعمال میں لاسکتے ہیں یا نہیں نیز عیدی اور بچوں کی سالگرہ پر جو لفافے و تحائف وغیرہ ملتے ہیں وہ کس کی ملک ہوں گے بچوں کی یا والدین کی؟

(سائل: عمران، لطیف آباد، زم زم نگر حیدرآباد)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَاب

صورتِ مسئولہ میں بچوں کو جو عیدی ملتی ہے وہ بچوں کی مِلک ہوتی ہے والدین اسے رشتے داروں کے بچوں کو عیدی میں نہیں دے سکتے اور والدین خود بھی ان پیسوں کو اپنے لئے استعمال نہیں کرسکتے، ہاں! اگر والدین فقیر ہوں اور انہیں پیسوں کی حاجت ہو تو بقدرِ ضرورت اس میں سے استعمال کرسکتے ہیں، اس کے علاوہ انہیں بھی استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

نیز عیدی یا بچوں کی سالگرہ میں جو لفافے و تحائف (Gifts) بچوں کو ملتے ہیں اس کے متعلق اگر دینے والا خود صراحت کر دے کہ یہ فلاں کے لئے ہیں تو جس کے لئے کہا گیا وہ اسی کے لئے ہوں گے ورنہ جن چیزوں کے متعلق معلوم ہو کہ وہ بچے کے لئے ہیں، مثلاً چھوٹے کپڑے، کھلونے وغیرہ، تو وہ بچے کے لئے ہوں گے، ورنہ والدین کے لئے، پھر اگر دینے والا باپ کے رشتے داروں یا دوستوں میں سے ہے تو وہ باپ کے لئے ہوں گے اور اگر ماں کے رشتے داروں یا جاننے والوں میں سے ہے تو وہ ماں کے لئے ہوں گے۔ الغرض! عرف وعادت پر اعتبار کیا جائے گا، اگر باپ کے خاندان کی جانب سے زنانہ چیزیں تحائف مثلاً کپڑے وغیرہ آئیں تو وہ عورت کے لئے ہوں گے اور عورت کے خاندان کی طرف سے مردانہ استعمال کی چیزیں آئیں تو مرد کے لئے ہوں گی اور ایسی چیز ہو جو مرد و عورت دونوں استعمال کرتے ہوں تو جس کے خاندان یا عزیزوں کی جانب سے ہو اسی کے لئے ہوگی۔ **البتہ عیدی کی اتنی بڑی رقم جس کے بارے میں معلوم ہے کہ اتنی رقم بچوں کو نہیں بلکہ ان کے والدین کو ہی دی جاتی ہے تو وہ بچوں کی مِلک نہیں ہوگی بلکہ اوپر کی**

تفصیل کے مطابق ماں یا باپ کی ہوگی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبــــــــــــــــــــــــه

ابو الصالح محمد قاسم القادری

شوّال کے چھ روزے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ رَمَضانُ الْمُبارک کے بعد شوّال کے جو چھ روزے رکھے جاتے ہیں کیا ان کو عید کے بعد لگاتار رکھنا ضروری ہے یا الگ الگ بھی رکھے جاسکتے ہیں؟ (سائل: تنویر اقبال، راولپنڈی)

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شوّال کے چھ روزوں کی کُتبِ احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے، جو شخص شوّال کے چھ روزے رکھے گویا اُس نے زمانے بھر کا روزہ رکھا اور ان کا لگاتار رکھنا ضروری نہیں بلکہ افضل یہ ہے کہ ان روزوں کو الگ الگ رکھا جائے۔ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر اِن کے بعد چھ روزے شوّال میں رکھے تو گویا کہ اُس نے زمانے بھر کا روزہ رکھا۔ (مسلم، ص456، حدیث:2758)

کتبــــــــــــــــــــــــه

ابو الصالح محمد قاسم القادری

جسم پر ٹیٹوز (Tattoos) بنانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ آجکل بازوؤں اور بقیہ جسم پہ ٹیٹوز (Tattoos) بنانے کا رَواج بہت پھیل چکا ہے، اس میں لوگ اپنے جسم میں نام اور مختلف ڈیزائن وغیرہ بنواتے ہیں، یوں کہ مشین سے جسم کو چیر کر پکّا رنگ بھر دیتے ہیں، اِس میں تکلیف بھی ہوتی ہے، اور زخم بھی بن جاتا ہے، جو چند دنوں بعد ختم ہو کر نیچے کا ڈیزائن واضح کر دیتا ہے، اِس کا شرعی حکم کیا ہے؟

(سائل: محمد کامران شاہ، دھمیال، راولپنڈی)

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جسم پہ مختلف ڈیزائن کے ٹیٹوز بنوانا شرعاً ناجائز و ممنوع ہیں، اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بنائی ہوئی چیز کو تبدیل کرنا ہے، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں خلافِ شرع تبدیلی کرنا ناجائز و حرام اور شیطانی کام ہے۔ اگر کسی شخص نے اپنے جسم پر اِس طرح نام یا ڈیزائن بنوالئے تو اگر بغیر شدید تکلیف و تَغْییر کے اُسے ختم کروانا ممکن ہو تو توبہ واِستِغْفار کے ساتھ ساتھ ختم کروانا لازم ہے، ورنہ اُس کو اُسی حال میں رہنے دے، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اُس کی توبہ واِستِغْفار کرتا رہے۔

کتبــــــــــــــــــــــــه

ابو الصالح محمد قاسم القادری

جمعہ اور عید ایک ہی دن آجائے تو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کِرام اِس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا جمعہ اور عید کا جمع ہونا بھاری یا منحوس ہے؟ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم یا صحابۂ کِرام علیہِمُ الرِّضْوَان کے دور میں کبھی ایسا ہوا کہ جمعہ اور عید دونوں جمع ہوئے ہوں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جمعہ اور عید کا جمع ہونا بھاری یا منحوس نہیں بلکہ باعثِ خیر و برکت ہے کہ ایک دن میں دو عیدیں اور دو عبادتیں نصیب ہوئیں، سرکار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم اور صحابہ علیہِمُ الرِّضْوَان کے ادوارِ مبارک میں بھی کئی بار ایسا ہوا کہ جمعہ و عید ایک دن میں اکٹھے ہوئے مگر اسے بھاری یا منحوس سمجھنا کسی سے منقول نہیں، بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ دونوں کا جمع ہونا خیر و برکت ہی کا ذریعہ ہے اور دونوں کے جمع ہونے کو بھاری یا منحوس سمجھنا بدشگونی لینا ہے جو کہ جائز نہیں۔

حدیث میں جمعہ کے دن عید ہونے کو مسلمانوں کے واسطے خیر قرار دیا گیا، چنانچہ مُصَنَّف عبدُالرَّزاق میں ہے، ترجمہ: ذَکوان سے مروی کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم کے زمانۂ مبارک میں عیدُ الفطر یا عیدُ الاَضحیٰ جمعہ کے دن ہوئی، کہتے ہیں: رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا: بے شک تم نے ذِکر اور بھلائی کو پایا ہے۔

(مصنف عبد الرزاق، 3/176، حدیث:5745)

کتبــــــــــــــــــــــــه

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

عدنان احمد عطاری مدنی

سیّدالشہداء حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ

سرزمینِ عرب پر غزوۂ اُحد کو رُونما ہوئے 46سال کا عرصہ گزر چُکا تھا کہ حضرتِ سیّدنا امیر معاویہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے دورِ حکومت میں میدانِ اُحُد کے درمیان سے ایک نہر کی کھدائی کے دوران شہدائے اُحد کی بعض قبریں کھل گئیں۔ اَہلِ مدینہ اور دوسرے لوگوں نے دیکھا کہ شہدائے کرام کے **کفن سلامت** اور

مزار حضرتِ سیّدنا امیر حمزہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ

بدن تَرو تازہ ہیں اور انہوں نے اپنے ہاتھ زخموں پر رکھے ہوئے ہیں۔ جب زخم سے ہاتھ اٹھایا جاتا تو تازہ خون نکل کر بہنے لگتا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ پُرسُکون نیند سورہے ہیں۔(سبل الہدی، 4/252۔ کتاب المغازی للواقدی، 1/267۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، 3/291) اس دوران اتفاق سے ایک شہید کے پاؤں میں بیلچہ لگ گیا جس کی وجہ سے زخم سے تازہ خون بہہ نکلا۔(طبقات ابن سعد، 3/7) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ شہید کوئی اور نہیں رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے معزز چچا اور رضاعی بھائی خیرُ الشُّہَداء، سیّدُ الشُّہَداء حضرتِ سیّدنا امیرحمزہ بن عبد المطلب رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ تھے۔(طبقات ابن سعد، 1/87۔ الاستیعاب، 1/425)

پیدائش و کنیت راجح قول کے مطابق آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی ولادت نبیِّ اکرم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی اس دنیا میں جلوہ گری سے دو سال پہلے ہوئی۔(اسد الغابہ، 2/66) آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی کنیت ابو عمّارہ ہے۔(معجم کبیر، 3/137)

حلیہ و مشاغل آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ بہت حسین و جمیل تھے، خوبصورت پیشانی، درمیانہ قد، چَھریرا (دبلا پتلا) بدن، گول بازو جبکہ کلائیاں چوڑی تھیں۔ شعر وشاعری سے شغف تھا۔ شمشیر زنی، تیر اندازی اور پہلوانی کا بچپن سے شوق تھا۔ سیر وسیاحت کرنا، شکار کرنا مَن پسند مشغلہ تھا۔(تذکرہ سیدنا امیر حمزہ، ص 17 ملخصاً)

قبولِ اسلام ایک مرتبہ شکار سے لوٹ کر گھر پہنچے تو اطلاع ملی کہ ابوجہل نے آپ کے بھتیجے محمد (صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم) کے ساتھ ناروا اور گستاخانہ سلوک کیا ہے۔ یہ سنتے ہی جوشِ غَضَب میں آپے سے باہر ہوگئے پھر کمان ہاتھ میں پکڑے حرمِ کعبہ میں جا پہنچے اور ابوجہل کے سر پر اس زور سے ضرب لگائی کہ اس کا سر پھٹ گیا اور خون نکلنے لگا، پھر فرمایا: میرا دین وہی ہے جو میرے بھتیجے کا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، اگر تم سچے ہو تو مجھے مسلمان ہونے سے روک کر دکھاؤ۔ (معجم کبیر، 3/140، حدیث: 2926) گھر لوٹے تو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تمہارا شمار قریش کے سرداروں میں ہوتا ہے کیا تم اپنا دین بدل دوگے؟ آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی پوری رات بے چینی اور اضطراب میں گزری، صبح ہوتے ہی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اس پریشانی کا حل چاہا تو رحمتِ عالم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کی طرف توجہ فرمائی اور اسلام کی حقانیت اور صداقت ارشاد فرمائی، کچھ ہی دیر بعد آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے دل کی دنیا جگمگ جگمگ کرنے لگی اور زبان پر یہ کلمات جاری ہوگئے: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سچے ہیں۔(مستدرک، 4/196، حدیث: 4930)

بارگاہِ رسالت میں مقام و مرتبہ پیارے آقا محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے بے حد محبّت کیا کرتے اور

فرماتے تھے کہ میرے چچاؤں میں سب سے بہتر حضرتِ حمزہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں۔(معرفۃ الصحابۃ، 2/21،رقم: 1839) **حکایت** محبّت کے اظہار کے انداز جداگانہ ہوتے ہیں ایک نرالہ انداز ملاحظہ کیجئے: ایک جاں نثار صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: میرے ہاں لڑکے کی ولادت ہوئی ہے میں اس کا کیا نام رکھوں؟ تو رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ اپنے چچا حمزہ سے محبّت ہے لہٰذا انہیں کے نام پر اپنے بچے کا نام رکھو۔(معرفۃ الصحابۃ، 2/21،رقم: 1837) **زیارتِ جبریل کی خواہش** ایک مرتبہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں درخواست کی کہ میں حضرتِ جبریل علیہِ السَّلام کو اصلی صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں، ارشاد ہوا: آپ دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے، آپ نے اصرار کیا تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: زمین پر بیٹھ جایئے، کچھ دیر بعد حضرت جبریل امین علیہِ السَّلام حرمِ کعبہ میں نصب شدہ ایک لکڑی پر اترے تو سرورِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: چچا جان نگاہ اٹھایئے اور دیکھئے، آپ نے جونہی اپنی نگاہ اٹھائی تو دیکھا کہ حضرت جبریل علیہِ السَّلام کے دونوں پاؤں سبز زَبَرجَد کے ہیں، بس! اتنا ہی دیکھ پائے اور تاب نہ لا کر بے ہوش ہوگئے۔(الطبقات الکبریٰ،3/8) **کارنامے** رَمَضانُ المبارک 1 ہجری میں 30 سواروں کی قیادت کرتے ہوئے اسلامی لشکر کا سب سے پہلا عَلَم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنبھالا۔ اگرچہ لڑائی کی نوبت نہ آئی لیکن تاریخ میں اسے ”سرِیّۂ حمزہ“ کے نام سے جانا جاتا ہے۔(طبقات ابن سعد، 3/6) 2ہجری میں حق و باطل کا پہلا معرکہ میدانِ بدر میں پیش آیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے جوش اور جذبے کے ساتھ شریک ہوئے اور مشرکین کے کئی سورماؤں کو ٹھکانے لگایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سَر پر شترمرغ کی کلغی سجائے ہوئے تھے جبکہ دونوں ہاتھوں میں تلواریں تھامے اسلام کے دشمنوں کو جہنّم واصِل کرتے اور فرماتے جاتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول کا شیر ہوں۔(معجم کبیر، 3/149، 150، رقم: 2953-2957) **شہادت** 15 شوّالُ المکرم 3ہجری غزوۂ اُحد میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت بے جگری سے لڑے اور 31 کفّار کو جہنّم واصِل کرکے شہادت کا تاج اپنے سر پر سجا کر اس دنیا سے رُخصت ہوگئے۔(معرفۃ الصحابۃ، 2/17) دشمنوں نے نہایت بے دردی کے ساتھ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ناک اور کان جسم سے جُدا کرکے پیٹ مبارک اور سینۂ اقدس چاک کر دیا تھا اس جگر خراش اور دل آزار منظر کو دیکھ کر رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دل بے اختیار بھر آیا اور زبانِ رسالت پر یہ کلمات جاری ہوگئے: آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو کہ آپ قرابت داروں کا سب سے زیادہ خیال رکھتے اور نیک کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔(دارِ قطنی، 5/207، حدیث: 4209، معجم کبیر،3/143، حدیث: 2937) **پریشانی دور کرنے والے** سیرت اور تاریخ کی کتابیں اس پر گواہ ہیں کہ بوقتِ جنازہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: يَاحَمْزَةُ يَاعَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ رَسُوْلِهٖ، يَاحَمْزَةُ يَافَاعِلَ الْخَيْرَاتِ، يَاحَمْزَةُ يَاكَاشِفَ الْكُرُبَاتِ، يَاحَمْزَةُ يَاذَابًّا عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یعنی اے حمزہ! اے رسول اللہ! کے چچا، اللہ اور اس کے رسول کے شیر! اے حمزہ! اے بھلائیوں میں پیش پیش رہنے والے! اے حمزہ! اے رنج و ملال اور پریشانیوں کو دور کرنے والے! اے حمزہ! رسولُ اللہ کے چہرے سے دشمنوں کو دور بھگانے والے!(شرح الزرقانی علی المواہب، 4/470) **نمازِ جنازہ و مدفن** شہدائے احد میں سب سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی پھر ایک ایک شہید کے ساتھ آپ کی بھی نماز پڑھی گئی جبکہ ایک روایت کے مطابق دس دس شہیدوں کی نماز ایک ساتھ پڑھی جاتی اور ان میں آپ بھی شامل ہوتے یوں اس فضیلت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منفرد ہیں اور کوئی آپ کا شریک نہیں ہے۔(الطبقات الکبریٰ 3/7۔ سنن کبریٰ للبیہقی، 4/18، حدیث: 6804) جبلِ اُحد کے دامَن میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار **دعاؤں کی قبولیّت** کا مقام ہے۔

حضرت سیّدنا مُصْعَب بن عُمَیر رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ

ابو عبید عطاری مدنی

جس ذاتِ بابرکت نے دو مرتبہ حبشہ اور ایک مرتبہ مدینۂ مُنوّرہ زادھَا اللہُ شرفاً وَّ تعظیماً کی طرف ہجرت کا شرف پایا، (تلقیح فہوم اہل الاثر لابن جوزی، ص90) مدینہ شریف کے پہلے مُہاجر ہونے کا اِعزاز حاصل کیا۔(بخاری، 2/600، حدیث:3924) مدینہ طیّبہ میں قاری اور مُقْرِئ (قراٰن پڑھنے اور پڑھانے والے) کا لقب پایا، مدینہ شریف میں پہلا جمعہ قائم کرنے کی سعادت کو گلے سے لگایا۔(الاستیعاب، 4/37) وہ بنو عبد الدّار کے چشم و چراغ صحابیِ رَسول مُصْعَبُ الْخَیر، حضرتِ سیّدُنا مصعب بن عُمَیر رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی پاکیزہ ہستی ہے۔

قبلِ اسلام اِسلام لانے سے پہلے آپ دولت مند والدین کی آنکھ کا تارا تھے، مکّہ کے حسین و جمیل نوجوان تھے سَر پر زُلفیں، بدن پر مہنگا اور نرم و ملائم لباس، پاؤں میں دوسرے شہر کی بنی ہوئی (امپورٹڈ) چپل ہوتی جبکہ مکّہ میں سب سے زیادہ خوشبودار رہا کرتے تھے۔ **مشکلات اور تکالیف کا دور** حضورِ انور صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے دارِ اَرْ قم میں داخل ہونے کے بعد اِسلام لائے مگر گھر والوں اور قوم کے خوف سے اپنا اِسلام چھپائے رکھا۔ ایک مرتبہ کسی نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھ کر آپ کے گھر والوں کو اطلاع دی تو اَہلِ خانہ نے قید کرکے آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی آسائشیں تکالیف میں بدل دیں، آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ ایک روز نکلنے میں کامیاب ہوئے اور حبشہ چلے آئے۔ مسلسل مشقتیں اور تکالیف برداشت کرنے کی وجہ سے آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی کھال سانپ کی کینچلی کی طرح جسم سے جدا ہوتے ہوئے بھی دیکھی گئی۔ **مدینۂ مُنوّرہ زادھَا اللہُ شرفاً وَّ تعظیماً کے پہلے مبلغ** 620ء میں پیارے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو مدینہ شریف کا پہلا مبلّغ بناکر روانہ فرمایا تو آپ نے مدینۂ مُنوّرہ میں نیکی کی دعوت کی دھوم مچادی پھر 621ء حج کے موقع پر 70افراد کو لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔(طبقات ابن سعد، 3/86تا88۔ اسد الغابہ، 5/191) **حکایت** ایک مرتبہ آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے تو جسم پر ایک ہی چادر تھی جس پر جگہ جگہ چمڑے کے پیوند تھے، یہ دیکھ کر پیارے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی چشمانِ کَرَم اشکبار ہوگئیں۔(ترمذی، 4/215، حدیث: 2484)

شہادت و تدفین 15 شوّالُ المکرّم 3 ہجری مطابق 625ء غزوۂ اُحد میں جب اِسلامی لشکر گھبراہٹ کا شکار ہوا تو آپ ثابت قدم رہے لشکرِ کُفّار آگے بڑھا تو آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ اُس پر ٹوٹ پڑے، کافر ابنِ قَمِیئہ نے موقع پاکر آپ کے اُسی دستِ اقدس پر وار کیا جس میں اِسلامی پرچم تھا، ہاتھ کٹ کر گرا تو آپ نے پرچم دوسرے ہاتھ سے تھام لیا اُس بد بخت نے دوسرے ہاتھ پر وار کرکے اُسے بھی جسم سے جدا کردیا آپ نے پھر بھی اِسلامی پرچم سرنگوں نہ ہونے دیا اور اپنے کٹے ہوئے بازوؤں کے حصار میں لے لیا آخر کار اُس نے نیزہ آپ کے سینے میں پَرو دیا یوں آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ جامِ شہادت نوش فرماکر نیچے تشریف لے آئے لیکن اتنی دیر میں آپ کے بھائی حضرت ابو رُوم بن عمیر رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ آگے بڑھ کر پرچمِ اسلام کو تھام چکے تھے۔(صحابی کی انفرادی کوشش، ص108 تا112ماخوذاً) زندگی کے ابتدائی ایّام نعمتوں اور آسائشوں میں گزارنے والے اِس 40 سالہ عظیم مبلّغ کے کَفَن کی چادر اِتنی چھوٹی تھی کہ سَر چھپایا جاتا تو پاؤں کھل جاتے، پاؤں کی طرف کھینچی جاتی تو سَر نظر آتا بالآخر پاؤں پر گھاس ڈال کر میدانِ اُحد میں ہی آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔(مسلم، ص364، حدیث: 2177) آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کا مزارِ اقدس سیّدُ الشُّہَداء حضرتِ سیّدُنا امیر حمزہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے مزارِ مبارک سے متّصل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین و ملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اپنی تحریر و تقریر سے برِّعظیم (پاک و ہند) کے مسلمانوں کے عقیدہ و عمل کی اصلاح فرمائی، آپ کے ملفوظات جس طرح ایک صدی پہلے راہنما تھے، آج بھی مشعلِ راہ ہیں۔ دورِ حاضر میں ان پر عمل کی ضرورت مزید بڑھ چکی ہے۔

1 کسی کو سیّد سمجھنے اور اس کی تعظیم کرنے کے لئے ہمیں اپنے ذاتی علم سے اُسے سیّد جاننا ضروری نہیں، جو لوگ سیّد کہلائے جاتے ہیں ہم اُن کی تعظیم کریں گے۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/587)

2 عوام مسلمین کو نماز، روزے، وضو، غسل، قراءت کی تَصحیح (صحیح کرنا) فرض ہے جس سے روزِ قیامت اُن پر مُطالَبہ و مواخذہ ہوگا۔ اپنے مرتبہ سے اونچی باتوں میں کچہریاں جمانا اور کھچڑیاں پکانا (یعنی بحث مباحثہ کرنا) اور رائیں لگانا گمراہی کا پھاٹک (بڑا دروازہ) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/591)

3 وہ میزان (یعنی ترازو جو قیامت میں قائم ہوگا) یہاں کہ ترازو کے خلاف ہے وہاں نیکیوں کا پلّہ اگر بھاری ہوگا تو اُوپر اُٹھے گا اور بدی کا پلّہ نیچے بیٹھے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/626)

4 ہِلال (نیا چاند) دیکھ کر اس کی طرف اشارہ نہ کریں کہ افعالِ جاہلیت (جاہلوں کا عمل) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 10/458)

5 نماز روزے وغیرہ جس قدر ذمۂ میّت (میت کے ذمہ پر باقی) ہوں سب کے کفارے میں خود قراٰن مجید ہی مِسکین کو دے دیا جائے ایک مُصحَف (قراٰن) میں سب ادا ہو جائیں گے۔ یہ طریقہ یقیناً قطعاً باطل و مُہمَل (فضول) ہے۔
(فتاویٰ رضویہ، 10/513، 514 ملتقطاً)

6 شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک سانس ایک ایک پل ایک ایک لمحہ پر مرتے دم تک ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ کہ راہ جس قدر باریک اس قدر ہادِی (راہنما) کی زیادہ حاجت۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/527)

7 مذاہبِ اربَعہ اہلِ سنّت (یعنی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) سب رُشد وہدایت (پر) ہیں جو اِن میں سے جس کی پیروی کرے اور عمر بھر اسی کا پیرو (پیروکار) رہے کبھی کسی مسئلے میں اس کے خلاف نہ چلے وہ ضرور صراطِ مستقیم پر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 27/644)

8 لڑکیوں کا غیر مَردوں کے سامنے خوش اِلحانی سے نَظم پڑھنا حرام ہے، اور اجنبی نوجوان لڑکوں کے سامنے بے پردہ رہنا بھی حرام۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/690)

9 ہر مُباح (جائز کام) بہ نِیَّتِ مَحمُودہ (اچھی نیت کے ساتھ) مَحمُود و قُربَت (اچھا اور باعثِ ثواب) ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 16/249)

10 تفریحِ طَبع (دل لگی، دل بہلانے) کے لئے جو شکار کیا جاتا ہے وہ خود نا جائز ہے کہ ایک لَہو و لَعِب، لوگ خود اُسے شکار کھیلنا کہتے ہیں اور کھیل کے لئے بے زبانوں کی جان ہلاک کرنا ظلم و بے دردی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/657)

11 عِمامہ میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو نہ چھ گز سے زیادہ، اور اس کی بَندِش گنبد نُما ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/186)

نماز اور روزہ کا فدیہ

میّت کی عُمر معلوم کرکے اِس میں سے نو سال عورت کیلئے اور بارہ سال مَرد کیلئے نابالغی کے نِکال دیجئے۔ باقی جتنے سال بچے ان میں حساب لگائیے کہ کتنی مُدّت تک وہ (یعنی مرحوم) بے نَمازی رہا یا بے روزہ رہا، یا کتنی نَمازیں یا روزے اس کے ذِمّہ قضا کے باقی ہیں۔ زِیادہ سے زِیادہ اندازہ لگا لیجئے۔ بلکہ چاہیں تو نابالغی کی عمر کے بعد بَقِیّہ تمام عُمر کا حساب لگا لیجئے۔ اب فی نَماز ایک ایک صَدَقۂ فِطر خیرات کیجئے۔
مزید تفصیلات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نماز کے احکام" صفحہ 345 پڑھ لیجئے۔

محمد آصف عطاری مدنی

بھیک اور بھکاری (قسط:1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان جب تک زندہ رہتا ہے ضَروریاتِ زندگی مثلاً روٹی، کپڑا، مکان، بجلی، گیس اور دیگر چیزوں کا محتاج ہوتا ہے، یہ ضَروریات اور سہولیات مفت میں نہیں ملتیں بلکہ مال خرچ کرنا پڑتا ہے اور مال، کاروبار، نوکری یا محنت مزدوری وغیرہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روزی کمانے کے مواقع سب کو عطا فرمائے ہیں، اب یہ ہم پر ہے کہ ان سے کتنا فائدہ اٹھاتے ہیں! بہر حال آپ کو بھاری تعداد ایسے مسلمانوں کی ملے گی جو محنت مشقت کرکے، خون پسینہ بہا کر روزی کماتے ہیں اور اپنے بیوی بچوں کی کفالت کرتے ہیں، یہ لوگ خوش نصیب ہیں کیونکہ رسولِ اکرم نورِ مُجسّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پاکیزہ ترین کمائی کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد ہوا: ہر وہ تجارت جس میں دھوکا نہ ہو اور اپنے ہاتھ کی کمائی۔ (مسند امام احمد، 6/112، حدیث:17266)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی دنیا میں لاکھوں لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو بِلا اجازتِ شرعی مختلف انداز میں بھیک مانگ کر دوزخ کے انگارے جمع کر رہے ہوتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو شخص مال بڑھانے کے لئے بھیک مانگے تو وہ انگارہ مانگتا ہے اب چاہے کم کرے یا زیادہ۔ (مسلم، ص401، حدیث:2399) یعنی بِلا سخت ضَرورت بھیک مانگے، بقدرِ حاجت مال رکھتا ہو، زیادتی کے لئے مانگتا پھرے وہ گویا دوزخ کے انگارے جمع کر رہا ہے، چونکہ یہ مال دوزخ میں جانے کا سبب ہے اسی لئے اسے انگارہ فرمایا۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/55)

بھیک مانگنا بھی حرام، دینا بھی حرام مجدِّدِ دین وملّت اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن لکھتے ہیں: قوی، تندرست، قابلِ کسب (یعنی کمانے کے قابل) جو بھیک مانگتے پھرتے ہیں ان کو دینا گناہ ہے کہ ان کا بھیک مانگنا حرام ہے اور ان کو دینے میں اس حرام پر مدد، اگر لوگ نہ دیں تو جَھک ماریں اور کوئی پیشہ حلال اختیار کریں۔ دُرِّ مختار میں ہے: یہ حلال نہیں کہ آدمی کسی سے روزی وغیرہ کا سوال کرے جبکہ اس کے پاس ایک دن کی روزی موجود ہو یا اس میں اس کے کمانے کی طاقت موجود ہو، جیسے تندرست کمائی کرنے والا اور اسے دینے والا گنہگار ہوتا ہے اگر اس کے حال کو جانتا ہے کیونکہ اس نے حرام پر اس کی مدد کی۔ (درمختار مع ردالمحتار، 3/357، فتاویٰ رضویہ، 23/464)

ادنیٰ کام کرکے روزی کمانا، بھیک مانگنے سے بہتر ہے ہر مسلمان کو چاہئے کہ دوسروں کے مال پر نظر رکھنے کے بجائے خود رزقِ حلال کمائے، نبیِّ رحمت شفیعِ امّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اپنی رسّی لے کر پہاڑ کی طرف جائے پھر لکڑیاں اکٹھی کرے اور ان کا گٹھا بنا کر اپنی پیٹھ پر لاد کر بازار میں لے جائے اور انہیں فروخت کرکے اس کی قیمت سے اپنے کھانے پینے کا بندوبست کرے تو یہ اس کے لئے بھیک مانگنے سے بدرجہا بہتر ہے اور یہ مٹّی لے کر اپنا منہ بھر لے تو اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسے اپنے منہ میں ڈالے۔ (مسند امام احمد، 3/68، حدیث:7493) یعنی معمولی سے معمولی کام کرنا اور تھوڑے پیسوں کے لئے بہت سی مشقت کرنا بہتر ہے، اس سے عزت نہیں جاتی، مگر بھیک مانگنا بُرا، جس سے عزت

بقیہ صفحہ 40 پر ملاحظہ کیجئے

اَشعار کی تشریح

ابوالحسّان عطاری مدنی

(اس عنوان کے تحت بزرگانِ دین کے اَشعار کے مطالب و معانی بیان کرنے کی کوشش ہوگی)

شَوَّالُ الْمُکَرَّم 3ہجری میں غزوۂ اُحد واقع ہوا اور اسی معرکے میں حضرت سیّدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی، اِسی مناسبت سے مشہورِ زمانہ سلامِ رضا **"مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام"** کے دو اشعار مع شَرح پیشِ خدمت ہیں:

جاں نِثارانِ بدر و اُحد پر دُرود
حق گُزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص311 مطبوعہ مکتبۃُ المدینہ)

الفاظ و معانی **جاں نثاران:** جان قربان کرنے والے۔ **حق گزاران:** حق ادا کرنے والے۔

شرح کلامِ رضا غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد میں دینِ اسلام کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے والے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان پر اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہو نیز "بیعتِ رضوان" کا حق ادا کرنے والوں پر لاکھوں سلام ہوں۔

اصحابِ بدر وبیعتِ رضوان کی افضلیت خُلَفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عَشَرۂ مُبَشَّرہ و حضراتِ حَسَنَین و اصحابِ بدر و اصحابِ بیعۃ الرضوان (رضوانُ اللہِ تعالیٰ علیہم اَجْمَعِیْن) کے لئے اَفْضَلِیّت ہے اور یہ سب قطعی جنّتی ہیں۔(بہارِ شریعت، 1/249)

آگ میں داخل نہیں ہوں گے فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِنِّی لَاَرْجُوْ اَلَّا یَدْخُلَ النَّارَ اَحَدٌ اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی مِمَّنْ شَھِدَ بَدْرًا وَّ الْحُدَیْبِیَۃَ یعنی مجھے اُمّید ہے کہ جو غزوۂ بدر اور حُدَیبیہ میں حاضر تھے اِنْ شَآءَ اللہ تَعَالٰی وہ آگ میں داخل نہیں ہوں گے۔(ابن ماجہ، 4/508، حدیث:4281)

بیعتِ رضوان میں شریک نُفُوسِ قُدسیہ کے متعلق فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَقَدْ رَضِیَ اللہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے۔(پ26، الفتح: 18) چونکہ ان بیعت کرنے والوں کو رضائے الٰہی کی بِشارت دی گئی اس لئے اس بیعت کو "بیعتِ رضوان" کہتے ہیں۔(خزائن العرفان)

سیّدِ عالَم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللہُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ اَحَدٌ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَھَا یعنی جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، اِنْ شَآءَ اللہ ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔(مسلم، ص1041، حدیث:6404)

اُن کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غُرّانِ سَطوَت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص308 مطبوعہ مکتبۃُ المدینہ)

الفاظ و معانی **شیرِ غُرّان:** دہاڑنے والا شیر۔ **سَطوَت:** شان و شوکت۔

شرح کلامِ رضا رحمتِ عالَمِیّان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا جان اور رَضاعی (دودھ شریک) بھائی سَیِّدُ الشُّھَدَاء حضرتِ سیّدنا حمزہ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ بہادر، جاں نثار اور دہاڑنے والے شیر کی طرح رُعب و دبدبے والے تھے، آپ پر لاکھوں سلام ہوں۔

حضرت سیّدنا حمزہ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ اُحد میں بہت بہادری سے کفار کا مقابلہ فرمایا اور شہید ہونے سے پہلے اکتیس (31) کفار کو جہنّم رَسید کیا۔(معرفۃ الصحابۃ، 2/17)

حضرت سیّدنا حمزہ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کے اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم) کا شیر ہونے سے متعلق فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اُس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ساتویں آسمان پر یہ لکھا ہوا ہے کہ حضرتِ حمزہ اللہ اور اس کے رسول (عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے شیر ہیں۔(مستدرک للحاکم، 4/204، حدیث:4950)

وہ خدا کے شیر ہیں، وہ مصطفےٰ کے شیر ہیں
ہم سگِ غوث و رضا ہیں، ہم سگِ اجمیر ہیں

مَدَنی کلینک و روحانی علاج

کاشف شہزاد عطاری مدنی

چکن گُنیا (Chikungunya) کیا ہے؟ گرم مُمالک میں مچھر (Mosquito) کے سبب پھیلنے والا ایک مخصوص بخار جس میں بالخصوص ہاتھ پاؤں کے جوڑوں میں شدید درد ہوتا ہے اسے چکن گُنیا کہتے ہیں۔ اِس بیماری میں مریض کو ایسی تکلیف ہوتی ہے کہ وہ چلنے پھرنے سے بھی قاصر ہوجاتا ہے بلکہ ایک طرح سے معذوری والی کیفیت ہوجاتی ہے نیز جوڑوں کا دَرد جسم میں کافی کمزوری پیدا کردیتا ہے۔ **چکن گنیا کی ابتدا** اس مرض کی تَشخِیص پہلی مرتبہ افریقی ملک تنزانیہ میں 1952ء میں ہوئی تھی جبکہ

2008ء میں امریکہ اور دیگر یورپی ممالک میں یہ وائرس تیزی سے پھیلا، اب تک 40 سے زائد ممالک میں یہ بیماری پائی گئی ہے۔ گزشتہ کچھ عرصے میں باب المدینہ (کراچی) کے مختلف علاقوں میں بھی چکن گنیا کے کثیر مریض پائے گئے ہیں۔

چکن گنیا سے خوف زدہ نہ ہوں چکن گنیا مُہلِک اور جان لیوا اَمراض میں سے نہیں ہے، اس کا علاج ممکن ہے، اگرچہ اس بیماری کے شکار شخص کو کافی تکلیف ہوتی ہے لیکن اس کی جان کو خطرہ نہیں ہوتا۔ باقاعدہ علاج اور احتیاط کرنے والے افراد تقریباً ایک ہفتے میں صحت یاب ہوسکتے ہیں۔ **چکن گنیا کی علامات** چکن گنیا کی سب سے پہلی اور اہم علامت گھٹنوں اور ٹخنوں سمیت جسم کے دیگر جوڑوں میں شدید دَرد اور تیز بخار ہے۔ دیگر علامات میں سر درد، پٹھوں میں درد، جوڑوں میں سوجن اور جِلد پر خراشیں وغیرہ آنا ہے۔ چکن گنیا کی علامات 3 سے 7 دن کے اندر ظاہر ہوتی ہیں۔ **آسان ہدف** اس بیماری کا سب سے آسان ہدف نومولود بچے، حاملہ خواتین، بُزُرگ افراد، مختلف بیماریوں مثلاً بلڈ پریشر، شوگر اور اَمراضِ قَلب میں مبتلا افراد ہیں۔ **چکن گنیا کا سبب** ملیریا، چکن گنیا، ڈینگی (Dengue) اور ٹائیفائڈ یہ چاروں اَمراض کسی حد تک ملتے جلتے ہیں اور یہ چاروں گندگی اور مچھر جیسے اَسباب سے لاحق ہوتے ہیں۔ **تنبیہ** چکن گنیا کے مریض کو متلی (Vomiting) کی کیفیت بھی ہوسکتی ہے، ایسی صورت میں طبیب کے مشورے سے متلی (اُلٹی) کی دوا استعمال فرمائیں۔ **چکن گنیا کا علاج** چکن گنیا کے علاج کے لئے کسی مخصوص دوا کی ضرورت نہیں ہے، طبیب کے مشورے سے حسبِ ضرورت دَرد کی دوا استعمال فرمائیں۔ اس بیماری کا اصل علاج پانی ہے، مریض جتنا پانی پیئے اُتنا اچھا ہے۔ ایک دن میں کم از کم تین لیٹر پانی ضرور استعمال فرمائیں، آسانی کے لئے تین لیٹر کو دن بھر پر تقسیم کرکے وقفے وقفے سے پیتے رہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی اچھی کمپنی کا ڈبہ پیک جوس (جو کھٹا اور ٹھنڈا نہ ہو) ایک لیٹر اور دو لیٹر سادہ پانی استعمال فرمائیں۔ عموماً گھر میں استعمال ہونے والے گلاس لگ بھگ 250 ملی لیٹر کے ہوتے ہیں، اس طرح کے آٹھ گلاس پینے سے دو لیٹر کی مقدار مکمل ہوجائے گی۔ پھل بھی ایسا استعمال فرمائیں جس میں پانی کی مقدار زیادہ ہو مثلاً تربوز، گرما وغیرہ۔ **چکن گنیا اور جوڑوں کا درد** چکن گنیا میں بخار تیسرے چوتھے دن سے کم ہونے لگتا ہے اور عموماً سات سے پندرہ دن میں ٹھیک ہوجاتا ہے لیکن جوڑوں کے دَرد کی کیفیت بعض اوقات طویل ہوکر تین سے چھ مہینے بھی لے سکتی ہے۔ ایسی صورت میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، ڈاکٹر کی تجویز کردہ دَوا استعمال کرتے رہیں، آہستہ آہستہ درد ختم ہوجائے گا۔ درد کی دوا ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق ہی

استعمال کی جائے، ضرورت سے زیادہ درد کی دوا لینے سے گیس اور سینے میں جَلَن وغیرہ کے مسائل جَنم لے سکتے ہیں۔ **چکن گنیا سے حفاظت کے مدنی پھول** مچھروں کی افزائش کا حتَّی الاِمکان سدِّباب فرمائیں، کھڑکیوں پر جالیاں لگوالیں، سوتے ہوئے مچھر دانی کا استعمال کریں یا مچھروں سے بچانے والا کوئی لوشن (Lotion) وغیرہ لگالیں۔ **ڈینگی، چکن گنیا، کانگو وائرس وغیرہ کے لئے روحانی علاج** روزانہ 29 مرتبہ ''یَا مُھَیْمِنُ'' پڑھتے رہیں، ڈینگی، چکن گنیا اور کانگو وائرس وغیرہ اَمراض سے حفاظت رہے گی اور اگر ان میں سے کوئی مرض ہوچکا ہے تو شِفا حاصل ہو گی، نیز دیگر اَمراض اور بلاؤں سے بھی حفاظت کا سامان ہو گا۔ **چکن گنیا سے حفاظت کا گھریلو نسخہ** گلوخشک: 6 گرام، سونف: 6 گرام، مُنَقّٰی: 5 عدد، ان تینوں چیزوں کو ایک گلاس پانی میں 2 گھنٹے بھگو کر رکھیں اور پھر اچھی طرح اُبال لیں۔ جب آدھا گلاس پانی رہ جائے تو اُسے چھان کر پی لیجئے، صبح و شام دو بار بنا کر استعمال کیجئے۔ احتیاطاً گھر کے سبھی افراد کم اَز کم دو دن اس جوشاندے کو بنا کر استعمال کرلیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ چکن گونیا کے اثرات سے محفوظ رہیں گے۔ **چکن گنیا سے ہونے والے جوڑوں کے درد کا گھریلو علاج** سورنجان شیریں: 25 گرام، اَسگند ناگوری: 25 گرام، میتھی دانہ: 25 گرام، مغز بادام: 50 گرام۔ چاروں چیزوں کو پیس کر بحفاظت رکھ لیجئے اور صبح و شام پانی یا دودھ کے ساتھ ایک ایک چمچ استعمال کر لیجئے۔ **فوائد** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھٹنوں کی سوجن، درد، پٹھوں کی کمزوری، ہاتھ پاؤں اور دیگر جسمانی دردوں بالخصوص چکن گنیا کے سبب جوڑوں کے درد کے لئے مُفید ترین ہے۔ مُدّت: تا حصولِ شفا۔ **ایک رات کے بخار کا ثواب** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چکن گنیا اور بخار کی دیگر اقسام میں جسمانی تکلیف ضَرور ہے مگر اُخرَوی فائدے بے شمار ہیں، لہٰذا گھبرا کر شکوہ و شکایت کرنے کے بجائے صَبْر کرکے اَجر کمانا چاہئے۔ حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: جو ایک رات بخار میں مُبتَلا ہو اور اس پر صَبْر کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے راضی رہے تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

(شعب الایمان، 7/167، حدیث: 9868)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چکن گنیا یا کوئی سی بھی بیماری لاحق ہو جائے تو اُس کی تکلیف پر صبر کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ دوزخ کے عذابات کو یاد کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ دُنیوی تکالیف معمولی محسوس ہوں گی۔

دَرْدِ سر ہو یا بُخار آئے تڑپ جاتا ہوں

میں جہنّم کی سزا کیسے سہوں گا یاربّ!

(وسائلِ بخشش، ص85)

خوشخبری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ''ماہنامہ فیضانِ مدینہ'' میں ایک نیا سلسلہ بنام ''فیضانِ جامعۃ المدینہ'' شروع کرنے کی نیّت ہے، جس میں جامعات المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے مدنی اسلامی بھائیوں، مدنیّہ اسلامی بہنوں، تخصص (فقہ، عربی، انگریزی) اور دورۂ حدیث شریف کے طلبہ و طالبات کے 2 منتخب مضامین شائع ہوں گے اور انہیں 1200 روپے کا مدنی چیک بھی پیش کیا جائے گا۔

(11 مضمون نگاروں کے نام شائع بھی کئے جائیں گے۔)

موضوع (ذوالحجہ / ستمبر): (1) قناعت، (2) شکر

مضمون ان مدنی پھولوں کے مطابق ہونا ضروری ہے:

(1) مواد مستند اور حتَّی الامکان نیا ہو، (2) شخصیت، جگہ اور مشکل الفاظ پر اعراب کا التزام کیجئے۔ (3) تخریج میں مکمل حوالہ دیجئے، (4) مضمون 313 الفاظ سے زائد نہ ہو۔ (5) مضمون کے ساتھ مکمل نام و ایڈریس اور موبائل نمبر ضرور بھیجئے۔ (مزید مدنی پھول حاصل کرنے کے لئے نیچے دیئے گئے ای میل ایڈریس پر رابطہ کیجئے)

مضمون بھیجنے کا پتا: مکتب ''ماہنامہ فیضان مدینہ'' عالمی مدنی مرکز، فیضانِ مدینہ، باب المدینہ، کراچی

ای میل: mahnama@dawateislami.net

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: یکم ذیقعدۃ الحرام 1438ھ

مکتوباتِ امیرِ اہلِ سنّت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مکتوبات سے انتخاب

(اس مکتوب کے اقتباسات شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے نظرِ ثانی اور قدرے تغیُّر کے ساتھ پیش کئے جارہے ہیں۔)

مدنی انعامات پر عمل کرنے والے کی حوصلہ افزائی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سگِ مدینہ ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے عاملِ "مدنی انعامات"۔۔۔ کی خدمت میں سلام۔

اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضل و کرم سے مَدَنی ماہ ربیع الاوّل شریف 1421ھ میں 40 مَدَنی انعامات[1] میں سے 26 پر آپ کا عمل رہا۔ تَقَبَّلَ اللّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول فرمائے۔)

مِرے اَخلاق اچھّے ہوں مِرے سب کام اچھّے ہوں
بنا دو مجھ کو تم پابندِ سنّت یارسولَ اللہ

مدنی انعامات پر عمل کرنے کی خوشی میں آپ کی خدمت میں 1419ھ کے حج و دیدارِ مدینہ اور اس سفرِ مبارک کی تمام نیکیاں تحفۃً پیش کرتا ہوں۔

"مدنی انعامات" پر عمل کرنا چونکہ دنیا و آخرت کے عظیم فوائد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے لہٰذا شیطٰن بہت زیادہ کوشش کرے گا کہ آپ کو استقامت نہ ملے مگر آپ ہمّت اور لگن سے اپنی کوشش جاری رکھئے گا۔ استقامت بہت بڑی نعمت ہے، بزرگانِ دین رحمہُمُ اللہُ المبین کا مقولہ ہے: اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃ (یعنی استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔) اگر خدا ناخواستہ بیماری یا کسی اور سبب سے سُستی آ بھی جائے تو پھر اللہ تعالٰی کا نام لیکر خود ہی عمل شروع کر دیجئے۔ یاد رہے! آپ نے کسی بندے کیلئے عمل نہیں کرنا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنا ہے۔ فارم (مدنی انعامات کا رسالہ) بھرنے میں بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے، اگر دوسروں کو دکھانے کیلئے کسی نے وہ باتیں بھی لکھ دیں جن پر عمل نہیں تو یہ ریاکاری اور جھوٹ، دو گناہ ہوئے بلکہ دھوکا دینے کا جرم بھی ہو گیا!

"یااللہ" کے چھ حروف کی نسبت سے 6 مدنی پھول

(1) جو ظاہر و باطن میں اُستاذ کا اَدب نہیں کرتا وہ علم کی روح کو نہیں پا سکتا (2) سنجیدگی بہت عظیم نعمت ہے اور یہ مذاق مَسخری کرنے والوں، فضول گویوں اور شور مچانے والوں کے مقدّر میں کہاں! (3) جب کسی کو ڈانٹ پڑے تو اُس کی بے بسی پر ہنسنے کے بجائے اس تصوُّر سے لرزیئے کہ اگر مجھے بروزِ قیامت ڈانٹا گیا تو میرا کیا بنے گا! (4) ایک یا چند اسلامی بھائیوں سے گہری دوستی کرنے کے بجائے سب کے ساتھ یکساں تعلُّقات رکھنے کی سعی (کوشش) کیجئے کہ عُموماً گروپ بندی دین کے کاموں میں رُکاوٹ بنتی ہے (5) اپنے سے بڑے اسلامی بھائی سے خواہ وہ کتنے ہی نیک ہوں خود کو دور ہی رکھئے ورنہ اُن یا آپ یا دونوں کی بربادی کا شدید شدید اور شدید اندیشہ ہے۔ اَلْعَاقِلُ تَکْفِیْہِ الْاِشَارَۃ یعنی عقلمند کیلئے اشارہ کافی ہے (6) ہفتہ وار اجتماع، کیسٹ اجتماع، درسِ فیضانِ سنّت، نیکی کی دعوت اور مدرسۃ المدینہ کی پڑھائی کے وقت اوّل تا آخر شریک رہئے تاکہ علم کی برکتوں سے مالا مال ہوں۔ مجھ گنہگار کو دعائے مَغْفِرت سے نوازتے رہیں۔

وَالسَّلَامُ مَعَ الْاِکْرَام

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

---

[1] اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، طَلَبہ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے 40، خصوصی اسلامی بھائیوں (گونگے بہروں) کیلئے 27، جیل خانہ جات کیلئے 52 اور حج و عمرہ کرنے والوں کیلئے 19 مَدَنی اِنعامات ہیں۔

غزوۂ اُحُد

محمد عباس عطاری مدنی

2 ہجری کو غزوۂ بدر میں شکست کھانے کے بعد کفّارِ مکّہ انتقام کی آگ میں جَل رہے تھے چنانچہ اگلے ہی سال 3 ہجری ماہِ شوّالُ المکرم میں انتقام کا یہ لاوا اُبل پڑا جس کے نتیجے میں **غزوۂ اُحُد** پیش آیا۔ (السیر والمغازی لابن اسحاق، ص324) اس جنگ میں کفّارِ مکّہ بڑے جوش وجذبے سے آئے تھے، آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا، زبانوں پر انتقام! انتقام! کے نعرے تھے۔ **لشکروں کی تعداد** ”غزوۂ اُحُد“ میں مشرکوں کی تعداد تین ہزار اور لشکرِ اسلام کی تعداد ایک ہزار تھی جن میں تین سو منافق بھی شامل تھے۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 3/221) **منافقوں کی علیحدگی** منافقوں کا سردار عبدُ اللہ بن اُبَی بظاہر مسلمان مگر دل سے کافر تھا، مدینہ منوّرہ سے نکلتے وقت تو یہ مسلمانوں کے ساتھ تھا لیکن ”شَوط“ نامی مقام پر اپنے 300 ساتھی لے کر سازش کے تحت الگ ہوگیا، یوں اسلامی لشکر کی تعداد 700 ہوگئی۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 3/220 تا 221) **70 صحابۂ کرام کی شہادت** یہ پہاڑی جنگ تھی، آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لشکرِ اسلام کی پُشت پر پچاس تیر انداز مُقرّر کئے اور فرمایا: ”جب تک میرا حکم نہ آجائے تم نے یہاں سے نہیں ہٹنا“ جنگ کی ابتدا میں مسلمانوں کا پلّہ بھاری رہا اور کفّار فرار ہوگئے تو تیر انداز مجاہدین سمجھے کہ جنگ ختم ہوگئی ہے، کفّار شِکست کھا کر بھاگ گئے ہیں اب وہ واپس نہیں آئیں گے، لہٰذا اکثر تیر اندازوں نے غَلَط فہمی کی بنا پر مورچہ چھوڑ دیا، کافروں نے مسلمانوں کی پشت خالی دیکھی تو یکدم پیچھے سے حملہ کیا جس سے افراتفری پھیل گئی، 70 صحابہ شہید ہوگئے، حضرت سیّدُنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اسی جنگ میں شہید ہوئے۔ (تفسیر بغوی، 1/280، سبل الہدی والرشاد، 4/256) **رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرۂ انور زخمی ہوا** اس جنگ کے دوران امامُ الانبیا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رُخِ انور زخمی ہوگیا اور سامنے والے ایک دانت مبارک کا تھوڑا سا کنارہ بھی شہید ہوا (تاریخ الخمیس، 1/430) صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کسی دلیل کی محتاج نہیں، جب جانِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم زخمی ہوکر زمین پر جلوہ فرما ہوئے تو ہر طرف بے چینی پھیل گئی، صحابۂ کرام کو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار نہیں ہو رہا تھا! اسی دوران شیطان نے افواہ اُڑادی کہ (مَعاذَاللہ) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم شہید ہوگئے ہیں، اس آواز سے مجاہدین کے قدم ڈگمگا گئے۔ (تفسیر بغوی، 1/280 تا 281 ملخصاً) **صحابۂ کرام کی جانثاری** پھر جب حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھڑے ہوئے اور سب کو معلوم ہوا کہ شہادت کی خبر جھوٹی تھی تو کفّار نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر تیروں کی بوچھاڑ کردی، حضرت ابو دُجانہ رضی اللہ تعالٰی عنہ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آگے ڈھال بن گئے، حضرت زیاد بن سَکَن رضی اللہ تعالٰی عنہ چند انصاریوں کو لے کر بڑھے، اپنی جانیں قربان کردیں لیکن کسی کو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب نہ آنے دیا۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام، الجزء الثالث، ص71 تا 72)

الغرض! غزوۂ احد میں صحابۂ کرام نے جانثاری کی وہ داستانیں رقم کیں جو آج بھی اوراقِ تاریخ پر جگمگا رہی ہیں۔

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں اَنگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

پانی پلایئے! ثواب کمایئے

محمد عبد الماجد عطاری مدنی

آسانی سے نیکیاں کمانے کا ایک ذریعہ "پانی پلانا" بھی ہے۔ گرمی کے مَوسِم میں انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں اور پرندوں کو بھی پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ گھروں میں موجود افراد تو اپنی پیاس بجھالیتے ہیں مگر بعض لوگ مختلف کاموں کے سبب گھر سے باہر ہوتے ہیں، ایسے میں پیاس لگ جائے تو ٹھنڈا اور صاف پانی ملنا عموماً دشوار ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے اپنے گھر اور دکان کے باہر یا کسی بھی مناسب مقام پر پانی کا انتظام کر دینا ثواب کا کام ہے۔

محنت کم ثواب زیادہ پانی پلانے کی ترغیب دلاتے ہوئے ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدنا سعد رضی اللہُ تعالٰی عنہ سے فرمایا: اے سعد! کیا میں تمہیں ایسا صَدَقہ نہ بتاؤں جس میں محنت کم اور ثواب زیادہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: پانی پلایا کرو! اس کے بعد حضرت سیّدنا سعد رضی اللہُ تعالٰی عنہ لوگوں کو پانی پلاتے تھے۔ (معجم کبیر، 6/22، حدیث:5385)

یاد رہے! ضروری نہیں کہ بندہ ایسی جگہ ہی پانی پلائے یا اس کا انتظام کرے جہاں پانی نہ ملتا ہو بلکہ جہاں پانی مُیَسَّر ہو وہاں بھی پلانے پر اَجر کی بِشارت ہے چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی وہاں پلایا جہاں پانی عام مِلتا ہو اس نے گویا غلام آزاد کیا اور جس نے مسلمان کو وہاں ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی نہ مِلتا ہو اس نے گویا اسے زندگی بخشی۔ (ابن ماجہ، 3/177، حدیث: 2474)

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تیرے گناہ زیادہ ہوجائیں تو کثرت سے پانی پلا تیرے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جس طرح تیز ہوا سے درخت کے پتّے جھڑ جاتے ہیں۔ (تاریخ بغداد، 6/400) پانی پلانے کی برکت سے جہاں گناہ جھڑتے ہیں وہیں مختلف بیماریوں سے شِفا بھی نصیب ہوتی ہے۔

حکایت مشہور مُحدِّث امام ابو عبداللہ محمد حاکم نیشاپوری رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے چہرے پر پھوڑا نکل آیا، بہت علاج کروایا مگر بے سود۔ ایک عورت کو خواب میں نبیِّ پاک صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ابو عبداللہ سے کہو! لوگوں کو پانی پلانے میں کُشادَگی کرے۔ امام حاکم کو یہ بات پہنچی تو آپ نے اپنے دروازے پر پانی کی سبیل لگوائی جس سے لوگ پانی پینے لگے، ابھی ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ آپ شفایاب ہوگئے اور چہرہ پہلے کی طرح اچھا ہوگیا۔ (شعب الایمان، 3/222)

جانوروں کو پانی پلانا بعض لوگ گھروں میں جانور یا پرندے پالتے ہیں انہیں چاہیے کہ اُن کے کھانے اور پانی کا ضرور خیال رکھیں خاص طور پر گرمیوں میں تو وقتاً فوقتاً پانی پلاتے رہیں۔ انسانوں کی طرح جانوروں اور پرندوں کو پانی پلانا بھی کارِ ثواب ہے۔ ایک عورت کو صرف اِس لئے بخش دیا گیا کہ اُس نے پیاسے کتّے کو پانی پلایا تھا۔ (بخاری، 2/409، حدیث: 3321) جبکہ ایک عورت کو جہنّم میں اس لئے عذاب دیا جارہا تھا کہ اس نے بلّی کو باندھ کر رکھا، کھانے پینے کو نہ دیا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی۔ (بخاری، 2/99، حدیث:2365) اپنے گھروں، دکانوں یا کسی مناسب مقام پر پانی کے برتن بھر کر رکھئے تاکہ پرندے وغیرہ سیراب ہوسکیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بھی ثواب کا ذخیرہ ہاتھ آئے گا۔ اللہ تعالٰی ہمیں یہ آسان نیکی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

سُنّت اور حِکمت

کھانے کی سنتیں اور حکمتیں

محمد آصف خان عطاری مدنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت ہی پیاری نعمت ہے، اس میں ہمارے لئے طرح طرح کی لذّت بھی رکھی گئی ہے۔ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ شریعت وسنّت کے مطابق حلال کھانا کارِ ثواب ہے۔ **کھانا کھانے کی نیتیں:** کھانے سے قبل اور بعد کا وُضو کروں گا۔ (یعنی دونوں ہاتھ اور مُنہ کا اِگلا حصّہ دھو کر کُلّیاں کروں گا) کھانے سے قبل بِسمِ اللہ اور دیگر دُعائیں پڑھ کر تین انگلیوں سے چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر اچھی طرح چبا کر کھاؤں گا۔ مزید نیّتیں جاننے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ”ثواب بڑھانے کے نسخے“ پڑھئے۔

کھانے کی سنّتیں، آداب اور حکمتیں:

(1) کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھو لیجئے۔ **حکمت** عام طور پر کام کاج کرنے سے ہاتھ آلودہ ہو جاتے ہیں، بغیر ہاتھ دھوئے کھانے سے بیماریاں پھیلنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ ”کھانے کا وضو محتاجی دور کرتا ہے، گھر میں بھلائی بڑھاتا ہے، شیطان کو دور کرتا ہے اور رزق میں کشادگی ہوتی ہے۔“ (فیضانِ سنت، 1/185، 186 ملخصاً) (2) کھانا خوب چبا کر کھائیے۔ (3) زیادہ گرم کھانا نہ کھائیے۔ **حکمت** اس سے منہ جل جانے کا خطرہ ہے نیز حدیث پاک میں ہے: گرم کھانے میں برکت نہیں۔ (بستان العارفین، ص57) (4) کھانا زمین پر بیٹھ کر کھائیے۔ **حکمت** زمین پر بیٹھ کر کھانے سے، کھانا بہتر طور پر ہضم ہوتا ہے، کمر اور ٹانگوں کے عضلات میں لچک پیدا ہوتی اور دردوں سے نجات ملتی ہے، دورانِ خون بھی بہتر ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں دل کی صحت بہتر جبکہ بیماریوں، خصوصاً ہارٹ اٹیک کا خدشہ بہت کم ہو جاتا ہے۔ (5) کھانے سے پہلے جوتے اتار لیجئے۔ (6) جب بھی کھانا کھائیں تو الٹا پاؤں بچھا دیجئے اور سیدھا کھڑا رکھئے یا (7) سرین پر بیٹھ جائیے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھئے یا (8) دو زانو بیٹھ جائیے۔ (9) ٹیک لگا کر کھانا کھانے سے بچئے کہ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم ٹیک لگا کر کھانا مت کھاؤ۔“ (مجمع الزوائد، 5/22، حدیث: 7918) **حکمت** ٹیک لگا کر بیٹھنے سے معدہ پھیل جاتا ہے اس طرح غیر ضروری خوراک معدے میں چلی جائے گی اور ہاضمہ خراب ہو گا، ٹیک لگا کر کھانے سے آنتوں اور جگر کو نقصان پہنچتا ہے۔ (فیضانِ سنت، 1/253) (10) کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیجئے۔ (11) اگر کھانے کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ پڑھ لیجئے۔ (12) کھانا سیدھے ہاتھ سے کھائیے کہ اُلٹے ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا طریقہ ہے۔ (مسلم، ص860، حدیث: 5265) **حکمت** سیدھے ہاتھ سے غیر مرئی (نظر نہ آنے والی) شعاعیں نکلتی ہیں اور الٹے ہاتھ سے بھی، لیکن سیدھے ہاتھ کی شعاعیں فائدہ مند اور الٹے ہاتھ والی نقصان دہ ہوتی ہیں۔ (سنت مصطفٰے اور جدید سائنس، ص28) (13) تین انگلیوں سے کھائیے۔ (14) خُوب پیٹ بھر کر کھانا نہ کھائیے کہ اس کے جسمانی اور روحانی نقصانات ہیں۔ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ بُرا برتن نہیں بھرتا، انسان کیلئے چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں اگر ایسا نہ کر سکے تو تہائی کھانے کیلئے، تہائی پانی کیلئے اور ایک تہائی سانس کیلئے ہو۔“ (ابن ماجہ، 4/48، حدیث: 3349) (15) کھانے سے فارغ ہو کر انگلیاں چاٹ لیجئے کہ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے۔ (مجمع الزوائد، 5/23، حدیث: 7923، ملتقطاً) **حکمت** یہ عمل آنکھوں، دِماغ اور مِعدہ کیلئے بے حد مفید ہے اور یہ دِل، مِعدہ اور دِماغی اَمراض کا زبردست عِلاج ہے۔ (فیضانِ سنّت، 1/247) (16) کھانا کھانے کے فوراً بعد پیشاب کرنے کی عادت ڈالئے۔ **حکمت** اس سے گردہ و مَثانہ کے اَمراض سے حفاظت ہوتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/33، ملخصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سنت کے مطابق کھانا کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

سامان نقد خرید کر اُدھار بیچنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مُفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید میرے پاس آتا ہے اسے فریزر یا موٹر سائیکل لینی ہے وہ مجھ سے اس کیلئے قرض مانگتا ہے، میں زید سے کہتا ہوں کہ میں آپ کو مارکیٹ سے فریزر نَقْد لے کر دیتا ہوں، آپ کو جو قسطیں (Installments) اور نَفْع (Profit) مارکیٹ میں دینا ہے وہ مجھے دے دینا، وہ اس پر راضی ہو کر میرے ساتھ مارکیٹ جاتا ہے، میں اسے نقد میں فریزر یا موٹر سائیکل خرید کر دے دیتا ہوں، اس صورت میں شرعی حکم کیا ہوگا؟ اور جو قبضہ کرنے کا کہا جاتا ہے تو اس قبضہ کرنے سے کیا مراد ہے؟ کیا مجھے وہ موٹر سائیکل ایک دو دن کیلئے گھر لے جا کر پھر زید کو دینی ہوگی؟ یا یہ مراد ہے کہ مجھے اپنے ہی نام کی رسید بنانی چاہئے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت کے مطابق آپ کا پہلے مارکیٹ سے نقد موٹر سائیکل یا فریزر وغیرہ خود خریدنا پھر خرید کر زید کو قسطوں (Installment) پر بیچنا جائز ہے لیکن زید کو بیچنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ خریدی گئی چیز پر پہلے قبضہ کریں پھر اسے آگے زید کو انسٹالمنٹ پر بیچیں۔ صرف پرچی کا آپ کے نام بننا قبضہ نہیں کہلائے گا اور بغیر قبضہ کئے آگے بیچنا جائز نہیں۔ دُرِّ مختار میں ہے: ”لَا یَصِحُّ بَیْعُ مَنْقُوْلٍ قَبْلَ قَبْضِہٖ“ ترجمہ: منقولی (Moveable) چیز کی بیع قبضے سے پہلے درست نہیں ہے۔ (در مختار، 7/384)

قبضہ کرنے کے مختلف طریقے فُقَہاء نے بیان کئے ہیں مختلف اموال کو سامنے رکھ کر قبضہ کا تقاضا پورا کیا جاسکتا ہے۔

پوچھی گئی صورت میں قبضہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل دو طریقے اختیار کئے جاسکتے ہیں: (1) جس گاڑی میں مال لوڈ (Load) کر کے بھیجا جائے گا وہ گاڑی آپ خود کروائیں، اس کا کرایہ بھی آپ ہی ادا کریں اور آپ زید کو پہنچ پر مال بیچیں اس طریقہ کے مطابق جیسے ہی مال گاڑی میں لوڈ ہوگا آپ کے قبضے میں آجائے گا۔ اس کے بعد زید کو یہ چیز آپ فروخت کر دیں اور جہاں پہنچانے کا طے ہو وہاں پہنچا دیں۔ گاڑی کروانے کا جو خرچہ زائد ہوا ہے قیمت طے کرتے وقت اس خرچے کو سامنے رکھ کر قیمت طے کی جاسکتی ہے مثلاً ایک چیز بیس ہزار روپے (20,000) کی بیچنی تھی لیکن مال پہنچ پر دینا ہو تو کرایہ کے خرچے کے پیشِ نظر یہی چیز بائیس ہزار روپے (22,000) کی بھی بیچی جاسکتی ہے۔ (2) قبضہ کا دوسرا طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ خریداری کے بعد مال گودام سے نکلوا کر آپ کے سامنے اس طرح رکھ دیا جائے کہ اگر آپ اس پر قبضہ کرنا چاہیں، لے جانا چاہیں تو بآسانی لے جاسکتے ہوں اور آپ کے قبضہ کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو، یہ شرعی اصطلاح میں تَخْلِیَہ کہلاتا ہے اور یہ بھی قبضہ کے قائم مقام ہے۔ عام طور پر دکان دار کو پیسے ادا کر دیئے جائیں یا اُدھار میں خریداری ہوئی ہو تو بات چیت مکمل ہونے کے بعد دکان دار مال خریدار کے حوالے کر دیتا ہے اس حوالگی ہی کو تَخْلِیَہ کہتے ہیں۔ جب تَخْلِیَہ حاصل ہو جائے تو قبضہ ہو جاتا ہے اور آپ وہ مال آگے فروخت کرسکتے ہیں لیکن تَخْلِیَہ کے تقاضے پورے کرنا عوام کے لئے بہت مشکل ہے اس لئے

پہلا طریقہ زیادہ بہتر ہے کہ غلطی کے اِمکانات کم ہیں۔

بہارِ شریعت میں ہے:"بائع نے مَبِیْع اور مُشتَری کے درمیان تَخْلِیَہ کردیا کہ اگر وہ قبضہ کرنا چاہے کرسکے اور قبضہ سے کوئی چیز مانِع نہ ہو اور مَبِیْع و مُشْتَری کے درمیان کوئی شے حائل بھی نہ ہو تو مَبِیْع پر قبضہ ہو گیا۔" (بہار شریعت،2/ 641، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

گاہک کو مال کی قیمتِ خرید غلط بتانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مُفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا تعلق انڈیا سے ہے اور ہماری مارکیٹ میں چین سے مال آتا ہے اور چین میں کسی چیز کی قیمت مثلاً 10 روپے ہے، لیکن اپنی جان پہچان سے ہمیں وہ چیز 9.5 روپے میں ملی، تو کیا گاہک کو ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ چین میں اس کا بھاؤ 10 روپے ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اگر صرف اتنا ہی کہے کہ چین میں اس کا بھاؤ 10 روپے ہے تو یہ جائز ہے کہ اس میں کوئی جھوٹ وغیرہ نہیں ہے، ہاں اگر اس نے یوں کہا کہ مجھے 10 روپے میں ملی ہے حالانکہ اسے 9.5 (ساڑھے نو) روپے میں ملی تھی، تو اب یہ جائز نہ ہوگا کیونکہ یہ جھوٹ میں شامل ہوگا اور جھوٹ ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ تَبَارَكَ وتعالٰی قراٰنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ﴾ (پ17، الحج: 30)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بچو جھوٹی بات سے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

چوری کا مال خرید کر بیچنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مُفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید چوری کیا ہوا مال خریدتا اور بیچتا ہے تو یہ بات معلوم ہوتے ہوئے زید سے مال خریدنا اور آگے کسی اور کے ہاتھ فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: تقریباً ہر مارکیٹ میں ہی چوری کے مال کی خرید و فروخت کے تعلق سے مسائل پیش آتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہِ رحمۃُ الرَّحمٰن نے چوری کا مال خریدنے کے تعلق سے مُمانَعت کی دو صورتیں بیان فرمائی ہیں: پہلی یہ کہ یقینی طور پر (Confirm) معلوم ہو کہ یہ مال چوری کا ہے۔ دوسری یہ کہ واضح قرینہ کی بنیاد پر گُمان قائم ہوتا ہو کہ یہ چوری کا مال ہے ان دونوں صورتوں میں خریداری جائز نہیں ہوگی اور ایک تیسری مُمکِنہ صورت یہ ہوسکتی ہے کہ نہ معلوم تھا نہ ہی قرینہ تھا لیکن خریداری کے بعد پتا چل گیا تب بھی یہ مال مالک کو واپس دینا فرض ہے چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: "چوری کا مال دانِستہ (جان بوجھ کر) خریدنا حرام ہے بلکہ اگر معلوم نہ ہو مَظنُون (گمان) ہو جب بھی حرام ہے مثلاً کوئی جاہل شخص کہ اس کے مُوْرِثِین بھی جاہل تھے کوئی عِلمی کتاب بیچنے کو لائے اور اپنی مِلک بتائے اس کے خریدنے کی اجازت نہیں اور اگر نہ معلوم ہے نہ کوئی واضح قرینہ تو خریداری جائز ہے، پھر اگر ثابت ہو جائے کہ یہ چوری کا مال ہے تو اس کا استعمال حرام ہے بلکہ مالک کو دیا جائے اور وہ نہ ہو تو اس کے وارِثوں کو، اور اُن کا بھی پتہ نہ چل سکے تو فُقَراء کو۔" (فتاویٰ رضویہ، 17/ 165)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

400 رکعت نفل

منقول ہے کہ حضرت سیّدنا فَتْح مَوْصِلی علیہِ رحمۃُ اللہِ القَوی دردِ سَر میں مبتلا ہوئے تو خوش ہو کر ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس مرض میں مبتلا کیا جس میں انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو مبتلا کیا، اب اس کا شکرانہ یہ ہے کہ میں 400 رکعت نفل پڑھوں۔" (سیر اعلام النبلاء، 9/ 179)

دورانِ تجارت مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی

گاہک کو دھوکا نہ دیجئے

عبد الرحمٰن عطاری مدنی

ایک بار حضرت سیّدنا جریر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے 300 درہم میں گھوڑا خریدا گیا، سودا طے ہوجانے کے بعد آپ نے مالک سے فرمایا: تمہارا گھوڑا زیادہ قیمت کا ہے، کیا تم اسے 400 درہم میں دو گے؟ اس نے عرض کی: آپ کی مرضی، آپ نے پھر فرمایا: نہیں، بلکہ تمہارا گھوڑا اس سے بھی زیادہ کا معلوم ہوتا ہے، کیا تم اسے 500 درہم میں بیچو گے؟ آپ اسی طرح گھوڑے کی قیمت سو100، سو100 کرکے بڑھاتے گئے حتی کہ 800 درہم میں اسے خریدا، جب آپ سے قیمت بڑھانے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 8/703)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اَسلاف کیسے خیر خواہ ہوتے تھے! اسلام ہمیں ایک دوسرے کی خیر خواہی کی ترغیب دیتا ہے، تجارت میں خیر خواہی کی ایک صورت یہ ہے کہ گاہک کو دھوکا نہ دیا جائے۔ بیچی جانے والی چیز میں اگر عیب ہو تو دکاندار پر لازم ہے کہ اسے بَیان کردے۔ **وہ ہم میں سے نہیں** حضور اقدس صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم غلّے کی ڈھیری کے پاس سے گزرے، آپ نے اُس میں ہاتھ ڈالا تو اُنگلیوں میں تَری محسوس ہوئی، ارشاد فرمایا: اے غلّے والے! یہ کیا ہے؟ اُس نے عرض کی: یارسولَ اللہ! (صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اس پر بارش کا پانی پڑ گیا تھا۔ ارشاد فرمایا: تو نے بھیگے ہوئے کو اوپر کیوں نہیں کر دیا کہ لوگ دیکھتے، جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم، ص64، حدیث:284) آج کل ہمارے ہاں دھوکے کی یہ صورت بھی عام ہے کہ سبزیوں اور پھلوں والے صاف ستھری اور اچھی چیزیں گاہک کو دکھانے کے لئے سامنے رکھتے ہیں لیکن جب تولتے اور تھیلی میں ڈالتے ہیں تو کمالِ ہوشیاری سے خراب چیزیں ڈال دیتے ہیں، گاہک بے چارے کو گھر جا کر پتا چلتا ہے کہ اس کے ساتھ دھوکا ہو گیا ہے۔ **دھوکے کی دو تعریفیں** (1) اَلْغِشُّ سَتْرُ حَالِ الشَّیْءِ یعنی کسی چیز کی (اصلی) حالت کو چھپانا دھوکا ہے۔ (فیض القدیر، 6/240، تحت الحدیث 8879) (2) دھوکا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو ظاہر کرے اور اس کے خِلاف (یعنی حقیقت) کو چھپائے یا کوئی بات کہے اور اس کے خِلاف (یعنی حقیقی بات) کو چُھپائے۔ (غریب الحدیث لابراہیم الحربی، 2/658) مثلاً کسی عیب دار چیز کو اس کا عیب چُھپا کر بیچنا، جعلی یا ملاوٹ والی چیزوں کو اصلی اور خالِص کہہ کر بیچنا۔

دیگر معاملات کی طرح تجارت میں بھی اس آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے کہ نفس و شیطان کا اصرار ہوتا ہے کہ بس مال آنا چاہئے، اس کے لئے جھوٹ بولنا پڑے یا دھوکا دینا پڑے، جبکہ اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ نَفْع کم ہو یا زیادہ! جھوٹ، فریب اور دھوکا دہی سے بچنا ضروری ہے۔ دھوکا دَہی کے ذریعے تھوڑی تھوڑی کرکے جمع کی جانے والی رقم بعض اوقات ایک بار میں ہی ہلاک ہوجاتی ہے۔ **سیلاب بہا کر لے گیا (حکایت)** ایک شخص گائے کے دودھ میں پانی ملا کر بیچا کرتا تھا، ایک دن سیلاب آیا اور اس کی گائے کو بَہا کر لے گیا، اس پر اس کے بیٹے نے کہا: یہ وہ پانی ہے جسے آپ نے مختلف اوقات میں دودھ میں ملایا تھا اور اب وہ ایک دفعہ میں اِکٹھا ہو کر گائے کو بَہا کر لے گیا۔ (احیاء العلوم، 2/97)

کالی مرچ میں پپیتے کے بیج، مسالہ جات میں لکڑی کا برادہ ملانے اور سکرین (Saccharin) لگا کر پھلوں کو میٹھا کرنے والے اِس حکایت سے عبرت حاصل کریں کہ کہیں دنیا میں ہی لینے کے دینے نہ پڑ جائیں۔

اللہ عزَّوجلَّ ہم سب کو مسلمانوں کا خیر خواہ بنائے، انہیں نقصان پہنچانے اور دھوکا دینے سے بچائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دورانِ تجارت بندوں کی حق تلفی

سید انعام رضا عطاری مدنی

حضرتِ سَیِّدُنا مُغِیرَہ بِن شُعْبَہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ جب کسی پھیری والے سے کوئی چیز خریدتے تو اُسے راستے سے ہٹا کر خریدتے تا کہ چلنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔ (تنبیہ المغترین، ص217)

شریعت وسنّت کے مطابق تجارت کرنا رِزقِ حلال کے حصول کا ایک بہترین ذَریعہ ہے اچھی اچھی نیتیں ہوں تو عبادت بھی ہے لہٰذا تاجر کو چاہئے کہ دَورانِ تجارت بندوں کی حق تلفیوں سے باز رہے کہ بندوں کی حق تلفی آخرت کے لئے اِنتہائی نُقصان دِہ ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا اَحمد بن حَرب علیہ رحمۃُ اللہِ الرَّب فرماتے ہیں: کئی لوگ نیکیوں کی کثیر دولت لئے دُنیا سے رُخصت ہوں گے مگر بندوں کی حق تلفیوں کے باعث قیامت کے دِن اپنی ساری نیکیاں کھو بیٹھیں گے اور یوں غریب و نادار ہو جائیں گے۔ (تنبیہ المغترین، ص60)

بعض تاجر حضرات دکان سے باہر اپنا سامان اِس طرح رکھ دیتے ہیں کہ راستہ تنگ ہو جاتا ہے اور آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، یہ ناجائز و گناہ ہے۔ بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 871 پر ہے: ”عام راستہ پر خرید و فروخت کے لئے بیٹھنا جائز ہے جبکہ کسی کے لئے تکلیف دِہ نہ ہو اور اگر کسی کو تکلیف دے تو وہ ناجائز ہے۔“ لوگوں کا راستہ روکنے اور ان کی حق تلفیاں کرنے والے سے سودا بھی نہیں خریدنا چاہئے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: جو شخص راستے پر خرید و فروخت کرتا ہے اگر راستہ کُشادہ ہے کہ اس کے بیٹھنے سے راہ گیروں پر تنگی نہیں ہوتی تو حَرج نہیں اور اگر گزرنے والوں کو اس کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہو تو اُس سے سودا نہیں خریدنا چاہئے کہ یہ گناہ پر مدد دینا ہے کیونکہ جب اس سے کوئی خریدے گا نہیں تو وہ وہاں بیٹھے گا بھی نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، 3/210)

پھیری والے کو بھی چاہئے کہ جب کوئی چیز بیچنے کے لئے رُکے تو راستے سے ہٹ کر ٹھہرے تا کہ کسی راہ گزر کو تکلیف نہ ہو۔

تاجر کو چاہئے کہ دَورانِ تجارت اِس بات کا خیال رکھے کہ خریدار سے سودا طے ہو جانے کے بعد اگر کوئی اور اس چیز کے زیادہ دام لگائے تو پہلے خریدار کو چھوڑ کر دوسرے کو وہ چیز نہ بیچے کہ اس میں پہلے خریدار کی حق تلفی ہے اور نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اِس سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے۔
(مسلم، ص564، حدیث:3455)

اسی طرح تاجر کو چاہئے کہ اپنے پڑوسی دُکاندار کا کاروبار ٹھپ کرنے کیلئے اُس کے مال کی خواہ مخواہ خرابیاں بیان کر کے اُس کے گاہک اپنی طرف کھینچنے کی کوشش نہ کرے بلکہ ہو سکے تو اس کے ساتھ خیر خواہی والا سلوک کرے۔ **حکایت** قُطبِ مدینہ، حضرت مولانا ضیاءُ الدّین احمد قادری رَضَوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی سے کسی نے عَرض کی: یاسیِّدی! پہلے (غالباً ترکوں کے دَور) کے اہلِ مدینہ کو آپ نے کیسا پایا؟ فرمایا: ایک مالدار حاجی صاحِب غُرَبا میں کپڑا تقسیم کرنے کی غَرَض سے خریداری کیلئے ایک دُکان پر پہنچے اور مطلوبہ کپڑا کافی مقدار میں طَلَب کیا۔ دکاندار نے کہا: میں آپ کا آرڈر پورا تو کر سکتا ہوں مگر میری درخواست ہے کہ آپ سامنے والی دُکان سے خرید فرما لیجئے کیونکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج میری اچّھی بِکری ہو گئی ہے جبکہ میرے اُس پڑوسی دُکان دار کا آج دھندا کچھ کم ہوا ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: پہلے کے اہلِ مدینہ ایسے تھے۔

(بُرے خاتمے کے اَسباب، ص14 تا 15 ملخصاً)

تجارت ہماری دُنیوی ضَرورت ہے لیکن مسلمان ہونے کے اعتبار سے ہمارے کاروباری معاملات میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کی واضح جھلک نظر آنی چاہئے مگر بدقسمتی سے ہماری اکثریت اسلامی تعلیمات سے رُوگردانی کرتے ہوئے دورانِ تجارت سود، دھوکا دہی، بددیانتی، جھوٹ وغیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتی ہے جو نہ صِرف کاروبار میں بے برکتی بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور عذابِ الٰہی کی حقداری کا سبب ہے۔ فی زمانہ تاجروں میں پائی جانے والی برائیوں میں سے ایک بری عادت غیبت بھی ہے۔

غیبت کی تعریف کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو (اس کی پیٹھ پیچھے) اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا غیبت ہے۔ (بہارِ شریعت، 532/3، ملخصاً) جو کہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

غیبت کا عذاب معراج کی رات نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا گزر ایسی عورتوں اور مَردوں کے پاس سے ہوا جو اپنی چھاتیوں سے لٹکے ہوئے تھے، پوچھنے پر جبرئیل علیہِ السَّلام نے عرض کی: یہ مُنہ پر عیب لگانے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے ہیں ان کے مُتعلّق اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے ﴿وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۣ ۙ﴾ (پ30، الھمزۃ:1) ترجَمۂ کنزالایمان: خرابی ہے اس کے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے، پیٹھ پیچھے بدی کرے۔ (شعب الایمان، 309/5، حدیث: 6750، ملتقطاً)

چند مثالیں عموماً تاجر حضرات پیسہ کمانے کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض اوقات گاہک کو دیگر دکانداروں سے بدظن کرتے ہوئے یوں غیبتیں کرتے ہیں کہ ● فُلاں شخص تو ملاوٹ والا مال بیچتا ہے ● ناپ تول میں ڈنڈی مارتا ہے ● گھٹیا معیار کی چیزیں فروخت کرتا ہے ● میرے کاروبار کی ترقّی سے جلتا ہے ● یہ چاہتا ہے کہ بس کسی طرح میں یہ دُکان چھوڑ دوں ● اُس نے ایسی نظر لگائی ہے کہ گاہک قریب نہیں پھٹکتے۔

غیبت کے نقصانات میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت جہاں خود کبیرہ گناہ ہے وہیں بہت سے گناہوں کی جڑ بھی ہے مثلاً (1) جس کی غیبت کی گئی معلوم ہونے پر اُس کی **دل آزاری** ہوتی ہے۔ (2) مسلمانوں میں باہمی **نفرت** پیدا ہوتی ہے۔ (3) غیبت کی وجہ سے نوبت **لڑائی جھگڑے** تک پہنچ جاتی ہے۔ (4) غیبت **قطع تعلق** کا سبب بنتی ہے۔ (5) کسی کے بارے میں یہ غلط سوچ قائم کرلینا کہ فلاں تاجر ایسا ویسا ہے یہ **بدگمانی** ہے۔ (6) گاہک کو جو عیب بیان کیا اگر وہ فلاں میں موجود نہ ہو تو یہ **بہتان** کہلائے گا جو غیبت سے بھی بدتر ہے۔ (7) کسی کے گاہک توڑنے کیلئے اُس کی برائی کرنا **بدخواہی** کے زُمرے میں آئے گا جو کہ حرام و گناہ ہے۔

یاد رہے! روزی دینے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اُس نے جس وقت میں جتنا رِزْق ہمارے نصیب میں لکھ دیا، لاکھ کوششوں کے باوجود بھی اُس سے زیادہ نہیں مل سکتا، لہٰذا مال کی حرص (لالچ) میں کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے کی بجائے ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کا ذِہن رکھنا چاہئے۔ حضرتِ سیّدُنا یحیٰ بن معاذ رازی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اگر مومنوں کو تم سے تین فوائد حاصِل ہوجائیں تو تم اِحسان کرنے والوں میں شمار کئے جاوٴ گے: (1) اگر اُنہیں نَفع نہیں پہنچا سکتے تو نقصان بھی نہ پہنچاوٴ! (2) اُنہیں خوش نہیں کرسکتے تو رنجیدہ بھی نہ کرو! (3) اُن کی تعریف نہیں کرسکتے تو بُرائی بھی مت کرو! (تنبیہ الغافلین، ص88)

کتب کا تعارف

آصف اقبال عطاری مدنی

فِطری طور پر اِنسان میں لالچ پایا جاتا ہے اور لالچ اچھا بھی ہوتا ہے اور بُرا بھی۔ ثواب کی طَمَع میں نیکی کرنا اچھا ہے۔

قراٰنِ کریم میں بھی اِس کی وضاحت موجود ہے کہ بندہ کم اَز کم لالچ ہی میں طاعات کی طرف سَبقت کرے اور بُرائیوں سے باز رہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَہلِ جنّت اور جنّت کی نعمتوں کا ذِکر کرکے ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾﴾ (پ30، المطففین: 26) ترجمہ کنزالایمان: اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے۔

بندوں کو عبادتوں پر اُبھارنے اور اِن کے اَجر و ثواب سے آگاہ کرنے کے لئے اِمام نَوَوِی، اِمام ذَہَبِی اور علّامہ تاجُ الدّین سُبْکی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی جیسے اکابرینِ اُمّت کے اُستادِ مُحترم اور کتاب "اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب" کے مؤلّف حَافِظ زَکِیُّ الدّین عَبْدُالْعَظِیم مُنْذِرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے شاگردِ رشید حَافِظُ الْحَدِیْث حضرتِ سَیِّدُنا شَرَفُ الدّین عَبْدُ الْمُؤمِن بن خَلَف دِمْیاطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے "اَلْمَتْجَرُ الرَّابِح فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح" نامی کتاب مُرَتَّب فرمائی تاکہ بندے جنّت اور اَجر و ثواب کے لئے عبادات و نیک اَعمال بجالائیں۔

یہ کتاب مختلف اَعمال کے فضائل پر مشتمل 2000 سے زائد اَحادیثِ کریمہ کا مجموعہ ہے جن کو درجِ ذیل 14 ابواب میں تقسیم فرمایا گیا ہے: (1) عِلْم اور عُلَما کا ثواب (2) طَہارَت کا بیان (3) نَماز کا ثواب (4) نَفْل نَماز کا ثواب (5) جُمُعَہ کا ثواب (6) نَمازِ جنازہ کا ثواب (7) صَدَقات کا ثواب (8) روزے کا ثواب (9) حج کا ثواب (10) جِہاد کا ثواب (11) قراٰن پڑھنے کا ثواب (12) ذِکْرُ اللہ کا ثواب (13) حُسْنِ اَخلاق کا ثواب (14) زُہد و اَدَب کا ثواب۔

یہ عُنْوانات توصرف دروازے ہیں، جب آپ مُطالَعے کے ذریعے انہیں کھول کر اندر داخل ہوں گے تو ان نیکیوں کے ساتھ ساتھ ضِمْناً دیگر اَعمالِ خیر پر ثواب کے اَنْبار ملیں گے۔ کتاب کی گُوناگُوں خُوبیوں کو دیکھتے ہوئے مَجلِس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ نے اُردو خواں طَبَقے کے لئے اِس کا اُردو ترجَمہ کروایا ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے اِس کا اُردو نام **"جنت میں لے جانے والے اعمال"** رکھا ہے۔ یہ ترجَمہ 1426ہجری مُطابق 2005عیسوی کو پہلی بار مَنظرِ عام پر آیا اور بے حد مقبول ہوا، تادمِ تحریر یہ 38ہزار سے زائد کی تعداد میں چَھپ چُکا ہے۔ یہ کتاب نہ صِرف عام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لئے بے حد مُفید ہے بلکہ نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ رکھنے والے عُلَمائے کرام، مَساجد کے اَئِمّہ، خُطبائے عِظام اور مُبَلِّغین وواعظین کے لئے بھی اِس میں کثیر مواد موجود ہے۔

یہ کتاب **مکتبۃُ المدینہ** سے ھدیّۃً حاصل کرکے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ خود بھی پڑھیں اور دوسرے اِسلامی بھائیوں کو بھی اِس کے مُطالَعہ کی ترغیب دلائیں۔ اس کتاب کو **دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ** (www.dawateislami.net) سے پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

ساس کو کیسا ہونا چاہئے؟ (قسط:1)

آصف جہانزیب عطاری مدنی

محبت و شفقت
حسن اخلاق
صبر و برداشت
نوک جھونک
طعن و تشنیع
بے جا اعتراضات

گھر کے ہر فرد کی کچھ نا کچھ شَرعی و اَخلاقی ذِمّہ داریاں ہوتی ہیں، جن کا خیال رکھنا خوشحال گھرانے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ ساس بھی گھر کے اہم افراد میں سے ایک ہے۔ اس کی ذمّہ داریاں دیگر افراد کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتی ہیں، اگر ساس دانشمندی و حکمتِ عملی سے نظام چلائے تو گھر امن کا گہوارہ بن جاتا ہے اور یہی ساس اگر جانبداری کا مظاہرہ کرے، چھوٹی چھوٹی باتوں کو اپنی اَنا (عزّت) کا مسئلہ بناتے ہوئے طعنوں کے تیر برسانا شروع کر دے تو پھر گھر کا امن و امان تباہ ہو جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے ایک ساس کو کیسا ہونا چاہئے؟ اس حوالے سے چند مدنی پھول ملاحظہ کیجئے:

(1) مسافر جب پردیس میں جاتا ہے تو اسے اجنبیت کی وجہ سے اپنے رشتے دار بہت یاد آتے ہیں، ایسے میں اگر کوئی اجنبی اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو یہ مسافر زندگی بھر کے لئے اس کا احسان مند ہو جاتا ہے، بالکل اسی طرح بہو بھی اپنے ماں باپ، بہن بھائی اور دیگر تمام تر رشتے دار چھوڑ کر نئے گھر آتی ہے، اس موقع پر ساس کو چاہئے کہ وہ اس نئے مہمان کے ساتھ بہترین سلوک کرے، اسے اپنی بیٹی کی طرح سمجھے اور ہر معاملے میں شفقت و محبّت کا برتاؤ کرے تاکہ بہو اس گھر کو پردیس سمجھ کر اداس ہونے کے بجائے اپنا گھر سمجھ کر اس کی رونق میں اضافے کا باعث بن سکے۔ (2) بات بات پر ٹوکنا ہر کسی کی طبیعت پر گِراں گزرتا ہے اور باہمی رنجشوں کا سبب بنتا ہے، لہٰذا ساس کو چاہئے کہ بہو کو بات بات پر ٹوکنے سے گریز کرے اور حکمتِ عملی سے کام لے تاکہ بہو کی دل آزاری بھی نہ ہو اور گھر کی فضا بھی خوشگوار رہے۔ (3) ساس کو گھر میں سب کے ساتھ یکساں سلوک رکھنا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ اپنی بیٹی کو ہلکا سا بُخار یا سَر درد ہو تو پورے محلّے کو خبر ہو جائے کہ کوئی بیمار ہے لیکن بہو کی جان پر بن رہی ہو تو بھی پرواہ نہ کی جائے، بلکہ بہانے باز اور کام چور جیسے تلخ طعنوں سے اس کا جگر چھلنی کر دیا جائے۔ جس طرح بیٹی کی تیمار داری کا سلسلہ ہوتا ہے اگر اسی طرح بہو کا بھی خیال رکھا جائے تو اس کے مثبت اثرات مرتب ہوں گے، باہم محبّتیں بھی بڑھیں گی اور دلی کَدُورَتوں کا بھی خاتمہ ہو گا۔ (4) حدیث مبارکہ میں ہے: ”نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے زینت بخشتی ہے اور جس چیز سے نرمی چھین لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔“ (مسلم، ص1398، حدیث6602) اس حدیث مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے ساس کو بھی اپنا مزاج نرم رکھنا چاہئے، اگر بہو کے کسی کام میں کوئی کمی نظر آئے مثلاً کھانا بنانے میں کمی ہے یا صفائی کرنے کا انداز درست نہیں یا بچّوں کی دیکھ بھال میں کچھ نَقص ہے تو ساس غصّے سے جھاڑنے کے بجائے نرمی سے کام لے۔ (5) جہیز لانا دُلہن پر فرض و واجب نہیں لہٰذا اگر وہ کم جہیز لائے تو اس معاملے میں بہو کو ہرگز طعنے نہ دیے جائیں کہ اس سے دلوں میں دوریاں پیدا ہوتی ہیں، کتنے ہی گھر ایسے ہیں کہ جہیز کی کمی کے طعنے ملنے کے باعث ساس بہو میں ٹھن گئی اور اس جھگڑے کا خاتمہ طلاق پر ہی ہوا۔ اگر کہیں بہو صَبْر کر کے وقت گزار بھی لے تو بھی گھر کی فضا نہایت ناخوشگوار رہتی ہے، لہٰذا ساس کو چاہئے کہ جہیز کی کمی کے طعنے دے کر ایک مسلمان کی دل آزاری کا گناہ اپنے سَر نہ لے کیونکہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے (بِلاوجہِ شَرعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔ (معجم اوسط، 2/387، حدیث:3607) (جاری ہے۔۔۔۔۔۔)

بزرگانِ دین رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہم کے انمول فرامین جن میں علم وحکمت کے خزانے چھپے ہوتے ہیں، ثواب کی نیت سے انہیں زیادہ سے زیادہ عام کیجئے۔

11 مدنی پھولوں کا گلدستہ

1 ارشادِ امیر المؤمنین سیّدنا علی المرتضیٰ کرَّمَ اللہُ تعالٰی وجہَہُ الکریم: (عید کے دن فرمایا) ہر وہ دن جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ کی جائے ہمارے لئے عید کا دن ہے۔ (قوت القلوب، 2/38)

2 ارشادِ سیّدُنا ابو حازم رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ: دُنیا میں جو زندگی گزر چکی ہے وہ خواب کی طرح ہے اور جو باقی ہے وہ تمنائیں ہیں۔

(الثقات لابن حبان، 3/250)

3 ارشادِ سیّدُنا امام محمد بن علی باقر علیہِ رحمۃُ اللہِ الغافِر: "اے بیٹے! سُستی اور تنگ دلی سے بچنا کیونکہ یہ ہر برائی کی چابی ہیں کہ اگر سُستی کا شکار ہوگے تو حق ادا نہیں کر پاؤ گے اور اگر تنگ دلی کا شکار ہوگے تو حق پر صبر نہیں کر سکو گے۔"

(حلیۃ الاولیاء، 3/ 214)

4 ارشادِ سیّدُنا خَیْثَمہ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ: شیطان اس وقت تک انسان پر غالب نہیں آسکتا جب تک انسان یہ تین کام نہ کرے: (1) غیر کا مال ہتھیا لینا (2) غیر کا حق روک لینا اور (3) مال کو غیر حق میں خرچ کرنا۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/126)

5 ارشادِ سیّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی: "اگر وہ کام نہ ہو رہا ہو جس کا تم ارادہ رکھتے ہو تو جو کام ہو رہا ہو اس کا ارادہ کرلو۔" (صفۃ الصفوۃ، 3/198)

6 ارشادِ سیّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ بندہ وہ ظاہر کرے جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پردہ ڈال رکھا ہے۔ (صفۃ الصفوۃ، 3/58)

7 ارشادِ سیّدُنا شُبیل بن عوف رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ: جس نے کسی بُرائی کو سن کر پھیلا دیا وہ اسی شخص کی طرح ہے جس نے بُرائی کی ابتدا کی۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، الصمت، 7/172)

8 ارشادِ سیّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ: جب بھی عِید آتی ہے، شیطان چِلّا چِلّا کر روتا ہے۔ (اس کی بدحواسی دیکھ کر) تمام شیاطین اُس کے گِرد جمع ہو کر پُوچھتے ہیں، اے آقا! آپ کیوں غضبناک اور اُداس ہیں؟ وہ کہتا ہے، ہائے افسوس! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آج کے دِن اُمّتِ مُحَمّد صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کو بَخش دیا ہے۔ لٰہذا تم اِنہیں لذّات اور نَفسانی خواہِشات میں مشغُول کردو۔ (مکاشفۃ القلوب، ص308)

9 ارشادِ سیّدُنا ابو عبیدہ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ: جب تک بندے کا دل ذکر کرتا رہے وہ نماز میں ہے اگرچہ وہ بازار میں ہو اور اگر اس کے ساتھ ہونٹ بھی حرکت کر رہے ہوں تو یہ اور اچھا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/227)

10 ارشادِ سیّدُنا میمون بن مہران علیہِ رحمۃُ الحنّان: عالِم اور جاہِل دونوں سے بحث ومباحثہ نہ کرو کیونکہ اگر عالم سے کروگے تو وہ اپنا علم تم سے روک لے گا اور جاہل سے کروگے تو وہ تم پر غصہ کرے گا۔ (نضرۃ النعیم، 9/4384)

11 ارشادِ سیّدنا غوثِ اعظم علیہِ رحمۃُ اللہِ الاکرم: لوگ کہہ رہے ہیں: "کل عید ہے! کل عید ہے!" اور سب خوش ہیں لیکن میں تو جس دِن اِس دنیا سے اپنا اِیمان سلامت لے کر گیا، میرے لئے تو وُہی دِن عید ہوگا۔ (فیضانِ رمضان، ص309)

آم اور کھیرے کے فوائد

اعجاز نواز عطاری مدنی

پھلوں کا بادشاہ آم (Mango) اور اُس کے فوائد

آم کو پھلوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے، آم کو فَقَط کھایا ہی نہیں جاتا بلکہ دودھ کے ساتھ اس کا جوس (Milk Shake) بنا کر نہایت شوق سے پیا بھی جاتا ہے، آم کا نہ صرف گُودا بلکہ اس کا چھلکا اور گٹھلی بھی مفید ہے، باعتبارِ ذائقہ و لذّت پاکستانی آم دنیا میں مشہور ہے۔ آم کے چند فوائد ملاحظہ کیجئے:

آم جلد بوڑھا ہونے سے بچاتا ہے۔ ہر قسم کے کینسر اور دَمے سے محفوظ رکھتا ہے۔ آم کے ریشے آنتوں کی صفائی کرتے اور ہضم کا نظام درست رکھتے ہیں۔ آم ہڈیوں کی بیماریوں سے حفاظت کرتا ہے۔ اَمراضِ قلب والوں کے لئے آم ایک بہترین پھل ہے۔ آم نزلہ، زُکام سے بچاتا ہے۔ آم جسمانی کمزوری کو دُور، جسم کو فَربہ (موٹا) اور خون پیدا کرتا ہے۔ آم کا جوس یعنی ملک شیک جگر، دل، دماغ، ہڈیوں اور پٹھوں کو سخت گرمی سے محفوظ رکھتا ہے۔ کچا آم (یعنی کیری) لُو لگنے سے بچانے، مِعدے اور اَنتڑیوں کے نظام کو درست کرنے، خون کی بیماریوں کو دور کرنے اور سفید بالوں کو سیاہ کرنے کیلئے بھی بطورِ دوا استعمال کیا جاتا ہے۔ کچے آم (یعنی کیری) کا اچار بھی بنایا جاتا ہے جو جسم کو فَربہ کرتا ہے۔ آم کے چھلکے کینسر، شوگر، کولیسٹرول سمیت کئی بیماریوں سے بچانے میں مدد گار ہیں۔ آم کی گٹھلیوں کا سفوف ہاضمے کو درست کرتا اور مِعدے کی خرابیاں دُور کرتا ہے۔

کھیرا (Cucumber) اور اُس کے فوائد

کھیرے کو موسمِ گرما کی سبزیوں میں شمار کیا جاتا ہے، اسے کچّا، پکا کر اور بطورِ سلاد بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ کھیرا دھو کر کچّا اور چھلکے سمیت کھانا زیادہ مفید ہے، اس کے چند فوائد ملاحظہ کیجئے:

کھیرا کثرت سے کھانا گُردے کے دَرْد سے نجات کا باعث ہے۔ (گھریلو علاج، ص55 ملخصاً) کھیرا جسم میں غذائی کمی کو دور کرتا ہے۔ کھیرے کے بیج پیشاب کے اَمراض کو دور کرنے میں مُعاوِن ہے۔ کھیرا تلّی اور جگر کے وَرَم کو دور کرتا ہے۔ کھیرا کھانے سے مِعدہ اور جگر کی گرمی دور ہو جاتی ہے۔ کھیرا پیاس کو بجھاتا، جسم کو تسکین پہنچاتا اور آنتوں کی ہر قسم کی رُکاوٹ کو دور کرتا ہے۔ کھیرا پیٹ کی سختی کو دور کرکے اسے نرم کرتا اور پیٹ میں موجود فاسِد مادوں کو خارج کرتا ہے۔ کھیرے کا جوس مِعدے کی تیزابیت اور قبض کو دور کرنے میں بہت مفید ہے۔ کھیرا ہاضمے دار ہے، دیگر غذاؤں کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ کھیرا طبیعت میں ہر قسم کی بے چینی، گھبراہٹ اور ہیجانی کیفیت کو ختم کرتا ہے۔ کھیرے کا جوس مَثانے کی پتھری خارج کرنے میں بھی مفید ہے۔ کھیرے پر کالی مرچ، نمک اور لیموں نچوڑ کر کھایا جائے تو زیادہ مفید ہے۔

احتیاط کھیرا کھانے کے بعد پانی نہیں پینا چاہئے کہ اس سے ہیضہ ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

(ماخوذ از پھلوں، پھلوں اور سبزیوں سے علاج، ص356تا370)

نوٹ: کوئی بھی علاج اپنے طبیب سے مشورہ کئے بغیر نہ کریں۔
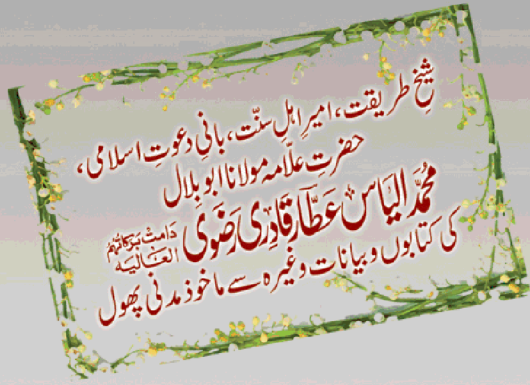
عِلم وحِکمت کے 17 مدنی پھول

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی کتابوں و بیانات وغیرہ سے ماخوذ مدنی پھول

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

1 بزرگوں سے نسبت رکھنے والی ہر شے **بَرَکت** والی ہوتی ہے۔(مَدَنی مذاکرہ، 11ذوالحجۃ الحرام1435ھ)

2 جس میں جتنی زِیادہ **حیا** ہوتی ہے اُس میں **اَدب** بھی اُتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔(باحیا نوجوان، ص 61)

3 جانور پر ظلم کرنے سے بچنا چاہئے کہ مظلوم جانور کی بددُعا قبول ہوتی ہے اور ان پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے زیادہ سخت ہے۔(مَدَنی مذاکرہ، 3ذوالحجۃ الحرام1435ھ)

4 ہر نیک آدمی ولی نہیں ہوتا لیکن ہر ولی نیک ہوتا ہے اور ولی کے قُرب میں (یعنی نزدیک) دعا قبول ہوتی ہے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 2ذوالحجۃ الحرام1435ھ)

5 آپ بول کر بارہا پچھتائے ہوں گے! کیا کبھی نہ بول کر بھی پچھتائے ہیں؟(یکم محرم الحرام1437ھ کی تحریر سے لیا گیا)

6 ہماری زندگی کے لمحات بھی **انمول ہیرے** ہیں اگر ان کو ہم نے بے کار ضائع کر دیا تو حسرت وندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔(انمول ہیرے، ص 3)

7 اپنا نام سرمایہ داروں میں لکھوانے کی بجائے قانِعین (قناعت کرنے والوں) میں لکھوائیں۔
(مَدَنی مذاکرہ، 26ذوالحجۃ الحرام 1435ھ)

8 کثرتِ مال کی **حرص** کی وجہ سے بعض لوگ حلال و حرام کی تمیز نہیں کرتے۔(مَدَنی مذاکرہ، 3محرم الحرام1436ھ)

9 **غصّہ** ایک ایسا مرض ہے کہ جو انسان کو جہنّم میں جھونک سکتا ہے۔(مَدَنی مذاکرہ، 9محرم الحرام1436ھ)

10 دولت سببِ ہلاکت تو ہو سکتی ہے مگر اس کے ذَرِیعے موت نہیں ٹالی جاسکتی۔ دولت سے شُہرت تو حاصِل ہو سکتی ہے مگر عزّت حاصِل نہیں ہو سکتی۔(پُراسرار بھکاری، ص 13)

11 **داڑھی** اور **عمامہ** ایسی نعمتیں ہیں جو انسان میں موجود برائیاں بھی دور کرتی ہیں۔(مَدَنی مذاکرہ، 21محرم الحرام1436ھ)

12 ہماری زندگی کا مقصد اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو منانا ہے، مگر ہم، لوگوں کو منانے میں خوار ہو رہے ہیں۔(مَدَنی مذاکرہ، 26ذوالحجۃ الحرام1435ھ)

13 رزقِ حلال کے حصول کیلئے وہ کاروبار کیجئے جس میں دین کی خدمت بھی کر سکیں۔(مَدَنی مذاکرہ، 3محرم الحرام1436ھ)

14 کامیاب ہونا چاہتے ہو تو دلوں میں عشقِ مصطفےٰ کی شمع فروزاں (یعنی روشن) کر لو۔(مَدَنی مذاکرہ، 11ربیع الاوّل1436ھ)

15 سب سے بڑا وظیفہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام کی پیروی اور توکُّل (یعنی اُسی پر کامل بھروسا) کرنا ہے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 26ربیع الاوّل1436ھ)

16 جو دُنیوی نعمت سے دل لگاتا ہے وہ غفلت کا شِکار ہو کر رہ جاتا ہے۔(غفلت، ص 2)

17 ایک گناہِ صغیرہ بھی جہنّم میں جانے کا سبب بن سکتا ہے۔(مَدَنی مذاکرہ، یکم جمادی الاولیٰ1436ھ)

حضرت سیّدنا امام محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ناصر جمال عطاری مدنی

قراٰنِ پاک کے بعد سب سے صحیح ترین کتاب ”بخاری شریف“ ہے جسے احادیثِ مبارکہ کا مستند ترین مجموعہ ہونے کی وجہ سے عالمگیر شہرت حاصل ہے۔ اِس عظیمُ الشان کتاب کے جلیلُ القدر مؤلِّف کا تذکرہ ملاحظہ کیجئے۔

بروز جمعہ 13 شوّالُ المُکَرَّم، 194 ہجری کو سرزمینِ بخارا ایک ایسی شخصیت سے نوازی گئی جس نے بے پناہ ذہانت، اعلیٰ ذوقِ عبادت اور تمام عمر اپنی فکری توانائیوں کو رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین کی حفاظت و اشاعت پر صَرف کرنے کی بدولت دنیا بھر میں ”امام بخاری“ کے نام سے شہرت پائی۔ **نام و نسب** حضرت سیّدنا امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نام ”محمد“ اور کنیت ”ابوعبدُاللہ“ ہے۔ (المنتظم، 12/113)

آپ کے والدِ گرامی حضرت سیّدنا اسماعیل بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حضرت سیّدنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے شاگرد اور تلمیذِ امامِ اعظم ابو حنیفہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کے صحبت یافتہ تھے۔ تقویٰ و پرہیز گاری کا یہ عالَم تھا کہ اپنے **مال و دولت** کو شبہات (ایسی چیزیں جن کے حلال و حرام ہونے میں شُبہ ہو اُن) سے بھی بچاتے۔ **بوقتِ وصال** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جس قدر مال ہے اس میں شبہ والا ایک بھی درہم میرے علم میں نہیں۔ (ارشاد الساری، 1/55) امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ والدِ ماجد انتقال فرماگئے تو نیک اور پرہیز گار والدہ نے آپ کی تربیت فرمائی۔ (فتح الباری، 1/452) **حکایت** بچپن میں حضرت سیّدنا امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بینائی چلی گئی جس کی وجہ سے آپ کی والدہ شدید غم سے دوچار ہوئیں، پریشانی کے عالَم میں انہوں نے رو رو کر دعائیں کیں جس کا اثر یوں ظاہر ہوا کہ ایک رات جب امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی والدہ ماجدہ سوئیں تو انہیں خواب میں حضرت سیّدنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ علٰی نبیِّنا وَعَلَیْہِ الصّلوٰۃُ وَالسَّلام کی زیارت ہوئی، آپ عَلَیْہِ السَّلام نے خوش بخت بیٹے کی بینائی واپس آنے کی خوشخبری سنائی، صبح وہ خواب حقیقت میں بدل گیا اور اس طرح آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بینائی لوٹ آئی۔ (فتح الباری، 1/452) **تعلیم و تربیت** جس زمانے میں آپ نے آنکھ کھولی اس وقت گلستانِ علم طرح طرح کے مشکبار پھولوں سے مہک رہا تھا۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے دس سال کی عمر میں ہی علمِ حدیث حاصل کرنا شروع کیا۔ آپ نے ابتدائی زمانے میں ستّر ہزار احادیث یاد فرمائیں۔ (ارشاد الساری، 1/59، فتح الباری، 1/452) علمِ دین کے حصول کے لئے آپ نے مکۂ مکرمہ، مدینۂ منوّرہ، بصرہ و کوفہ اور مصر و شام کا سفر فرمایا اور ایک ہزار اساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ (سیر اعلام النبلاء، 10/278، تہذیب التہذیب، 7/43) **قابلِ رشک اوصاف و معمولات** امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ عیش و عشرت سے کوسوں دور رہتے، شبہات سے بچنا والدِ گرامی سے وراثت میں ملا تھا، حقوقُ العباد کی پاسداری میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا موئے مبارک اپنے پاس رکھتے۔ مسجد میں کوئی خراب چیز پڑی ہوئی دیکھتے تو اسے باہر پھینک دیتے۔ **حکایت** ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مسجد میں جلوہ

افروز تھے، ایک شخص نے اپنی داڑھی سے تنکا نکال کر مسجد کے فرش پر ڈال دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اٹھ کر وہ تنکا اپنی آستین میں رکھ لیا، جب مسجد سے باہر نکلے تو اسے پھینک دیا۔ (تاریخ بغداد، 2/13) آپ کی غذا بہت کم تھی۔ جس چیز کا ارادہ کر لیتے تو قدم پیچھے نہ ہٹاتے، زبان کو غیبت سے محفوظ رکھتے، آپ خود فرماتے ہیں: جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ غیبت حرام ہے اس وقت سے میں نے کسی کی غیبت نہیں کی۔ (فتح الباری، 1/454، 455) آپ کا ذوقِ عبادت بھی بے مثال تھا، شب بیداری، کثرت سے نوافل کی ادائیگی، ماہِ رمضان میں روزانہ ایک ختمِ قراٰن اور تراویح میں ختمِ قراٰن آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ (سیر اعلام النبلاء، 10/303، تہذیب الاسماء واللغات، 1/93)

دینی خدمات امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تمام عمر خدمتِ حدیث میں گزری۔ آپ نے کئی کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے "بخاری شریف" کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی بلکہ اس مبارک کتاب کا پڑھنا تو مشکلات حل کرنے کے لئے اکسیر اور قحط سالی کے خاتمے کا سبب قرار دیا گیا۔ (طبقات الشافعیہ الکبریٰ، 2/234، مرقاۃ المفاتیح، 1/54) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دینی خدمات کا اعتراف "امیرُالمؤمنین فی الحدیث، امامُ المُسلِمِین، شیخُ المؤمنین" جیسے عظیم اَلْقابات کے ذریعے کیا گیا۔ (سیر اعلام النبلاء، 10/293، طبقات الشافعیہ الکبریٰ، 2/212)

بارگاہِ رسالت سے سلام ایک شخص نے خواب میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے عرض کی: محمد بن اسماعیل بخاری کے پاس جانے کا ارادہ ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اسے میری طرف سے سلام کہنا۔ (سیر اعلام النبلاء، 10/305)

وصال و مدفن یکم شَوّالُ المُکرَّم، 256ہجری کو 62سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وصال ہوا۔ ایک عرصے تک آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی قبرِ انور سے مشک و عنبر سے زیادہ عمدہ خوشبو آتی رہی۔ سَمَرْقَند (ازبکستان) کے قریب موضع خرتنگ (Khartank) میں آپ کا مزار فائضُ الانوار ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، 10/320، 319)

بقیہ: معاشرے کے ناسور

جاتی رہتی ہے، برکت ہوتی نہیں۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ بھکاری بھیک مانگنے میں بڑی محنتیں کرتے ہیں اگر مزدوری کریں یا جھاڑی فروخت کریں تو ان پر محنت بھی کم پڑے اور آبرو (عزت) سے بھی کھائیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/56، ملخصاً)

چہرے پر گوشت نہ ہوگا بھیک مانگنے والا دنیا میں تو ذلیل و رسوا ہوتا ہی ہے، بروزِ قیامت بھی اسے رسوائی کا سامنا ہوگا، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا۔" (بخاری، 1/497، حدیث:1474) مراٰۃُ المناجیح میں ہے: یعنی پیشہ ور بھکاری اور بلا ضرورت لوگوں سے مانگنے کا عادی قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے میں صرف ہڈی اور کھال ہوگی گوشت کا نام نہ ہوگا۔ جس سے محشر والے پہچان لیں گے کہ یہ بھکاری تھا، یا یہ مطلب ہے کہ اس کے چہرے پر ذِلّت و خواری کے آثار ہوں گے جیسے دنیا میں بھی بھکاری کا منہ چھپا نہیں رہتا، لوگ دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ یہ سائل ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/56)

(بقیہ حصہ اگلے شمارے میں ملاحظہ کیجئے)

لیث الاسلام، عاشقِ رسول ابو القاسم

نور الدین محمود بن محمود زنگی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

راشد علی عطاری مدنی

حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تربیت یافتہ خلفائے راشدین رضوانُ اللہِ تعالٰی علیہِم اَجْمعین نے زمامِ امّت (یعنی امت کی قیادت) کو سنبھالا اور اپنے گفتار و کردار، عدل و انصاف اور رہتی دنیا تک جگمگانے والے عظیم کارناموں کے سبب آسمانِ عظمت و شرافت کی زینت بنے۔ انہی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کا مقدّس دورِ خلافت گزرا۔ ان عظیم ہستیوں کے بعد چشمِ فلک نے جن سربراہانِ مملکت کی عظمتِ کردار کا اِعتِراف کیا ان میں ایک نام عظیم مجاہدِ اسلام، عاشقِ رسول نورُ الدّین ابو القاسم محمود بن محمود زَنگی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا ہے۔ آپ کے کردارِ عالی، جانبازی اور دیگر اوصافِ حسنہ کی بدولت تاریخ میں آپ کو الملک العادل، لیثُ الاسلام (اسلام کا شیر) جیسے القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ **ولادت** سلطان نورُ الدّین زَنگی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ 17 شوّالُ المکرم، بروز اتوار 511 ہجری کو طلوعِ آفتاب کے وقت پیدا ہوئے۔ (وفیات الاعیان،4/412) **حلیہ مبارکہ** آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا قد لمبا، رنگت گندمی، پیشانی کشادہ، آنکھیں بڑی اور سیاہ، داڑھی کے بال بہت کم، چہرہ رُعب دار تھا۔ (الکامل فی التاریخ، 10/56) **باکمال سیرت** مشہور مؤرخ شمسُ الدّین سبطِ ابنِ جوزی آپ کا تفصیلی تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں: میں نے نورُ الدّین رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی سیرت لکھنے میں جس قدر محنت کی ہے، ان کی سیرت اور شان و عظمت اس سے کہیں بلند ہے۔ (مراٰۃ الزمان، 21/203) **ان جیسا نہ پایا** امام ابو الحسن علی بن محمد بن محمد عزّ الدّین ابن اثیر جزری لکھتے ہیں: میں نے قبلِ اسلام سے آج تک کے بادشاہوں کی سیرت و تاریخ کا مطالعہ کیا، خلفائے راشدین اور حضرت عمر بن عبد العزیز رِضوانُ اللہِ تعالٰی علیہِم اَجْمعین کے بعد سلطان نورُ الدّین زَنگی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے بڑھ کر حسنِ سیرت اور عدل و انصاف والا کسی کو نہ پایا۔ (مراٰۃ الزمان، 21/205) **عادات واوصافِ عالیہ** آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ باجماعت نماز ادا فرماتے، روزوں کی پابندی کرتے، تلاوتِ قراٰن کرتے، اوراد و وظائف پڑھتے، اُون کا لباس پہنتے، کتابت کرکے اور غلاف بنا کر رزقِ حلال کماتے، جائے نماز اور قراٰنِ پاک ہمیشہ ساتھ رکھتے، کبھی فحش (بے ہودہ) گفتگو نہ فرماتے، یہاں تک کہ جس نے بھی آپ کے ساتھ سفر و حضر میں وقت گزارا کبھی بھی آپ کی زبان سے کوئی فحش لفظ نہ سنا، خواہ خوش ہوں یا غصّے کی حالت میں۔ تکبّر و غرور سے اِجتناب فرماتے، آپ کو دیکھنے والا آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی جلالتِ شان و رُعب کی وجہ سے ہیبت زدہ رہتا لیکن جب آپ سے کلام کرتا تو آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی عاجزی و نرم کلامی سے حیران رہ جاتا۔ (سیر اعلام النبلاء، 15/241، 242، ملخصاً) زندگی میں کبھی بھی ریشم اور سونا و چاندی نہ پہنا۔ (مراٰۃ الزمان، 21/205) **عاجزی اور توکّل علَی اللہ** آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ عاجزی کرنے والے اور تواضع پسند طبیعت کے مالک تھے۔ قطبِ نیشاپوری رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے شوقِ شہادت اور جذبۂ جہاد کو دیکھتے ہوئے کہا: خدا کے لئے اپنی جان سے بے پرواہی نہ برتیے، اگر آپ شہید ہوگئے تو مسلمانوں کا کیا ہوگا۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کمال عاجزی سے فرمایا: محمود کون ہوتا ہے کہ اس کے بارے میں ایسا کہا جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے پہلے بھی ان شہروں کی حفاظت فرمائی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 15/243) **علم اور علما سے محبت** آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بہت ہی علم دوست تھے، علما اور صالحین کی ہم نشینی اختیار کرتے، ان کی زیارت کو جاتے اور ان کا بہت ادب بجالاتے تھے۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مذہبِ حنفی کے جید عالم تھے۔ بکثرت مطالعہ کرتے تھے۔ احادیثِ کریمہ سنتے

اور روایت کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 15/241، 242ملخصاً) آپ رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ کے رعب و دبدبہ کے سبب مالداروں اور سرداروں میں سے کوئی بھی آپ کے پاس نہ بیٹھ سکتا تھا، لیکن جب بھی کوئی فقیر، عالم یا کسی فن کا جاننے والا آتا تو آپ خود کھڑے ہو کر استقبال کرتے، اپنے پاس بٹھاتے اور انعام واکرام سے نوازتے۔(مراٰۃ الزمان، 21/209) **میلاد النبی منانے والے سے محبت والفت** سلطان نورالدّین زَنگی رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ موصل کے بہت بڑے عالمِ دین اور صوفی حضرت عمر المَلّاء رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ سے بہت محبت رکھتے تھے اور اکثر خط وکتابت جاری رکھتے تھے۔ یہ بزرگ رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ ہر سال میلادالنبی بڑے اہتمام سے منایا کرتے تھے جس میں موصل کا امیر اور بڑے بڑے اکابر بھی حاضر ہوتے تھے۔ (مراٰۃ الزمان، 21/208) **نیکی کر دریا میں ڈال** موصل (عراق) کی مسجد "الجامع النوری" کی عمارت بہت شکستہ ہو چکی تھی، حضرت عمر المَلّاء رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ نے سلطان نورالدّین زَنگی رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ سے تعمیر کی بات کی۔ انہوں نے تعمیر شروع کروادی، جس پر تین سال کا عرصہ لگا اور تقریباً تین لاکھ دینار صرف ہوئے، تعمیر مکمل ہونے پر سلطان نورالدّین زنگی رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ خود موصل تشریف لائے، اس میں نماز ادا فرمائی، خطیب ومؤذن کی تقرری کی، قالین اور چٹائیاں بچھوائیں۔ ایک دن سلطان نورالدّین زَنگی رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ دریائے دجلہ کے کنارے بیٹھے تھے کہ شیخ عمر المَلّاء رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ تعمیر پر ہونے والے اخراجات کا رجسٹر لے آئے اور سلطان سے حساب کتاب دیکھنے کا کہا۔ آپ رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ نے کہا: اے شیخ! ہم نے یہ کام اللہ تعالٰی کے لئے کیا ہے، اس کا حساب بھی اللہ ربُّ العزّت کے حوالے کرتے ہیں، یہ کہہ کر رجسٹر پکڑا اور دریائے دجلہ میں ڈال دیا۔(مراٰۃ الزمان، 21/208) **بیت المال کی حفاظت** کھانے، پینے اور پہننے وغیرہ کے معاملات میں اپنے ذاتی مال کے علاوہ کبھی تصرّف نہ فرماتے، کبھی بھی بیت المال سے اپنے لئے کچھ نہ لیتے بلکہ مالِ غنیمت سے جو حصّہ ملتا اسی پر گُزر بسر کرتے۔ (مراٰۃ الزمان، 21/205) **(حکایت)** ایک بار آپ کی زوجہ نے آپ سے خرچے کا مطالبہ کیا، آپ رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ نے انہیں تین دوکانیں دیں (کہ ان کے کرایہ وغیرہ سے گزارا کریں) تو انہوں نے کم ہونے کی شکایت کی، آپ رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: میرے پاس تو بس یہی ہے، بیتُ المال مسلمانوں کا خزانہ ہے اور میں اس کا صرف خزانچی ہوں۔ میں اس میں خیانت کرکے جہنّم میں غوطہ نہیں لگا سکتا۔ (مراٰۃ الزمان، 21/205ملخصاً) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کے چالیس مقبول بندے** حدیث پاک میں ہے کہ شام میں چالیس ابدال ہوتے ہیں جب ان میں ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالٰی اس کی جگہ دوسرے شخص کو بدل دیتا ہے ان کی برکت سے بارشیں برستی ہیں، ان کے ذریعہ دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے ان کی برکت سے شام والوں سے عذاب دور ہوتا ہے۔ (مسند امام احمد، 1/238، حدیث:896) بعض بزرگوں نے سلطان نورالدّین زَنگی رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ کو ان چالیس ابدال میں شمار کیا ہے۔ (مراٰۃ الجنان، 3/292) **شوقِ شہادت** آپ رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ شہادت کا بہت شوق رکھتے تھے، اسی لئے میدانِ جہاد میں پیش پیش رہتے، آپ رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ کے کاتب ابوالیُسر فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میرا حشر درندوں کے پیٹوں اور پرندوں کے پوٹوں سے فرما۔ (سیر اعلام النبلاء، 15/241) **وصالِ باکمال** آپ رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ کا وصال 11 شوال المکرم، بروز بدھ 569ہجری کو دمشق کے قلعہ میں ہوا۔ (وفیات الاعیان، 4/412) منقول ہے کہ آپ رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ نے اپنے وصال کے سال صدقہ وخیرات کی کثرت کی، مساجد کی تعمیر اور فی سبیل اللہ وقف بہت زیادہ کئے۔ آپ رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ کی زندگی کا اکثر حصّہ جہاد میں گزرا لیکن شہادت نہ ملی، اس کے باوجود لوگوں نے آپ رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ کو "نورُ الدّین الشّہید" کہہ کر یاد کیا۔(سیر اعلام النبلاء، 15/243، 244) آپ رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ کی قبرِ مُبارکہ پر بھی نورالدین الشہید لکھا ہوا ہے۔ **قبر پر دعاؤں کی قبولیت** آپ رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ کی قبر مدرسۃ النُّوریہ، سُوقُ الخَیّاطِین قدیم دمشق میں ہے۔ ابنِ خلکان لکھتے ہیں: میں نے اہلِ دمشق کی ایک جماعت سے سنا ہے کہ نورُالدّین زَنگی رحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ کی قبر مُبارکہ پر دُعائیں قبول ہوتی ہیں، پھر میں نے خود اس کا تجربہ کیا تو اس بات کو صحیح پایا۔(وفیات الاعیان، 4/412)

تذکرۂ صالحات

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا سَودَہ بنت زَمعہ رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنْہا

محمد بلال سعید عطاری مدنی

اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا سودہ بنتِ زَمْعہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا اُن ازواجِ مطہّرات میں سے ہیں جن کا تعلق خاندانِ قریش سے ہے، آپ کے والد کا نام "زَمْعہ" اور والدہ کا نام "شَمُوس بنتِ عَمرو" ہے، آپ پہلے اپنے چچازاد "سَکران بن عَمرو" کے نکاح میں تھیں، اِسلام کی ابتدا ہی میں یہ دونوں میاں بیوی مسلمان ہوگئے تھے، ایک قول کے مُطابق ہجرتِ حبشہ سے واپسی پر مکّۂ مُکرَّمہ زادھَا اللہ شَرفاً وَّتَعظِیماً میں حضرتِ سودہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا کے شوہر کا انتقال ہو گیا۔ (المواھب اللدنیہ، 1/405)

حضرتِ سیِّدَتُنا سودہ بنتِ زَمْعہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا بہت ہی دِین دار، سَلیقہ شِعار اور بے حد خدمت گزار خاتون تھیں، آپ حُضُور علیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام کے اَحکامات پر خوب عمل پیرا ہوتی تھیں۔

(زرقانی علی المواھب، 4/380۔377 ملخصاً)

قابلِ رَشک خاتون آپ دراز قد جبکہ حسن وجمال اور سیرت میں منفرد تھیں۔(جنتی زیور، ص482) اُمُّ المُومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا آپ کے اَوصافِ حَسَنہ (یعنی اچھی خوبیوں) کو دیکھ کر آپ پر بہت زیادہ رَشک فرمایا کرتی تھیں۔

(زرقانی علی المواھب، 4/380 ملخصاً)

حُضُور سے نکاح جب حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا کا اِنتقال ہو گیا تو حضرتِ خَولہ بنتِ حکیم نے بارگاہِ رِسالت میں عَرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ سَودہ بنتِ زمعہ سے نکاح فرمالیں۔ آپ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ خَولہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا کے اِس مُخلصانہ مشورہ کو قبول فرما لیا چنانچہ حضرتِ خَولہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا نے پہلے حضرتِ سَودہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا سے بات کی تو اُنہوں نے رِضامندی ظاہر کی، پھر آپ کے والد سے بات کی تو اُنہوں نے بھی خوشی سے اجازت دے دی، یوں اعلانِ نبوت کے دسویں سال میں یہ بابرکت نکاح منعقد ہوا۔(سیر اعلام النبلاء، 3/513)

پردہ کا اہتمام آپ پردے کا اتنا اہتمام کرتی تھیں کہ بِلا ضرورت گھر سے باہر نکلنا بھی پسند نہ فرماتیں چنانچہ آپ نے جب فرض حج ادا فرما لیا تو کہا: میرے ربّ نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے، لہٰذا خدا کی قسم! اب موت آنے تک گھر سے باہَر نہ نکلوں گی، راوی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ گھر سے باہَر نہ نکلیں یہاں تک کہ آپ کا جنازہ ہی گھر سے نکالا گیا۔(در منثور، 6/599)

سخاوت ایک مَرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں درہموں سے بھرا ہوا ایک تھیلا حضرت بی بی سَودہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا کے پاس بھیج دیا آپ نے اُسی وَقت اُن تمام درہموں کو مدینۂ مُنوَّرہ زادھَا اللہ شَرفاً وَّتَعظِیماً کے فُقَراء ومساکین کے درمیان تقسیم کر دیا۔

(طبقات ابن سعد، 8/45 ملخصاً)

وِصال ایک قول کے مطابق آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا کا وِصال ماہِ شوّالُ المکرّم 54 ہجری کو حضرتِ امیر مُعاویہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔(فیضانِ اُمَّہات المومنین، ص66) آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا کی قبر مُبارک جنَّتُ البقیع شریف میں ہے۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْہا کی سیرت کے متعلق مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "فیضانِ امہات المؤمنین" پڑھئے۔

اسلام نے بیوی کو کیا دیا؟

(قسط:1)

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی

اسلام سے پہلے دنیا میں عورتوں کی کوئی عزت و وَقعت نہ تھی۔ بیٹی، بہن اور ماں کی طرح بیویوں پر بھی ظلم و جفا کی ایسی آندھیاں چلائی جاتیں کہ جن کے خیال سے ہی کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ بیویاں رات دن مَردوں کے لئے "پانی بھرتیں"، محنت مزدوری سے جو کچھ اُن کے ہاتھ آتا مرد اس پر قبضہ جمانے کو بھی اپنا حق سمجھتے تھے۔ مَردوں کے اس قدر "ناز نخرے" اُٹھانے کے باوجود بھی عورتوں کی کوئی قدر نہ تھی، اُنہیں جانوروں کی طرح مارنا پیٹنا، کان، ناک اور دیگر اعضا کاٹ ڈالنا بلکہ قتل تک کر دینا عام سی بات تھی۔ ان مظلوم اور بیکس عورتوں کی مجبوری اور لاچاری کا یہ عالَم تھا کہ فریاد رَسی کے لئے کسی قانون کا سہارا بھی نہ لے سکتی تھیں۔ بعض عرب قبیلوں میں بیوہ عورتوں کے ساتھ یہ غیر انسانی سُلُوک بھی کیا جاتا کہ اُسے گھر سے نکال کر چھوٹے سے تنگ و تاریک جھونپڑے میں ایک سال کے لئے قید کر دیا جاتا۔ بے چاری نہ تو اُس سے باہر نکل سکتی تھی اور نہ ہی غسل وغیرہ کر کے کپڑے بدل سکتی، کھانا پینا اور دیگر انسانی ضرورتیں اسی جھونپڑے میں ہی پوری کرتی، بہت سی عورتیں تو اسی قید کے دوران سِسَک سِسَک کر دَم توڑ جاتیں، زندہ بچ جانے والی کی اوڑھنی میں اونٹ یا بکری کی مینگنیاں ڈال کر سارے شہر کا چکر لگواتے، وہ مظلومہ چلتے ہوئے یہ مینگنیاں پھینکتی جو اس بات کا اعلان ہوتا کہ اِس کی عدت ختم ہو گئی ہے۔ اسلام سے پہلے مال کے لئے جانوروں اور دوسرے ساز و سامان کی طرح بیویوں کو بھی گِروی رکھ دیا جاتا۔ (بخاری،2/148، حدیث:2510)

عورتوں کے ساتھ ظلم و ستم کا یہ سلسلہ طویل عرصے تک جاری رہا مگر کسی معاشرے اور تہذیب نے نہ تو ان کے آنسو پونچھے اور نہ ہی ان کے زخموں پر مرہم رکھا۔

ایسے میں اسلام کا سورج طلوع ہوا جس نے عورت کو نہ صرف ظلم و ستم سے چھٹکارا دیا بلکہ مَردوں پر اس کے حقوق مقرر فرمائے۔ (پ2، البقرۃ:228) یہ اسلام ہی تو ہے جس نے نکاح کے ذریعے عورت سے قائم ہونے والے رشتے کو مَرد کے آدھے ایمان کا محافظ قرار دیا۔ (المعجم الاوسط، 5/372، حدیث:7647) یہ اسلام ہی تو ہے جس نے بیویوں کو شوہروں کی جانب سے ملنے والے حق مہر اور بیوہ ہو جانے کی صورت میں شوہر کی وراثت پر مالکانہ حقوق عطا فرمائے۔ اسلام نے نہ صرف اس سوچ کی حوصلہ شکنی کی کہ "بیوی شوہر کے پاؤں کی جوتی ہے" بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیویوں کو شوہروں کے آرام اور سکون کا ذریعہ ارشاد فرمایا (پ21، روم:21) اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم فرمایا۔ (پ4، النسآء:19) یہ اسلام ہی تو ہے جس نے بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والے کو بہترین شخص قرار دیا۔ (ترمذی،5/475، حدیث:3921) ایک شخص نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا: شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟ تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب (مَرد) کھائے تو اُسے (بھی) کھلائے، جب لباس پہنے تو اسے بھی پہنائے اور چہرے پر ہرگز نہ مارے، اسے برا بھلا (یا بدصورت) نہ کہے اور (اگر سمجھانے کے لئے) اس سے علیحدگی اختیار کرنی ہی پڑے تو گھر میں ہی (علیحدگی) کرے۔ (ابن ماجہ،2/409، حدیث:1850)

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

حیض و نفاس اور جنابت کی حالت میں اسلامی کتب کا پڑھنا چھونا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قراٰنِ پاک کے علاوہ دیگر اسلامی کُتُب کو جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں پڑھنا اور انہیں چھونا جائز ہے یا نہیں؟ سائل: محمد سعید، زم زم نگر حیدر آباد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض و نفاس اور جنابت کی حالت میں قراٰنِ مجید کو چھونا اور پڑھنا ناجائز و حرام ہے۔ قراٰنِ پاک کے علاوہ دیگر کتب میں جہاں قراٰنِ پاک کی آیت مذکور ہو اسے پڑھنا اور خاص اس جگہ کو کہ جس میں آیتِ مُقدَّسہ لکھی ہوئی ہو اور اس کے بالمقابل پشت کی جگہ کو چھونا جائز نہیں ہے۔ بقیّہ حصّہ کو پڑھنا اور چھونا جائز ہے۔ البتہ تفسیر، حدیث اور فقہ کی کتب یونہی تجوید و قراءت کی کتب کو اس حالت میں بلا حائل ہاتھ سے چھونا مکروہ ہے اور اگر کپڑے وغیرہ کسی حائل سے اگرچہ وہ اپنے تابع ہی کیوں نہ ہو مثلاً جو کپڑے پہنے ہوئے تھے اسی کی آستین یا گلے میں موجود چادر کے کسی کونے سے چھولیا تو مکروہ بھی نہیں ہے۔

یاد رہے کہ قراٰنِ پاک کو صرف ایسے کپڑے کے ذریعے پکڑ یا چھوسکتے ہیں جو نہ اپنے تابع ہو اور نہ ہی قراٰنِ پاک کے تابع ہو۔ کسی ایسے کپڑے سے چھونا جو اپنے یا قراٰنِ پاک کے تابع ہو مثلاً پہنے ہوئے کرتے کی آستین یا پہنی ہوئی چادر کے کسی کونے کے ساتھ قراٰنِ پاک کو چھونا جائز نہیں کہ یہ سب چھونے والے کے تابع ہیں۔ اسی طرح وہ غِلاف کہ جو قراٰنِ پاک کے ساتھ مُتَّصِل (جڑا ہوا) ہو جسے چَولی بھی کہتے ہیں اگر قراٰنِ پاک اس میں ہو تو اس کو چھونا بھی جائز نہیں کہ یہ قراٰن مجید کے تابع ہے۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُهٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــــــــــــه

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفاعنہ الباری

کیا عورت کا سر ننگا ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر باوضو خاتون سَر سے دوپٹّا اتار لے تو کیا اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ سائل: سلیمان ریاض، گجرات پاکستان

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

سَر کا بَرَہْنَہ (یعنی ننگا) ہو جانا نواقضِ وضو (وضو توڑنے والی چیزوں) سے نہیں ہے اس لئے سَر سے دوپٹّا اُتارنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اَلْبَتّہ اس بات کا خیال رہے کہ غیر مَحْرَم کے سامنے سَر کے بالوں کا ظاہر کرنا جائز نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُهٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب	مُصَدِّق
محمد طارق رضا عطاری مدنی	مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی

حقوق العباد کی اہمیت

حامد سراج عطاری مدنی

معاشرے کا چین و سکون، تعمیر و ترقی، فلاح و بہبود اس میں بسنے والے افراد کے اخلاق و کردار کی حفاظت اور باہمی تعلقات کی مضبوطی کا مرہونِ منت ہوتا ہے۔ اس لئے مختلف تہذیبوں اور معاشروں میں انسانی حقوق (Human Rights) کی حفاظت کے لئے مختلف قوانین رائج ہیں مگر دینِ اسلام کو اِنسانی حقوق کے تحفظ میں سب پر برتری حاصل ہے کیونکہ اسلام وہ واحد مذہب ہے جس نے نہ صرف حقوق العباد کی اہمیت پر زور دیا بلکہ ان کی ادائیگی نہ کرنے والے کو دنیوی و اُخروی طور پر نقصان اور سزا کا مستحق بھی قرار دیا۔ حقوق العباد کو جس قدر تفصیل و تاکید سے اسلام نے بیان کیا ہے، یہ اسی کا خاصہ ہے۔ ان حقوق میں والدین، اولاد، زوجین یعنی میاں بیوی، رشتہ دار، یتیم، مسکین، مسافر، ہمسایہ، سیٹھ، نوکر اور قیدی وغیرہ کے انفرادی حقوق کے ساتھ دیگر اجتماعی و معاشرتی حقوق کا وسیع تصور بھی شامل ہے۔ **حُقُوق العباد کا معنٰی و مفہوم** حقوق جمع ہے حق کی، جس کے معنٰی ہیں: فرد یا جماعت کا ضروری حصہ۔ (المعجم الوسیط: 188) جبکہ حقوقُ العباد کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ تمام کام جو بندوں کو ایک دوسرے کے لئے کرنے ضروری ہیں۔ ان کا تعلق چونکہ بندے سے ہے اسی لئے ان کی حق تلفی کی صورت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہی ضابطہ مقرر فرمایا ہے کہ جب تک وہ بندہ معاف نہ کرے معاف نہ ہوں گے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/459 تا 460 ملخصاً) **حقوق العباد کی اہمیت** حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی درحقیقت راہِ نجات ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کئی مقامات پر حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے، ایک جگہ فرمایا: ﴿ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ﴾ (پ 15، بنی اسرائیل: 26)

ترجمۂ کنزالایمان: اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو۔

حقوق العباد ادا کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک اور صالح بندوں کی صفت ہے۔ کامل مسلمان ہمیشہ دوسروں کے حقوق دبانے یا انہیں تلف کرنے سے بچتا ہے۔ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: مسلمان کی سب چیزیں (دوسرے) مسلمان پر حرام ہیں، اس کا مال، اس کی آبرو اور اس کا خُون۔ (ابوداؤد، 4/354، حدیث: 4882) حقوق العباد کی ادائیگی میں غفلت برتنے سے معاشرے کا امن و سکون برباد ہو جاتا ہے۔ ہر کسی کا حق اِسی دنیا میں ہی ادا کرنا آخرت میں ادا کرنے کی نسبت بہت آسان ہے کیونکہ اگر حقوق معاف کروائے بغیر اس دنیا سے چلے گئے تو ایک روپیہ دبانے، کسی کو ایک ہی گالی بکنے، محض ایک بار کے گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے کے سبب ساری زندگی کی نیکیوں سے ہاتھ دھونے پڑ سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ صاحبِ حق کے گناہ بھی سر ڈالے جاسکتے ہیں جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس کے ذِمّے اپنے بھائی کی عزّت یا کسی اور شے کے معاملے میں ظُلم ہو، اُسے لازِم ہے کہ (قیامت کا دن آنے سے پہلے) یہیں دنیا میں اس سے معافی مانگ لے، کیونکہ وہاں (یعنی روزِ محشر اس کے پاس) نہ دینار ہوں گے اور نہ دِرْہَم، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی، تو بقدر اُس کے حق کے، اِس سے لے کر اُسے دی جائیں گی، اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو اُس (مظلوم) کے گناہ اِس (ظالم) پر رکھے جائیں گے۔ (بخاری، 2/128، حدیث: 2449)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ حقوق العباد سے متعلق اسلام کی عطا کردہ روشن تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور حق تلفی کی اس دیمک کا خاتمہ کریں جو ہمارے معاشرے کی بنیادوں کو بوسیدہ کر رہی ہے۔

حقوق العباد کے متعلق مزید معلومات کے لئے امامِ اہلِ سنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے رسالے **"والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔

انقلابی شخصیات کے کارنامے

ولی محمد عطاری مدنی

امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کارنامے

اپنی سوچ و فکر، اعلٰی صلاحیتوں اور بے مثال کردار سے زمانے میں انقلاب برپا کرنے والی شخصیات میں امیر المؤمنین، حضرت سَیِّدنا عثمانِ غنی ذُوالنّورین رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی ہیں۔ آپ اوّلین مسلمان ہونے والوں میں سے ہیں(مصنف ابن ابی شیبہ، 492/7، حدیث: 33) آپ ہی وہ پہلے مسلمان تھے جنہوں نے اسلام کے لئے اپنے خاندان کے ساتھ مکۂ مکرمہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما سے ہجرت فرمائی۔ (طبقات کبریٰ، 40/3) آپ عبادت و رِیاضت، علم و تقویٰ، شجاعت و سخاوت، ایثارو تواضُع، حیا اور توکّل جیسے اعلٰی اَوصاف کے جامع تھے۔ آپ ملکی معاملات چلانے میں اعلٰی بصیرت رکھتے تھے۔ آپ نے دورِ نبوی میں اپنے مال سے اِسلام کی خوب خدمت کی اور اپنے دورِ خِلافت میں دینی اور ملکی معاملات میں ایسے فیصلے اور اَحکام جاری فرمائے جن سے اسلام اور سلطنتِ اسلامیہ کو بہت فائدہ ہوا، آپ کے بعض فیصلوں اور اَحکام کا فیضان آج بھی خاص و عام پر جاری ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چند کارنامے ملاحظہ فرمائیے: **(1) مالی خدمات** آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کبھی اپنے حصّے کا مالِ غنیمت نہیں لیا اور نہ ہی اس کی تمنا کی۔(مصنف ابن ابی شیبہ، 492/7، حدیث:33) بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے جب کبھی مال کی ضرورت پڑی تو آپ پیش پیش رہے۔ بارگاہِ رسالت میں بارہا کثیر مال پیش کرکے اسلام کی مدد و نصرت کی سعادت پائی۔ صرف جیشِ عُسرہ (غزوۂ تبوک) کے موقع پر آپ نے ایک ہزار اونٹ اور ستر گھوڑے مہیا کئے۔(الاستیعاب، 157/3) **(2) جمعِ قراٰن و تحفظِ قراٰن** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دورِ خلافت کا سب سے بڑا کارنامہ جمعِ قراٰن اور تحفّظِ قراٰن ہے۔

آپ کے دورِ مبارک میں اسلام دور دراز علاقوں تک پھیل چکا تھا، مختلف قبائل اور اقوام کے اپنی طرز اور لب و لہجے میں قراٰن پڑھنے سے ایک نئی صورتحال پیدا ہو رہی تھی، حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے قراٰنِ مجید کی حفاظت اور امتِ مُسلِمہ کو اِختلاف سے بچانے کے لئے حضرتِ سیّدتُنا حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے قرآنِ مجید منگوا کر اس سے کئی نسخے تیار کروائے اور انہیں اسلامی ریاست میں پھیلا دیا۔ یوں پوری اُمّت کو قراٰنِ مجید کے ایک نسخے پر جمع فرما دیا۔ (سنن کبریٰ للبیہقی، 61/2، حدیث:2374) **(3) جمعہ کی پہلی اذان** جب مدینۂ مُنوّرہ میں لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی (اور لوگوں میں سستی بڑھ گئی) تو آپ نے جمعہ کے دن پہلی اذان کا اضافہ فرمایا۔(مصنف عبد الرزاق، 98/3، حدیث: 5356) **(4) مؤذنوں کا وظیفہ** مؤذّنوں کا وظیفہ سب سے پہلے آپ نے جاری فرمایا۔ (مصنف عبد الرزاق، 359/1، حدیث:1861) **(5) بحری معرکے کا آغاز** آپ کے ہی حکم سے حضرت سَیِّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قیادت میں بحری جنگ کا آغاز ہوا۔ (تاریخ طبری، 260/4) **(6) منیٰ شریف میں خیمے** آپ نے ہی اپنے دورِ خلافت میں منیٰ شریف میں اپنے لئے خیمہ لگوایا (تاریخ طبری، 267/4) بعد میں حُجّاجِ کرام بھی آپ کی پیروی کرتے ہوئے خیمے لگانے لگے۔ **(7) جانوروں کی حفاظت** آپ نے جانوروں کے تحفّظ اور انہیں ظلم و زیادتی سے بچانے کا قانون بنایا۔ (تلخیص الحبیر، 66/4) **(8) خیر خواہی** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پہلے خلیفہ ہیں جنہوں نے مسلمانوں کے وظیفوں میں سو (درہم) تک اضافہ فرمایا۔(تاریخ طبری، 245/4)

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بعض مصروفیات

مَدَنی اسلامی بھائیوں کی حاضری 19 مئی 2017ء بروز جُمُعَۃُ المُبَارَک مطابق 23 شعبان المعظم 1438ھ بعد نمازِ عشا دعوتِ اسلامی کے جامِعاتُ المدینہ (عالم کورس کروانے والے مدارِس) سے فارِغُ التحصیل مَدَنی اسلامی بھائیوں کی شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ امیرِ اہلِ سنّت نے رات کا اکثر حصہ مَدَنی اسلامی بھائیوں کو اپنے مَدَنی پھولوں سے نوازا، نیز اُن کے سوالات کے جوابات بھی عِنایت فرمائے۔ اِس موقع پر آپ نے یہ بھی اِرشاد فرمایا: دنیا اکٹھی کرنے والے تو کر رہے ہیں، وہ جتنا ہو سکتا ہے بینک بیلنس جمع کرتے اور پلاٹ لیتے ہیں اور پھر چھوڑ کر (قبر میں) چلے جاتے ہیں۔ آپ مَاشَاءَ اللہ اہلِ علم طبقہ ہیں، کچھ نہ کچھ لوگ آپ کو مانتے ہوں گے، آپ اُن میں دین کی خدمت کرکے اپنی آخرت (کے لئے نیکیوں) کا ذخیرہ کرلیں ورنہ پچھتائیں گے۔ **نگرانِ شوریٰ کے صاحبزادے کا نکاح** 20 مئی 2017ء بروز ہفتہ مطابق 23 شعبان المعظم 1438ھ بعد نمازِ عصر دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی ابوحامد محمد عمران عطاری کے صاحبزادے محمد حامد رضا عطاری کا نکاح ہوا۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نکاح پڑھایا اور حاضِرین میں چھوہارے لُٹائے۔ بعد ازاں اُسی رات ایک مقامی ہال میں بارات کا سِلسِلہ ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حاضِرین کے لئے ہال میں مَدَنی چینل کے ذریعے براہِ راست مَدَنی مذاکرہ دیکھنے کا اِہتِمام کیا گیا تھا۔ **شخصیات کی حاضری** رَمَضانُ المُبارَک سے چند دن قبل تاجِروں اور دیگر شخصیّات کی عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں حاضِری ہوئی۔ امیرِ اہلِ سنّت نے آنے والوں کو خود روزہ رکھنے اور اپنے مُلازِمین وغیرہ کو بھی رکھوانے نیز پورے ماہِ رَمَضان یا کم از کم آخری عشرے کا اِعتِکاف کرنے کی ترغیب دلائی۔ **نواسی کا نکاح پڑھایا** شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 26 مئی 2017ء بروز جُمُعَۃُ المبارک مطابق 29 شعبان المعظم 1438ھ بعد نمازِ عصر عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں اپنی نواسی بنتِ حسّان رضا عطاریہ کا نکاح پڑھایا۔ **رُکنِ شوریٰ کے پوتے پر شفقت** گزشتہ دنوں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی ابورَضا محمد علی عطاری کے یہاں پوتے کی وِلادت ہوئی۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت نے مَدَنی مُنّے کے کان میں اذان دی، گھُٹّی دی اور شعبان رَضا نام بھی عنایت فرمایا۔ **رَمَضانُ المبارَک کا چاند دیکھا** 27 مئی 2017ء بروز ہفتہ مطابق 30 شعبان المعظم 1438ھ نمازِ مغرب سے پہلے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِسلامی بھائیوں کے ہمراہ رَمَضانُ المُبارَک کا چاند دیکھنے کا اِہتِمام فرمایا۔ چاند نظر آنے پر آپ نے حاضِرین کو چاند دیکھنے کی دُعا پڑھائی اور رَمَضان کی آمد پر مبارَکباد دی۔

تَخَصُّص فِی الفِقْہ کے طلبائے کرام کی دستار بندی فرمائی

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مرکزی جامعۃُ المدینہ عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) کے دَرَجہ تَخَصُّص فِی الفِقْہ کے 23 طلبائے کرام کی درخواست پر شبِ براءت کے موقع پر عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے سُنّتوں بھرے اجتماع میں اُن کی دستار بندی فرمائی۔ اِس کے چند دن بعد 20 مئی 2017ء شبِ اتوار مطابق 24 شعبان المعظم 1438ھ مَدَنی مذاکرے کے بعد مرکزُ الاولیاء (لاہور) سے تشریف لانے والے مرکزی جامعۃُ المدینہ کے تَخَصُّص فِی الفِقْہ کے 35 طلبائے کرام کی بھی دستار بندی فرمائی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے صُوتی (Audio) اور صُوری (Video) پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات پیش کئے جارہے ہیں۔

دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) جو کسی مصیبت زَدہ سے تعزیت کرے گا اس کے لئے اس مصیبت زدہ جتنا ثواب ہے۔ (ترمذی، 2/338، حدیث: 1075)

(2) مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنّت کے پھل چننے میں رہا۔ (مسلم، ص1065، حدیث: 6551)

پیر سیّد غلام جیلانی شاہ جیلانی رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی تعزیت

جماعتِ قادِریّہ جیلانیہ کے پیشوا اور جمعیّت مشائخ اہلِ سنت پاکستان کے رُکن حضرت پیر سید غلام جیلانی شاہ جیلانی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ الْغَنِی 7 جون 2017ء بروز بدھ مطابق 11 رمضان المبارک 1438ھ جیلانی ہاؤس مَکلی شریف (ضلع ٹھٹھہ باب الاسلام سندھ) میں انتقال فرماگئے۔ ان کی رِحلت پر شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی چینل پر ہونے والے براہِ راست (Live) مدنی مذاکرے میں کچھ یوں ارشاد فرمایا:

ایک افسوسناک خبر ملی ہے کہ آج مغرب کے آس پاس بابُ الاسلام (سندھ) کے شہر مَکلی ٹھٹھہ شریف میں سید پیر غلام جیلانی شاہ صاحب کا انتقال ہوگیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اللہ تعالٰی انہیں غریقِ رحمت فرمائے۔ میں ان کے شہزادگان حضرت قبلہ سید پیر غلام حَقانی شاہ صاحب جیلانی، حضرت قبلہ پیر غلام رضوانی شاہ صاحب جیلانی، پیر غلام رحمانی شاہ صاحب جیلانی، پیر زین العابدین شاہ جیلانی، ان کے مریدین اور گھر کے تمام افراد سے تعزیت کرتا ہوں۔

پھر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعا بھی کی:

یَا اللہ! پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واسطہ! مرحوم سائیں کو غریقِ رَحمت فرما، اُن کے دَرَجات کو بلند فرما۔ اِلٰہَ الْعٰلَمِین! ان کی بے حساب مغفرت فرماکر ان کو پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں جگہ نصیب فرما۔ ان کے شہزادگان اور تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما۔ اُن کے فُیُوض و بَرَکات سے ہم سب کو مالا مال فرما۔ اس گھرانے کو شاد و آباد، پھلتا پُھولتا مدینے کے سدا بہار پھولوں کے صدقے مُسکراتا رکھ۔ اُن کے آستانے سے خوب دین کی خدمت ہو، مسلکِ اہلِ سنّت کی خدمت ہو، مسلکِ اعلیٰ حضرت کی تَرْوِیج و اِشاعت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

والد کے انتقال پر تعزیت

مَدَنی تربیّت گاہ (بابُ المدینہ کراچی) کے اِسلامی بھائی، رُکنِ مجلس مَدَنی قافلہ پاکستان تحسین رضا عطّاری کے والد کے انتِقال پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صَوتی پیغام (Audio Message) کے ذریعے تعزیَت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضَوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے مبلّغِ دعوتِ اسلامی شیدائے مدنی قافلہ تحسین رضا عطّاری! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

حاجی امین نے ابھی نمازِ فجر سے قبل آپ کے والدِ محترم کے انتِقال کی خبر دی کہ ابھی کچھ دیر قبل اُن کا انتقال ہوا ہے، اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنت نے مرحوم کے لئے دعا

فرمائی اور اِرشاد فرمایا:) تمام سوگواروں کو میرا سلام کہئے اور میری طرف سے تعزیت کا پیغام دیجئے! بے حساب مغفرت کی دعا کا مُلْتَجِی ہوں، صَبْر کیجئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُدرِّسِ جامعۃ المدینہ کی عِیادت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے عدیل مدنی!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ!

ساجد باپو مَدَنی نے کسی اِسلامی بھائی کا ایک صَوتی پیغام (Audio Message) مجھے بھیجا جس میں یہ خبر تھی کہ ڈاکوؤں نے آپ کی ٹانگ میں گولی مار دی اور اب اَسپتال (Hospital) میں آپریشن جاری ہے۔

بیٹے! اِس آزمائش کی گھڑی میں صَبْر کرنا اور ہمّت رکھنا، اللہ تعالٰی آپ کے حال پر رحم فرمائے، اللہ تعالٰی آپ کو شِفائے کامِلہ، عاجِلہ، نافِعہ عطا فرمائے اور اللہ تعالٰی آپ کو صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں، سنّتوں، مَدَنی کاموں اور دینی خدمتوں بھری طویل زندگی عطا فرمائے، مَاشَآءَ اللہ! آپ گلشنِ معمار بابُ المدینہ (کراچی) کے جامعۃُ المدینہ میں تدریس بھی فرماتے ہیں، اللہ تعالٰی آپ کے طَلَبائے کِرام کو بھی صَبْر و ہمّت دے، بس! صبر و ہمّت سے کام لیجئے گا اور میرے لئے بے حساب مغفرت کی دعا کیجئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نِصف عشرۂ رَحمت کے گزرنے پر تعزیت

ایک مدنی اسلامی بھائی نے نصف عشرۂ رَحمت گزر جانے پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے تعزیت کی تو امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بذریعہ صَوتی پیغام اپنے جذبات کا یوں اظہار فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے فُضیل مدنی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ!

عشرۂ رَحمت جب نِصف گزرا تو آپ نے میری تعزِیَت فرمائی، حقیقت تو یہ ہے کہ رُویَتِ ہِلال کے بعد ہر لمحہ گزرتا ہی چلا گیا اور گزرا بھی غفلت میں، دیکھتے ہی دیکھتے اب عشرۂ رَحمت آخری سلام بھر رہا ہے، میں آپ سے تعزیت کرتا ہوں۔

عشرۂ رَحمت اب چل دیا ہے
قلب رنجیدہ اور غم زدہ ہے

اللہ تعالٰی میری غفلتیں مُعاف فرما کر بے حِساب مغفرت فرمائے۔ عشرۂ رحمت کے آخری لمحات رہ گئے ہیں، آہ! غفلت کی چادر تانے سوتا رہا۔ آہ! آہ! اَلْوداع اے عشرۂ رَحمت اَلْوداع! اَلْوداع اے عشرۂ رَحمت اَلْوداع! اَلْوداع اے عشرۂ رَحمت اَلْوداع! ہم سے خوش ہو کے ہو نا روانہ اے عشرۂ رَحمت اَلْوداع! اَلْوداع اَلْوادع!

بے حساب مغفرت کی دعا کا مُلْتَجِی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِس کے علاوہ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے صُوری پیغامات (Video Messages) کے ذریعے حاجی عرفان عطّاری کی عیادت نیز جامعۃ المدینہ فیضانِ اوکاڑوی (بابُ المدینہ کراچی) کے مدرّس محمد عارِف عطّاری مَدَنی کی والدہ مدرسۃُ المدینہ للبنات گل بہار (بابُ المدینہ کراچی) کی مُدَرِّسہ اُمِّ عالیان عطاریہ کے سات ماہ کے مَدَنی مُنّے شہابُ الدّین عطّاری کے بچوں کی امّی ریاض عطّاری کے صاحبزادے رِضوان عطّاری ابو بکر نقشبندی کے والد حاجی عبدُ السَّتّار (بابُ المدینہ کراچی) اور سلطان علی عطاری مَدَنی کے بھائی حافظ عثمان ظفر عطّاری کے اِنتقال پر تعزیت فرمائی۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صَوتی پیغامات (Audio Messages) کے ذریعے محمدی کابینہ ذِمّہ دار اُمِّ پاکیزہ عطاریہ کے والد ڈاکٹر فضل حسین عطاری (میر پور کشمیر) کی عیادت اور رُکنِ عالمی مجلسِ مشاورت اُمِّ عاطِر عطاریہ (بابُ المدینہ کراچی) کے لئے دعائے صحّت بھی فرمائی۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثُّرات (اقتباسات)

1 **شیخ الحدیث علّامہ افتخار احمد قادری** (دار العلوم القادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ) رسالہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا تیسرا شمارہ پیشِ نظر ہے۔ چند ماہ قبل سُنا تھا کہ دعوتِ اسلامی کا ترجُمان عنقریب منظرِ عام پر آنے والا ہے۔ اب اسے دیکھ کر دِل باغ باغ اور نورِ بَصارت میں اضافہ ہوا۔ مِعیاری مضامین کے ساتھ اس کی طَباعَت بھی دِیدہ زَیب ہے اور ترتیب و تنسیق بھی ممتاز ہے۔ دعوتِ اسلامی کے ذرائع اَبلاغ و اِشاعت میں یہ ایک خوبصورت اور گرانْقدر اِضافہ ہے اس کے مشمولات میں تَنَوُّع اور تفنُّن بھی بے مِثل ہے۔ ربِّ قدیر اس طرح کے مبارک سلسلوں میں ہمیشہ دَوام واِستحکام عطا فرماتا رہے اور اس کے تمام اَراکین و مُعاوِنین، خصوصاً امیرِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ فُیُوْضُھُم کو اپنی خاص رحمت سے نوازتا رہے۔ وَاِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِكَ لَقَدِیْرٌ وَّسَمِیْعٌ مُّجِیْبٌ بِجَاہِ حَبِیْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن۔

2 **صاحبزادہ محمد ابو بکر حیدر قادری** (مہتمم دارالعلوم غوثیہ رضویہ، منڈی بہاؤ الدین) ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ موصول ہوا اور اس کے مضامین کا مطالعہ باعثِ تسکینِ خاطر ہوا اور اس کی اِشاعت پر قبلہ امیرِ اہلِ سنت حضرت ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری صاحب اور ان کی تنظیم دعوتِ اسلامی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

3 **مولانا غلام مصطفٰے مجدِّدی** (درگاہ نقشبندیہ مجددیہ نوریہ، نارووال پنجاب، پاکستان) آپ کا اِرْسال فرمودہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ باصِرہ نواز ہوا، ہمارے مسلکِ مُہذَّب کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا نہایت عمدہ اور بصیرت اَفروز ترجُمان دیکھ کر دل کی اَتھاہ گہرائیوں سے دُعا نکلی۔ دیدہ زَیب ٹائٹل، قیمتی کاغذ، عام فہم مسائل، عوام النّاس کے دل و دماغ کی سطح پر اُتر کر کی جانے والی تحقیق، واقعاتی رنگ، مکمل تخریج، کس پہلوئے دل اَفروز کا ذکر کیا جائے اور کس کا ذکر نہ کیا جائے۔ ایک نگارستانِ علم ہے، ایک خیابانِ فکر ہے، اس دورِ پُر آشوب میں ہماری اس تنظیم کا کام بہت قابلِ اِفتخار اور لائقِ اِعتبار ہے۔

اسلامی بھائیوں کے تأثُّرات (اقتباسات)

4 اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ، **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** کا اِجرا مدینہ مدینہ۔ عرصۂ دراز سے اہلِ سنّت کے مکتب سے شدید انتظار تھا کہ کوئی ہمارا بھی راہنما ماہنامہ ہو، اس کام کو بھی گزشتہ رِوِش کو برقرار رکھتے ہوئے دعوتِ اسلامی نے سر اَنجام دیا۔ (محمد رضوان رضا عطاری، مرکز الاولیاء لاہور)

5 مَاشَآءَ اللّٰہ **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** بہت اچھا ہے، اس میں اِصلاح کے بہت سے مدنی پھول ملتے ہیں۔ (محمد اویس شاہ عطاری، مرکز الاولیاء لاہور)

اسلامی بہنوں کے تأثُّرات (اقتباسات)

6 **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** مدنی ماحول سے وابَستہ لوگوں کے علاوہ کے لئے بھی اِصلاح کا ایک ذریعہ ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** کی بہاریں اسی طرح قائم و دائم رکھے۔ (بنتِ مبین عطاریہ، باب المدینہ کراچی)

7 اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ کرم کہ جس نے ہماری یہ خواہش بھی پوری کردی کہ ہر ماہ مدینے کے فیض سے معمور ایک مدنی رسالہ ہمیں میسّر آیا، بِلامُبالَغہ عرض کر رہی ہوں سب کچھ خوبصورت اَنداز میں لکھا گیا ہے پڑھ کر دل باغِ مدینہ ہوگیا، چار دن کے اندر اندر پڑھ لیا تمام سلسلے اچھے لگے۔ (بنتِ نظیر عطاریہ)

قعدۂ اخیرہ میں شامل ہونے سے پہلے امام نے سلام پھیر دیا تو نمازی کیا کرے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ امام قَعدۂ اَخیرہ میں ہے، زید آیا، اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر نیت باندھی اور تَشَہُّد میں بیٹھنے کے لئے حدِّ رکوع تک بھی نہ جھکا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا، اب زید کے لئے کیا حکم ہے؟ قعدہ کرے اور تَشَہُّد پڑھ کر کھڑا ہو یا کھڑا رہ کر ہی پہلی رکعت سے نماز کا آغاز کرے؟ سائل: نور الحسن (ننکانہ) قاری ماہنامہ فیضانِ مدینہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں زید کو جماعت نہیں ملی اور نہ ہی اس کی اپنی اکیلے کی نماز شروع ہوئی بلکہ اس کو نئے سرے سے نماز پڑھنی ہوگی اس کی وجہ یہ ہے کہ اِقتِدا کا مطلب ہے مُقتَدِی کا امام کی نماز میں شریک ہونا اور شرکت اسی صورت میں ہوگی کہ امام جس رکنِ نماز کو ادا کر رہا ہے نماز کے اس حصّہ اور رکن میں مقتدی بھی شریک ہو جائے، تو چونکہ زید کے تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیَّات) میں بیٹھنے سے قبل ہی امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی کو قعدہ امام کے ساتھ نہ مل سکا اس لئے اس کی اِقتِدا دُرُست نہ ہوئی اور چونکہ اس نے اپنی اس نماز کو اکیلے پڑھنے کے بجائے مقتدی کی حیثیت سے شروع کیا تھا اور اِقتِدا درست نہ ہوئی اس لئے اس کی اپنی اِنفرادی نماز بھی شروع نہیں ہوئی۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیۡب	مُصَدِّق
ابو الحسن جمیل احمد العطاری	مفتی ابو الحسن فضیل رضا العطاری

موبائل میں قرآنی اپلی کیشن یا جیبی سائز قرآنِ پاک واش روم لے جانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ موبائل میں اپلی کیشن (Application) کی صورت میں قرآن ہو تو کیا موبائل لے کر واش روم میں جاسکتے ہیں؟ چھوٹے سائز کا قرآن شریف جیب میں ہو تو اس حالت میں کیا واش روم میں جاسکتے ہیں؟ سائل: محمد عبداللہ، قاری ماہنامہ فیضانِ مدینہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

موبائل میں قرآنی اپلی کیشن (Application) یا پی ڈی ایف فائل (P.D.F. File) موجود ہو لیکن موبائل اسکرین (Screen) آف (Off) ہے یا اسکرین پر ظاہر ہے لیکن جیب کے اندر اس حالت میں ہے کہ اسکرین ظاہر نہیں ہو رہی تو اس حالت میں قضائے حاجت کے لئے واش روم جانے میں کچھ حرج و گناہ نہیں۔

جبکہ جیبی سائز قرآنِ پاک کسی غلاف یا رومال میں لپٹا ہوا ہو تب بھی اس کو بیت الخلاء میں لے جانے کو مسلمان بُرا اور بے ادبی شمار کرتے ہیں اس لئے اس عمل سے بچنے کا ہی حکم ہے اور اگر قرآنِ پاک غِلاف میں نہ ہو تو بے وضو حالت میں قرآنِ پاک کو چھونا یا پہنے ہوئے لباس کی جیب میں رکھنا جائز نہیں نیز قضائے حاجت کے سبب انسان ویسے ہی بے وضو ہو جاتا ہے لٰہذا قضائے حاجت کے لئے واش روم میں ہرگز قرآنِ پاک لے جانے کی اجازت نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیۡب	مُصَدِّق
ابو الحسن جمیل احمد العطاری	مفتی ابو الحسن فضیل رضا العطاری

آپ کے تاثرات، شرعی سوالات، تجاویز اور مشورے

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز، مشورے اور شرعی سوالات نیچے دیئے گئے ڈاک ایڈریس یا واٹس اپ (Whatsapp) نمبر پر بھیجئے۔

پتا: مکتب ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی

Whatsapp: +923012619734

نوٹ: اس نمبر پر فون (Calls) نہ کیجئے!

تفسیرِ جلالین کے مؤلفین

افتخار احمد عطاری مدنی

تفسیرِ جلالین وہ عظیم الشان عربی تفسیر ہے جو عرصۂ دراز سے درسِ نظامی (عالم کورس) کے نِصاب (Syllabus) میں شامل ہے۔ اس تفسیر میں صحیح ترین قول ذِکْر کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جیساکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: مطلبِ اَصح جس کے مطالَعَہ کو جلالین کہ اَصَحُّ الْاَقْوال پر اِقْتِصار کا جن کو اِلْتِزام ہے سرِدَست بس ہے، ہاتھ سے نہ جائے۔ (فتاویٰ رضویہ،26/457)

تفسیرِ جلالین کس نے لکھی؟ تفسیرِ جلالین دو بزرگوں کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ جمہور (یعنی اکثر علما) کے قول کے مطابق سورۂ بَقَرہ سے لیکر سورہ اِسراء (یعنی سورۂ بنی اسرائیل) کے آخر تک حضرت سیِّدُنا امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (متوفی 911ھ) نے جبکہ سورۂ کہف سے لیکر سورۂ ناس تک بَشُمول سورۂ فاتحہ کی تفسیر حضرت سیدنا امام جلال الدّین محمد محلی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (متوفی 864ھ) نے تحریر فرمائی۔ اس قول کی تائید میں تین عبارات پیشِ خدمت ہیں: (1) تفسیرِ جلالین پر تحریر کردہ حاشیۂ جمل میں ہے: وَاَمَّا الفاتِحۃُ فَفَسَّرَھا المَحلّی فجَعَلَھا السُّیوطی فی آخِرِ تفسیرِ المَحلّی لِتَکُوْنَ مُنْضَمَّۃً لِتفسیرِہٖ وابتَدَاَھو مِن اَوّلِ البَقَرۃ یعنی سورۂ فاتحہ کی تفسیر امام جلال الدین محلی نے تحریر فرمائی۔ امام جلال الدین سیوطی نے اِسے امام محلی کی تفسیر کے آخر میں رکھا تاکہ ان کی تحریر کردہ تفسیر ایک ساتھ رہے اور خود امام سیوطی نے سورۂ بقرہ کی ابتدا سے تفسیر کا آغاز فرمایا۔ (حاشیۂ جمل،1/10) (2) اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جلال سیوطی (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) سجدۂ آدم میں فرماتے ہیں: وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ سُجُوْدَ تَحِیَّۃٍ بِالْاِنْحِنَاءِ (فتاویٰ رضویہ، 22/522) مذکورہ عبارت تفسیرِ جلالین میں دو جگہ یعنی سورۂ بقرہ (پارہ 1) اور سورۂ اسراء (پارہ 15) میں ہے، معلوم ہوا کہ ان دونوں سورتوں کی تفسیر حضرت سیدنا امام جلال الدین سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے تحریر فرمائی ہے۔ (3) اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: جلال محلّی (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) سورۂ کہف میں فرماتے ہیں: وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ سُجُوْدَ انحناءٍ لا وضع جبھۃ (فتاویٰ رضویہ،22/522) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ سورۂ کہف (پارہ15) کی تفسیر حضرت سیدنا امام جلال الدین محلی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے تحریر فرمائی ہے۔ مذکورہ تینوں عبارات اور ان کے علاوہ دیگر کثیر دلائل سے تفسیرِ جلالین کی تصنیف سے متعلق جمہور علما کے قول کی تائید ہوتی ہے۔

ذکرِ جلالین حضرت سیدنا امام جلال الدین محمد بن احمد محلی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی 791ھ میں مصر میں پیدا ہوئے اور 864ھ میں وِصال فرمایا۔ آپ حق بات کرنے میں کسی کی رِعایت نہیں فرماتے تھے، آپ کو قَاضِی القُضَاۃ (چیف جسٹس) کے عہدے کی پیشکش بھی ہوئی لیکن اسے قبول نہ فرمایا۔ کثیر کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں سے تفسیرِ جلالین زیادہ مشہور ہے حضرت سیدنا امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی ولادت 849ھ جبکہ وصال 911ھ میں ہوا۔ آپ نے تقریباً بائیس (22) سال کی عمر میں فقط چالیس دن یعنی یکم رَمَضان المبارک سے لیکر دس شوال المکرم (870ھ) تک کی مدت میں لگ بھگ پندرہ (15) پاروں کی یہ عظیم الشان تفسیر مکمل فرمائی۔ (حاشیۂ جمل،4/380)

تفسیرِ جلالین پر حواشی کثیر علمائے کرام نے اس پر تعلیقات اور حواشی تحریر فرمائے جن میں سے حاشیہ جَمَل، حاشیہ صاوی اور حضرت علامہ علی بن سلطان محمد قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کا حاشیہ جَمالَین بالخصوص قابلِ ذکر ہیں۔

تفسیرِ جلالین اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ دعوتِ اسلامی کے شعبے المدینۃ العلمیہ میں "اَنْوارُ الحرمین" کے نام سے تفسیرِ جلالین کے حاشیے پر کام جاری ہے۔ جو کہ چھ جلدوں میں مکمل ہو گا۔ تادمِ تحریر دو جلدیں منظرِ عام پر آچکی ہیں، جو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کی جاسکتی ہیں۔

شخصیات کی مدنی خبریں

ائمہ وعلماومشائخ اہلِ سنّت سے ملاقات گزشتہ ماہ دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلما والمشائخ کے ذمّہ داران اور دیگر اسلامی بھائیوں نے تقریباً1585 علما و مشائخِ اہلِ سنّت سے ملاقات کاشرف حاصل کیا جن میں سے کچھ نام یہ ہیں ✿ پنجاب کے علما ✿ حضرت مولانا پیر سیّد لقمان شاہ قادری (جامعہ رضویہ زبیریہ، چکوال) ✿ حضرت مولانا نور احمد بندیالوی (جامعہ اسلامیہ ریاض العلوم، سوہاوہ، ضلع جہلم) ✿ حضرت مولانا پیر سید محمد نوید الحسن مَشہدی (سجادہ نشین بھکھی شریف، دارالعلوم حنفیہ جلالیہ علی المرتضیٰ، منڈی بہاؤالدین) ✿ حضرت مولانا پیر سید شعیب رضا قادری رضوی (سجادہ نشین کیرانوالہ سیداں، ضلع گجرات) ✿ حضرت مولانا علی عباس قادری رضوی (جامعہ غوثیہ عربیہ، کیرانوالہ سیداں ضلع گجرات) ✿ حضرت مولانا مفتی ضمیر احمد مرتضائی (جامعہ ہجویریہ، مرکز الاولیا لاہور) ✿ حضرت مولانا عبد الشکور سیالوی (جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ، مرکزالاولیالاہور) ✿ حضرت مولانا خالص محمد قادری (خطیب جامع مسجد خیر آباد، اٹک) ✿ بابُ الاسلام سندھ کے حضرت مولانا مفتی محمد عمر خلجی قادری (شیخ الحدیث دارالعلوم رکن الاسلام، زم زم نگر حیدرآباد) ✿ خیبر پختون خواہ پاکستان کے ✿ حضرت مولانا عمر زمین قادری (جامعہ مصطفی، لوند خوڑ) ✿ حضرت مولانا بصیر الحق قادری (جامعہ انوار محمدیہ، لنڈے شاہ) ✿ حضرت مولانا پیر حضرت قریش قادری باباجی (پیرانوڈاگہ، مردان) ✿ حضرت مولانا ایاز قادری (خطیب جامع اخون پنجو باباجی، پشاور) ✿ حضرت مولانا محمد آصف قادری (خطیب جامع مسجد فاضل باباجی، مردان) ✿ حضرت مولانا کلیم اللہ قادری (خطیب جامع مسجد جبہ، مردان) ✿ حضرت مولانا ارشد قادری (جامعہ حنفیہ جلالیہ درگئی ضلع مالاکنڈ) اور ہند (چاند پور، یوپی) کے عالِم دین حضرت مولانا جنید الحق نقشبندی۔

مدنی مراکز فیضان مدینہ میں شخصیات کی تشریف آوری گزشتہ ماہ حضرت مولانا حافظ عبدالرزاق مہران سکندری (جامعہ صبغۃ الاسلام سانگھڑ)، حضرت مولانا حافظ نور احمد قادری (امام وخطیب جامع مسجد غوثیہ جنڈ ضلع اٹک)، خیبر پختون خواہ کے تین علماحضرت مولانا ڈاکٹر عبد الناصر لطیف (جامعہ ضیاء العلوم گڑھی کپورہ مردان)، حضرت مولانا طاہر شاہ قادری (مدرسہ قوت القلوب رشکئی مردان)، حضرت مولانا ڈاکٹر محمد لطیف قادری (جامعہ کنزالایمان شہباز گڑھی، مردان) دیگر شخصیات میں عمران نذیر (پاکستانی کرکٹر)، دارا ظفر (آل پاکستان نیوز پیپر ایمپلائیز کنفیڈریشن)، مزمل فیروزی (چیئرمین فیڈرل کالمسٹ یونین وکالم نگار) نیز باب المدینہ کراچی، سردارآباد (فیصل آباد) وغیرہ کے تقریبا 250 تاجروں کی عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی تشریف آوری ہوئی ✿ مدینۃ الاولیا ملتان کے علماحضرت مولانا فاروق خان سعیدی (امیر جماعت اہلسنت صوبہ پنجاب)، حضرت مولانا سعید احمد فاروقی (جامعہ رومیہ جامع مسجد طوطلاں)، حضرت مولانا قاری فیض بخش رضوی (جامعہ مصباح القرآن)، حضرت مولانا قاری خادم حسین سعیدی (جامعہ و مدرسہ جامع مسجد الفردوس للبنین وللبنات)، حضرت مولانا عثمان پسروری (جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن) اور دیگر علمائے

جواب دیجئے!

سوال: حُدیبیہ کے دن جب سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انگلیوں سے پانی جاری ہوا اس وقت مسلمانوں کے قافلے میں کتنے لوگ موجود تھے؟

سوال: شہدائے احد میں سب سے پہلے کس کی نماز جنازہ ادا کی گئی؟

ان سوالات کے جوابات کوپن کی پچھلی جانب لکھئے، نام وغیرہ کے خانوں کو پُر کرنے کے بعد 10 جولائی تک نیچے دیئے گئے پتے پر بھیج دیجئے۔ جواب دُرست ہونے کی صورت میں آپ کو 1100 روپے کا "مَدَنی چیک" پیش کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں)

پتا: ماہنامہ فیضان مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

کرام کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ مدینۃ الاولیا، ملتان تشریف آوری ہوئی، اس موقع پر رکنِ شوریٰ نے معزز مہمانوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا تعارف کروایا ❁ اس کے علاوہ حضرت مولانا شاہد تمیز اور حضرت مولانا حافظ ساجد قادری کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ برمنگھم (UK)، حضرت مولانا غلام بشیر نقشبندی کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بلونیا (اٹلی)، متحدہ عرب امارات کے امیر کے سینئر ایڈوائزر شیخ سید علی بن عبد الرحمن ہاشمی شافعی کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سلاؤ (UK)، عالمی شہرت یافتہ قاری ریجا ایوب کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ دار السلام (تنزانیہ)، صحافی شعیب احمد مرغوب کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ مرکز الاولیا (لاہور)، محمد عمران (ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اسلام آباد) کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اسلام آباد جبکہ MPA خوشاب ملک جاوید اعوان کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ گلزارِ طیبہ (سرگودھا) تشریف آوری کا سلسلہ ہوا۔ **شخصیات سے ملاقات** دعوتِ اسلامی کے مُبلّغین نے درج ذیل شخصیات سے ملاقات کرکے نیکی کی دعوت پیش کی: شہباز بابر (MNA سمندری، پنجاب) ❁ میاں عبد المنان (MNA سردار آباد (فیصل آباد) پنجاب) ❁ امجد خان نیازی (MNA میانوالی، پنجاب) صاحبزادہ فیض الحسن (MNA لیّہ پنجاب) ❁ ڈاکٹر صلاح الدین خان (MPA میانوالی، پنجاب) ❁ افضل خان ڈھانڈلہ (MNA بھکر، پنجاب) ❁ خان عبد المجید خان (MNA جنڈانوالہ) ❁ ندیم احمد (قونصلر جنرل آف پاکستان، فرینکفرٹ جرمنی) ❁ رائے طاہر حسین (سینئر صحافی، مرکز الاولیا لاہور) ❁ محمد ابراہیم (مینیجر نجی کمپنی، مرکز الاولیا لاہور) ❁ چودھری محمد ادریس (چیئرمین کار ڈیلر ایسوسی ایشن مرکز الاولیا لاہور) ❁ نذیر لغاری (تجزیہ کار مقامی نجی چینل) ❁ ڈاکٹر جمال (جناح ہسپتال باب المدینہ کراچی) ❁ خاور نعیم ہاشمی (صحافی مرکز الاولیا لاہور) صابر شاکر (تجزیہ کار نجی چینل) ❁ مجاہد بریلوی (تجزیہ کار نجی چینل) ❁ محمد بلال خان (میئر گلزارِ طیبہ سرگودھا) ❁ یوپی (ہند) میں MLA نواب جان خان کے گھر مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جس میں کثیر اسلامی بھائیوں نے شرکت فرمائی، رکنِ شوریٰ نے حاضرین کو مدنی پھولوں سے نوازا ❁ 3 جون 2017ء لندن (UK) میں مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جس میں بنگلہ دیش کی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں نے بھی شرکت کی۔ **پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں سے ملاقات** نگرانِ شاذلی کابینات اور مجلسِ رابطہ کے ذمّہ داران نے برمنگھم (UK) میں پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں سرفراز احمد، اظہر علی اور وہاب ریاض سے ملاقات کی۔ اس موقع پر نیکی کی دعوت دینے کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا تعارف اور کتب و رسائل کے تحائف پیش کئے گئے۔ **ہفتہ وار اجتماعات میں طلبائے کرام کی شرکت** اہلِ سنّت کے مختلف مدارس اور جامعات کے تقریباً 1270 طلبائے کرام نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماعات میں شرکت فرمائی۔

جواب دینے کے طریقے

(1) کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) روانہ کیجئے یا (2) کوپن والے مکمل صفحے کی تصویر بذریعہ واٹس اپ (Whatsapp) بھیجئے۔

Whatsapp: +923012619734

نوٹ: اس نمبر پر فون (Calls) نہ کیجئے!

جواب یہاں لکھئے

جواب (1): ____________________

جواب (2): ____________________

نام: ____________ ولد: ____________

مکمل پتہ: ____________________

____

فون نمبر: ____________________

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہونگے۔

ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی
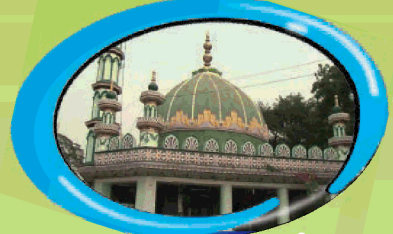
شَوّالُ الْمُکَرَّم میں وصال فرمانے والے بزرگانِ دین

شَوّالُ الْمُکَرَّم اِسلامی سال کا دسواں مہینا ہے۔ اِس میں جن صحابۂ کِرام، اَولیائے عِظام اور علمائے اِسلام کا وِصال ہوا، اُن کا مختصر ذِکْر 5 عنوانات کے تحت کیا گیا ہے۔ **صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان** شُہدائے غزوۂ اُحد: 15 شوّال 3 ہجری بروز ہفتہ غزوۂ اُحد ہوا۔ جس میں تقریباً 70 صحابۂ کِرام (64 انصار اور 6 مہاجرین) دَرَجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ اِن کی تدفین میدانِ اُحد ہی میں ہوئی۔ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر سال اِن شُہدا کے مزارات پر تشریف لاتے تھے۔(زرقانی علی المواہب، 2/389، 458۔ درّ منثور، 4/640) **1** حضرتِ سیّدنا ابویحییٰ صُہَیب بن سِنان رُومی رضی اللہ تعالٰی عنہ، صحابی اور مجاہد ہیں، مَکّۂ مُعَظّمہ زادھا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیماً میں اِسلام قُبول کیا، کفّار کے سخت تکالیف دینے کی وجہ سے مدینۂ مُنورہ زادھا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیماً ہجرت فرمائی۔ کئی غزوات میں حصّہ لیا، شوّال 38 ہجری مدینۂ مُنورہ میں وِصال فرمایا اور جنّتُ البقیع میں تدفین ہوئی۔ فرمانِ مصطفٰے (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم): جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہئے کہ صُہَیب سے ایسی ہی محبت کرے جیسے ماں اپنے بچّے سے کرتی ہے۔(سیر اعلام النبلاء، 3/361، 364۔ الاستیعاب، 2/282، 284، 287۔ طبقات ابن سعد، 3/169، 173) **اولیائے کرام رحمھم اللہ السّلام** **2** حضرت علّامہ سیّد جمالُ الاولیا کوڑوی قادری، عالمِ باعمل، استاذُ العلماء، مدرّس اور سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ کے اُنتیسویں (29) شیخِ طریقت ہیں، 973 ہجری میں پیدا ہوئے اور یکم شوّال 1047 ہجری میں وِصال فرمایا، مزار مبارک کوڑہ جہان آباد ضلع فتح پور (یوپی) ہند میں ہے۔(تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ، ص225-227) **3** شہزادۂ غوثِ اعظم، تاج الاصفیاء، مفتیِ عِراق حضرت سیّد عبدُالرّزّاق جیلانی، جیّد عالم، فقہِ حنبلی کے فقیہ، شیخِ طریقت، مصنف اور استاذُ العلماء تھے، **”جِلاءُ الخاطِر مِنْ کلامِ الشّیخ عبدِ القادِرْ“** آپ کی تالیف ہے۔ آپ 18 ذیقعدہ 528 ہجری میں پیدا ہوئے اور 6 شوال 603 ہجری میں وِصال فرمایا۔ مقبرۂ امام احمد بن حنبل عراق میں دفن کئے گئے۔(قلائد الجواہر، ص43۔ شریف التواریخ، 1/714) **4** مخدومِ بہار حضرت شیخ شرف الدّین احمد یحییٰ منیری سہروردی، عالمِ دین، شیخِ طریقت اور مشہور وَلِیُّ اللہ ہیں۔ 685 ہجری میں منیر شریف (ضلع نالندہ، بہار) ہند میں پیدا ہوئے اور یہیں 6 شوّال 782 ہجری میں وِصال فرمایا۔ آپ کے مکتوبات بہت مشہور ہیں۔(مرآۃ الاسرار، ص935۔ اخبار الاخیار مترجم، ص305) **5** شہزادۂ غوثِ اعظم، محدّثِ عراق حضرت سیّد سیف الدّین عبدُ الوہاب جیلانی، عالمِ باعمل، استاذُ العلماء، آستانۂ غوثیہ کے مفتی و مدرّس تھے۔ 522 ہجری کو بغداد شریف میں پیدا ہوئے اور 25 شوال 593 ہجری میں وِصال فرمایا۔ مقبرۂ حلبہ بغداد شریف عراق میں دفن کئے گئے۔(قلائد الجواہر، ص42۔ شریف التواریخ، 1/756، 771) **علمائے اسلام رحمھم اللہ السّلام** **6** حضرت شیخ ابو محمد مُصلح الدّین سعدی شیرازی سہروردی، عالمِ دین،

شیخ شرف الدّین احمد یحییٰ منیری

شیخ مُصلح الدّین سعدی شیرازی

مفتی محمد اعجاز ولی خان قادری رَضَوی

مولانا سیّد محمد عبدالسّلام باندوی قادری

علامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری رَضَوی

مشہور شاعر، خطیب، مصنّف اور صوفی تھے۔ آپ کی کُتُب **گلستانِ سعدی** اور **بوستانِ سعدی** بہت مشہور ہیں۔ 589ہجری میں پیدا ہوئے اور شوال 691ہجری میں وِصال فرمایا، مزار سعدیہ بستی شیر از (صوبہ فارس) ایران میں ہے۔(گلستانِ سعدی، ص62) **7** سراجُ الہند حضرت شاہ عبد العزیز محدّثِ دہلوی، علوم و فُنون کے جامع، استاذُ العلماء و المحد ثین، مُفَسِّرِ قراٰن، مصنّف اور مفتیِ اسلام تھے، **تفسیرِ عزیزی، بُستانُ المُحدّثین** اور **تحفۂ اِثنا عشریہ** آپ کی مشہور کُتُب ہیں۔ 1159ہجری میں پیدا ہوئے اور 7 شوال 1239ہجری میں وِصال فرمایا، مزار مبارک درگاہ حضرت شاہ وَلِیُّ الله مہندیاں، میر درد روڈ، نئی دہلی میں ہے۔(الاعلام للزرکلی،4/ 14۔ اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، 11/634) **8** حافظُ الحدیث حضرت سیّدنا ابو داؤد سلیمان بن اَشْعَث سجستانی بصری، محدّث، متقی، زاہد اور استاذُ المحدّثین تھے۔ 202ہجری کو سجستان (صوبہ سیستان) ایران میں پیدا ہوئے اور 16 شوال 275ہجری کو بصرہ (عراق) میں وِصال فرمایا، آپ کو امیرُ المؤمنین فی الحدیث حضرتِ سیّدنا سفیان ثوری رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ صحاح ستّہ میں شامل **سُنَن ابی داؤد** آپ کی عالمگیر شہرت کا سبب ہے۔(سیر اعلام النبلاء، 10/568-579) **خاندانِ اعلیٰ حضرت** **9** تلمیذِ اعلیٰ حضرت مفتی محمد اعجاز ولی خان قادری رَضَوی، شَیخُ الحدیث، استاذُ العلماء، مدرس، فقیہِ عصر، مصنّف، مترجم، واعظ اور مجازِ طریقت تھے۔ 1332ہجری میں بریلی شریف میں پیدا ہوئے اور مرکز الاولیاء لاہور میں 24 شوال 1393ہجری میں وِصال فرمایا، مزار مبارک میانی صاحب قبرستان میں ہے۔(تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص63-65) **تلامذہ وخلفائے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِمْ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت** **10** جامع علوم و فُنون حضرت مولانا حافظ مشتاق احمد صِدّیقی کانپوری، استاذُ العلماء، مدرّس، واعظ، شیخ الحدیث والتفسیر اور جیّد عالم تھے۔ 1295ہجری میں سہارن پور (یوپی) ہند میں پیدا ہوئے اور کانپور ہند میں یکم شوال 1360ہجری کو وِصال فرمایا۔ آپ کو بساطیوں والے قبرستان پنجابی محلّہ کانپور (یوپی) ہند میں والدِ گرامی علامہ احمد حسن کانپوری کے مزار سے متصل دفن کیا گیا۔(تذکرہ محدثِ سورتی، ص289-290) **11** زینتُ القُرّاء حضرت مولانا حافظ قاری محمد بشیر الدّین قادری نقشبندی جبل پوری، عالِمِ دین، مدرّس، شیخِ طریقت اور اچھے قاری تھے، 1285ہجری میں پیدا ہوئے اور 2 شوال 1326ہجری میں وِصال فرمایا۔ مزار مبارک عید گاہ کلاں جبل پور (مدھیہ پردیش) ہند میں ہے۔(تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص434-431) **12** ناصِرُ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد عبد السّلام باندوی قادری، عالِمِ دین، قومی راہنما، خطیب، مصنّف، شاعر، پیرِ طریقت اور بانیِ انجمنِ امانت الاسلام تھے، 1323ہجری کو باندہ (یوپی) ہند میں پیدا ہوئے اور 6 شوال 1387 ہجری میں وِصال فرمایا۔ مزار مبارک پاپوش قبرستان ناظم آباد باب المدینہ کراچی میں ہے۔(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص315۔ انوارِ علمائے اہلِ سنت سندھ، ص479-483) **13** محدّثُ الحرمین حضرت شیخ عمر بن حَمدان مَحْرَسی مالکی، 1291ہجری میں مَحْرَس (وِلایت صَفَاقُس) تیونس میں پیدا ہوئے اور 9 شوال 1368ہجری کو مدینۂ منورہ میں وِصال فرمایا۔ محدّثِ کبیر، تقریباً 35 اکابرین سے سندِ حدیث لینے والے، حرم شریف اور مسجدِ نبوی کے مدرّس اور متعدد اکابرینِ اَہلِ سنت کے اُستاذ ہیں۔ آپ نے کم و بیش 44 سال حرمین شریفین میں درسِ حدیث دینے کی سعادت پائی۔(الدلیل المشیر، ص318مع احمد رضا محدثِ بریلوی اور علماء مکہ مکرمہ، ص161۔ دمشق کے غلاہینی علما، ص26) **14** عاشقِ اعلیٰ حضرت مولانا سیّد محمد آصف علی کانپوری، عالِمِ باعمل اور مجازِ طریقت تھے، کانپور محلہ فیل خانہ قدیم میں 1295ہجری میں پیدا ہوئے اور 14 شوال 1360ہجری میں کانپور (یوپی) ہند میں ہی وِصال فرمایا۔(تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص288-283) **15** مفتیِ اعظم پاکستان، سیّدُ المحدّثین حضرت علامہ ابو البرکات سیّد احمد قادری رَضَوی اشرفی، استاذُ العلماء، شیخ الحدیث، مناظرِ اسلام، بانی و امیر مرکزی دارُ العُلوم حِزبُ الاَحناف اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ 1319 ہجری کو محلہ نواب پور اَلْوَر (راجستھان) ہند میں پیدا ہوئے اور مرکز الاولیا لاہور میں 20 شوّال 1398ہجری میں وِصال فرمایا، مزار مبارک دارُ العلوم حزبُ الاحناف داتا دربار مارکیٹ مرکز الاولیا لاہور میں ہے۔(تاریخِ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ، ص318-314) **16** مفتیِ مالکیہ حضرت سیّدنا شیخ عابد بن حسین مالکی قادری، عالِمِ باعمل، مدرّسِ حرم، استاذُ العلماء اور کئی کُتُب کے مصنّف ہیں۔

1275ہجری میں مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے ایک علمی خاندان میں پیدا ہوئے اور 22شوال 1341 ہجری میں یہیں وِصال فرمایا۔(مختصر نشر النور والزھر، ص181۔امام احمد رضا محدثِ بریلوی اور علماءِ مکہ مکرمہ، ص129-136) **17** حضرت علّامہ مفتی حافظ سیّد عبد الرّشید عظیم آبادی، مدرسہ منظرِ اسلام بریلی شریف کے اوّلین طالبِ علم، مَلِکُ العلماء علامہ سیّد ظفر الدّین بِہاری کے زندگی بھر کے رفیق، جیّد عالِم، مُناظرِ اسلام اور کئی مدارس خُصوصاً جامعہ اسلامیہ شمسُ الھدیٰ پٹنہ کے مدرّس تھے۔ 1290ہجری میں موضع موہلی (پٹنہ) میں پیدا ہوئے اور 24شوال 1357 ہجری میں وِصال فرمایا، مزار مبارک موضع کوپا عظیم آباد پٹنہ (یوپی) ہند میں ہے۔(جہانِ ملک العلماء، ص863-965-959) **18** ہمدردِ ملّت حضرت مولانا حافظ شاہ محمد حبیبُ اللہ قادری میرٹھی، عالِمِ باعمل، واعظِ خوش بیان، عربی و فارسی کے مدرّس اور بانیِ مسلم دَارُ الیَتَامٰی وَالمَسَاکِیْن میرٹھ ہیں۔ 1304ہجری میں پیدا ہوئے اور 26شوال 1367 ہجری میں وِصال فرمایا۔ مزار مبارک قبرستان شاہ ولایت محلہ خیر نگر میرٹھ (یوپی) ہند میں ہے۔(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص227-233)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یوم وِلادت

امامِ اَہلِ سنّت اعلیٰ حضرت امام **احمد رضا خان** حَنَفی قادِری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی کی وِلادت باسعادت **10 شَوَّالُ الْمُکَرَّم** 1272 ہجری مطابق 21 جون 1856 عیسوی بروز ہفتہ ظُہر کے وقت **بریلی شریف** (یوپی، ہند) کے محلّہ جَسولی میں ہوئی۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے تیرہ سال دس ماہ چار دن کی عمر میں اپنے والدِ ماجد رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن حضرت علّامہ مولانا مفتی نقی علی خان حَنَفی قادِری رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے تمام مُرَوَّجہ علوم کی تکمیل کرکے سندِ فراغت پائی، اسی دن ایک سوال کے جواب میں پہلا فتویٰ تحریر کیا، فتویٰ صحیح پاکر والدِ ماجد نے مسندِ اِفتا آپ کے سپُرد کر دی۔ آپ 55 سے زائد علوم پر مَہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ زَبَردست عاشقِ رسول اور ولیِ کامل بھی تھے۔ یوں تو آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے 1286 سے 1340 ہجری تک ہزاروں فتوے لکھے، لیکن اَفسوس! کہ سب کو نَقل نہ کیا جاسکا، البتّہ **"فتاویٰ رضویہ"** کی صورت میں جو شائع ہوسکے وہ بھی 33 جلدوں کے 21 ہزار 656 صفحات میں سمائے۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مختلف عُنوانات پر کم و بیش ایک ہزار کُتُب و رَسائل تحریر فرمائے جن میں بین الاقوامی شُہرت یافتہ ترجمۂ قراٰن **"کَنْزُالْاِیْمَان"** بھی شامل ہے۔ علم و عمل کا یہ آفتاب **25 صَفَرُ الْمُظَفَّر** 1340 ہجری مطابق 28 اکتوبر 1921 عیسوی کو جُمُعَۃُ الْمُبَارَک کے دن دنیا کی نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا مزارِ پُر انوار بریلی شریف (یوپی، ہند) میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی "اُسامہ حیدر عطاری (چکوال، پنجاب)" کا نام نکلا، جنہیں مدنی چیک روانہ کر دیا گیا۔

جوابات بھیجنے والوں میں سے 11 منتخب نام: (1) امتیاز احمد (جامعۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی) (2) حنین طارق (راولپنڈی) (3) بنتِ نعیم عطاریہ (اسلام آباد) (4) عبد السّمیع (مدینۃ الاولیاملتان) (5) عطاءالمصطفٰی (منڈی بہاءالدّین، پنجاب) (6) محمد یعقوب (گھوٹکی، بابُ الاسلام سندھ) (7) نفیس ستّار (سردارآباد فیصل آباد) (8) اُمِّ زینب (مرکز الاولیالاہور) (9) شہزیم عطاری (ٹھٹھہ، بابُ الاسلام سندھ) (10) محمد صدیق (سبز (ہری) پور ہزارہ) (11) سعید اللہ (سکھر، بابُ الاسلام سندھ)

اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

سنّتوں بھرے اجتماعات گجرات چیمبر آف کامرس میں شخصیات کے لئے سنّتوں بھرا اجتماع منعقد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا ◉ مجلس شعبۂ تعلیم کے تحت مرکزالاولیا، لاہور میں گورنمنٹ یونیورسٹی آف ایجوکیشن میں سنّتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوا، کثیر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی ◉ سردارآباد (فیصل آباد) میں پنجاب میڈیکل کالج کے ہاسٹل میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا، کالج کے پروفیسرز اور طلبہ نے شرکت فرمائی۔ **پورے ماہِ رمضان المبارک کا اعتکاف** دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رمضان المبارک کے آخری عشرے کے اعتکاف کے علاوہ پورے ماہِ رمضان کے اعتکاف کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔ عاشقانِ رسول رمضان المبارک کا پورا مہینا مسجد میں گزارتے ہیں، روزانہ نمازِ عصر اور نمازِ تراویح کے بعد مدنی مذاکرے کا سلسلہ ہوتا ہے، معتکفین کو دُرُست قراٰن اور نماز نیز سنّتیں اور آداب سکھانے کا بھی سلسلہ ہوتا ہے۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں شیخِ طریقت امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بنفسِ نفیس پورا مہینا تشریف فرما ہوتے ہیں۔ رمضان المبارک 1438ھ میں پاکستان میں 71 مقامات پر پورے ماہِ رمضان کے اعتکاف کا سلسلہ ہوا اور تقریباً 10 ہزار اسلامی بھائیوں نے اعتکاف کی سعادت پائی۔ **رمضان ایکسپریس کی مرکزالاولیا سے باب المدینہ آمد** شیخِ طریقت امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بابرکت صحبت پانے اور پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف کرنے کے لئے مرکزالاولیا (لاہور) سے 800 سے زیادہ اسلامی بھائیوں نے رکنِ شوریٰ کے ساتھ رمضان ایکسپریس کے ذریعے باب المدینہ (کراچی) کا سفر کیا۔ اسلامی بھائیوں نے دورانِ سفر سنّتیں سیکھنے سکھانے کا سلسلہ جاری رکھا نیز باجماعت نمازوں کی ادائیگی کا بھی اہتمام کیا گیا۔ **مسجد کا افتتاح** باب المدینہ کراچی کے علاقے ڈرگ کالونی میں دعوتِ اسلامی کی مجلس خُدّام المساجد کے تحت جامع مسجد رابعہ حبیب کے افتتاح کے موقع پر سنّتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں رکنِ شوریٰ نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ یکم رمضان المبارک 1438ھ کو باب المدینہ کراچی میں 10 نئی مساجد اور 32 جائے نمازوں میں نماز و تراویح کا آغاز ہوا۔ **عرس مبارک لعل شہباز قلندر کے موقع پر مدنی کام** حضرت لعل شہباز قلندر سیّد عثمان مَرْوَنْدِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا سالانہ عُرس مُبارک 16 تا 21 شعبان المعظم 1438ھ سہون شریف (باب الاسلام سندھ) میں ہوا۔ دعوتِ اسلامی کی مجلس مزاراتِ اولیا کے تحت مزار شریف کے مین گیٹ کے سامنے قراٰن خوانی اور باجماعت نمازوں کا سلسلہ ہوا۔ عُرس مُبارک کے موقع پر اجتماعِ ذکر و نعت کا سلسلہ بھی ہوا نیز عُرس کے زائرین کو نیکی کی دعوت پیش کرنے مزاراتِ اولیا پر حاضری کے آداب سکھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے بھی حاضر ہوئے۔ جن میں عاشقانِ رسول کی مجموعی تعداد تقریباً تین سو (300) تھی۔ مجلس مزاراتِ اولیا کی طرف سے دیگر رسائل کے علاوہ مکتبۃ المدینہ سے حضرت لعل شہباز قلندر کی سیرت پر شائع ہونے والا رسالہ "فیضانِ عثمان مروندی لعل شہباز قلندر" تقریباً 4500 کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ ◉ پاکستان میں مجلس مزاراتِ اولیا کے تحت مزاراتِ اولیا اور ان سے متصل مساجد میں مدنی کاموں کی ایک جھلک ملاحظہ فرمایئے: ◉ 202 مدنی درس ◉ بعدِ فجر 103 مدنی حلقے ◉ 84 چوک درس ◉ 54 مدرسۃ المدینہ بالغان (شرکا کی تعداد: 370) ◉ جنوری 2017 تا اپریل، 4 ماہ میں مجلس مزاراتِ اولیا کے تحت دعوتِ اسلامی کے تین دن کے 66 مدنی

قافلوں نے مزاراتِ اولیا پر سفر کیا جن میں شرکا کی مجموعی تعداد تقریباً 674 تھی۔ **ائمۂ کرام کا تربیتی اجتماع** دعوتِ اسلامی کی مجلس ائمہ مساجد و مجلس فیضانِ مدینہ کے تحت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں 13، 14، 15 مئی بروز ہفتہ، اتوار، پیر ائمۂ کرام اور مساجد کی انتظامی کمیٹیوں کے لئے تین دن کے تربیتی اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں ہزاروں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی۔ تربیتی اجتماع کے پہلے اور دوسرے دن شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی مذاکرے کے ذریعے حاضرین کو مدنی پھولوں سے نوازا اور سوالات کے جوابات عنایت فرمائے نیز نَماز کا عملی طریقہ بھی سکھایا۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا ابوحامد محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی اور دیگر مبلّغین نے بھی حاضرین کی تربیت فرمائی اور نیکی کی دعوت عام کرنے کا ذِہن دیا۔ **امامت کورس کے امتحانات** دعوتِ اسلامی کی مجلس کورسز کے تحت پاکستان میں 13 مقامات، ہند میں 3 اور بنگلہ دیش میں ایک پر امامت کورس کا سلسلہ جاری تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ 8 مئی 2017ء کو شرکائے امامت کورس کے امتحانات کا سلسلہ مکمل ہوا جبکہ تادمِ تحریر کینیا اور یوکے میں امامت کورس کے درجات جاری ہیں۔ **مجلس مدنی عطیات بکس کے تحت تربیتی اجتماع** 18، 19 مئی 2017ء بروز جمعرات، جمعہ بمطابق 21، 22 شعبان المعظم 1438ھ مجلس مدنی عطیات بکس کے ذمّہ داران کا تربیتی اجتماع مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردار آباد (فیصل آباد) میں ہوا، اس تربیتی اجتماع میں انٹرنیٹ کے ذریعے مجلس مدنی عطیات بکس کے ہند اور UK کے ذمّہ داران بھی شریک ہوئے۔ نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ اور دیگر مبلّغین نے اسلامی بھائیوں کی تربیت فرمائی نیز رمضان المبارَک میں مدنی عطیات جمع کرنے کے اَہداف بھی طے کئے گئے۔ **مدنی چینل کے 9 سال مکمل ہونے پر نوافل کی ادائیگی** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ 10 رمضان المبارَک 1438ھ بمطابق 6 جون 2017ء کو مدنی چینل کے 9 سال مکمل ہوئے۔ اس سلسلے میں رمضان المبارک کی دسویں شب نمازِ تراویح کے بعد عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) سمیت دنیا بھر میں کئی مقامات پر شکرانے کے نوافل کی ادائیگی کا سلسلہ ہوا۔ **نمازِ تراویح میں قراٰن سننے سنانے کی سعادت** ماہِ رمضان المبارک 1438ھ میں مدرسۃ المدینہ سے منسلک ساڑھے سولہ ہزار سے زائد حُفّاظ اسلامی بھائیوں اور مدنی منّوں نے نمازِ تراویح میں قراٰنِ پاک سننے سنانے کی سعادت حاصل کی۔ **جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کے ہاتھوں معتکفین کی دستار بندی** عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف کرنے والوں میں سے مستقل عمامہ شریف سجانے کی نیت کرنے والے خوش نصیبوں کے سر پر جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت شہزادۂ عطّار حضرت مولانا الحاج ابواُسید عبید رضا عطاری مدنی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے عمامہ سجایا۔ 10 رمضان المبارک کو 31، 11 رمضان کو 33 جبکہ 12 رمضان کو 41 اسلامی بھائیوں نے یہ سعادت پائی۔ یہ سلسلہ پورا رمضان جاری رہے گا اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

مختلف کورسز ● 28 مئی 2017ء سے پاکستان کے ان 5 شہروں میں 19 دن کا مدنی تربیتی کورس شروع ہوا: بابُ المدینہ (کراچی)، سردارآباد (فیصل آباد)، زَم زَم نگر حیدرآباد، گلزارِطیبہ (سرگودھا) اور گجرات، تقریباً 331 اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت پائی ● روزانہ 1 گھنٹہ 26 منٹ دورانیے پر مشتمل 3 دن کا فیضانِ زکوٰۃ کورس مئی 2017ء میں پاکستان کے 12 سے زائد شہروں میں 321 مقامات پر ہوا جس میں تقریباً تین ہزار ایک سو پینتیس (3135) اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت پائی۔ ● 18، 19، 20 مئی 2017ء مدینۃُ الاولیا (ملتان) میں پاکستان میں اسلامی بہنوں کی قائم تمام مدنی تَرْبِیَت گاہوں

کے مدنی عملے (ناظمات، معلّمات) کے لئے 3 دن کا تربیتی کورس ہوا۔ جس میں پاکستان کے کئی شہروں سے اسلامی بہنیں شریک ہوئیں۔ عالمی مجلس مشاورت کی ذمّہ دار اسلامی بہن سمیت متعدد ذمّہ دار اسلامی بہنوں نے تربیت فرمائی۔ مجلس معاونت برائے اسلامی بہنیں کے تحت شعبانُ المعظّم 1438ھ میں پاکستان کے 40 مقامات پر 71 محارم اجتماعات ہوئے جن میں دعوتِ اسلامی کے مبلّغین اسلامی بھائیوں نے سنّتوں بھرے بیانات کئے، ان میں شُرکا کی تعداد تقریباً 618 تھی۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

غیر مسلم کا قبولِ اسلام

یوگنڈا کے دارالحکومت کمپالا میں کالج کے ایک غیر مسلم طالبِ علم نے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں آکر اسلام قبول کیا، ان کا اسلامی نام "محمد شعبان" رکھا گیا۔

پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف دعوتِ اسلامی کے تحت ہند، بنگلہ دیش، نیپال، یوکے، ساؤتھ افریقہ، موزمبیق، ماریشس، جرمنی، اٹلی، کینیا، تنزانیہ اور یوگنڈا وغیرہ کے 74 مقامات پر پورے ماہِ رمضان کے اعتکاف کا سلسلہ ہوا جس میں کثیر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی۔ **مسجد و فیضانِ مدینہ کا افتتاح** دعوتِ اسلامی کی مجلس خُدّامُ المساجد کے تحت 6 جون 2017ء کو مٹوگا (یوگنڈا) میں مسجد کا افتتاح ہوا۔ ہند کے شہر کولکاتہ (ریاست مغربی بنگال) میں 21 مئی 2017ء کو دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ حضرت مولانا مفتی عبد الحلیم رضوی نوری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے دعا فرمائی۔ **جامعۃُ المدینہ کا سنگِ بنیاد** اُتراکھنڈ شمالی ہند میں جامعۃ المدینہ فیضانِ اعلیٰ حضرت کے سنگِ بنیاد کا سلسلہ ہوا، اس موقع پر منعقد سنّتوں بھرے اجتماع میں رکنِ شوریٰ نے بیان فرمایا۔ **مختلف کورسز** اسلامی بہنوں کے لئے روزانہ 1 گھنٹا 26 منٹ دورانیے پر مشتمل 3 دن کا "فیضانِ زکوٰۃ کورس" مئی 2017ء میں ہند، امریکہ، اٹلی، ساؤتھ کوریا وغیرہ میں 77 مقامات پر ہوا جس میں شرکا اسلامی بہنوں کی تعداد 588 تھی۔ مئی 2017ء میں اسلامی بہنوں کے لئے 3 دن کا "مدنی کام کورس" صوبہ گجرات کے شہروں موڈاسا، دوارکا، بھوج، گنزا، ویراوال، صوبہ ویسٹ بنگال کے شہر برن پور، راجستھان کے شہر چتور گڑھ، کرناٹک کے شہر بنگلور، مہاراشٹر کے ضلع پال گھر کے شہر دہانو میں ہوا، جس میں تقریباً 422 اسلامی بہنیں شریک ہوئیں۔ خلیج کے شہر صلالہ (صوبہ ظُفار، سلطنتِ عُمان) میں بھی 11، 12، 13 مئی 2017ء کو 3 دن کا مدنی کام کورس ہوا۔ 15، 16 مئی 2017ء کو ہند کے شہر میسور میں 26 گھنٹے کا "مدنی انعامات کورس" ہوا۔

Sunnah-inspiring Ijtima’at

- In the chamber of commerce in Gujrat, a Sunnah-inspiring Ijtima’ was held in which a member of Shura delivered a Sunnah-inspiring speech. Islamic brothers including dignitaries attended the Ijtima’.
- Under the supervision of the education department of Dawat-e-Islami, a Sunnah-inspiring Ijtima’ was held at the Government University of Education in Markaz-ul-Awliya (Lahore) where a large number of Islamic brothers were privileged to attend the Ijtima’.
- Similarly, in the hostel of Punjab Medical college, Sardarabad (Faisalabad), a Sunnah-inspiring Ijtima’ was held in which a member of Shura delivered a Sunnah-inspiring speech. The professors and students of the college attended the Ijtima’.

Itikaf for the entire month of Ramadan

Dawat-e-Islami has long been organizing I’tikaf in the blessed month of Ramadan not only for the last ten days but also for the entire month. Devotees of Rasool spend the entire month of Ramadan in Masjid. Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه also spends the whole month of Ramadan at the global Madani Markaz, Faizan-e-Madinah Bab-ul-Madinah (Karachi). In the blessed month of Ramadan, 1438 AH, I’tikaf was organized for the entire month at 71 different places in Pakistan. More or less ten thousand Islamic brothers were privileged to attend it.

The Ramadan Express arrives at Bab-ul-Madinah from Markaz-ul-Awliya

In order to be blessed with the company of Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه and to attend I’tikaf for the whole month of Ramadan, over 800 Islamic brothers along with a member of Shura travelled to Bab-ul-Madinah (Karachi) from Markaz-ul-Awliya (Lahore) via the Ramadan Express. During the journey, Islamic brothers learnt Sunnahs and managed to offer Salahs with congregation.

Inauguration of Masjid

Under the supervision of Dawat-e-Islami’s Majlis “Khuddam-ul-Masajid”, Jaami’ Masjid Raabi’ah Habib was inaugurated in the Drigh Colony area of Bab-ul-Madinah (Karachi). On this delightful

occasion, a Sunnah-inspiring Ijtima was held in which a member of Shura delivered a Sunnah-inspiring speech. In Bab-ul-Madinah (Karachi), on 1st Ramadan-ul-Mubarak, 1438 AH, Salahs and Taraweeh were started at 10 new Masajid and 32 places designated for Salah.

Madani activities on the occasion of the 'Urs of Laal Shahbaz Qalander

The annual 'Urs of a saint Laal Shahbaz Qalander Sayyid 'Usman Marwandi رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه took place from 16 to 21 Sha'ban-ul-Mu'azzam, 1438 AH, at Sehwan Sharif (Bab-ul-Islam Sindh). Under the supervision of Dawat-e-Islami's Majlis "Mazaraat-e-Awliya, i.e. Majlis for Shrines of Saints", a session for Quranic recitation was held and Salahs were offered with congregation. An Ijtima'-e-Zikr-o-Na'at was also held on the occasion of the blessed 'Urs. Moreover, Madani Qafilahs of Dawat-e-Islami also reached the blessed shrine. The Majlis "Mazaraat-e-Awliya" distributed more or less 4500 booklets published by Maktaba-tul-Madinah, including the booklet on the biography of the saint, namely *Faizan-e-'Usman Marwandi Laal Shahbaz Qalander*.

Mentioned here are now brief details about the Madani activities performed in Pakistan by the Majlis "Mazaraat-e-Awliya" in the shrines of saints as well as in the Masajid adjacent to them:

- 202 Madani Dars
- 103 after-Fajr Madani Halqahs
- 84 Chowk Dars
- 54 Madrasa-tul-Madinah (for adults) with 370 attendees.

Learning Ijtima' for the Imams of Masajid

From 13 to 15 May 2017, a 3-day learning Ijtima was held for the Imams as well as for the management committees of Masajid at the global Madani Markaz, Faizan-e-Madinah Bab-ul-Madinah (Karachi). Thousands of Islamic brothers were privileged to attend it. On the first and the second day of the Ijtima', Madani Muzakarahs were also held in which Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه answered questions, granting Madani pearls of knowledge and wisdom to the attendees.

Imamat course examinations

Under the supervision of Dawat-e-Islami's Majlis courses, Imamat course was offered at 13 places in Pakistan, 3 places in Hind and 1 place in Bangladesh. Examinations on the Imamat course were also administered. Furthermore, at the time of writing this report, Imamat courses are underway in Kenya and UK.

Ijtima' under the supervision of Majlis Madani donation box

On 18 and 19 May, 2017, a learning Ijtima' for the responsible Islamic brothers of the Majlis Madani donation box was held at the Madani Markaz, Faizan-e-Madinah Sardarabad (Faisalabad). The responsible Islamic brothers of the Majlis Madani donation box from Hind and UK also attended the Ijtima via internet.

Nafl Salah offered on the 9th anniversary of Madani Channel

By the grace of Allah عَزَّوَجَلَّ! On 10 Ramadan-ul-Mubarak 1438 AH, 6 June 2017, the ninth anniversary of Madani Channel was marked. In this regard, on the 10th night of Ramadan-ul-Mubarak 1438 AH, Nafl Salah was offered at various places of the world including the global Madani Markaz, Faizan-e-Madinah Bab-ul-Madinah (Karachi), expressing thanks to the Almighty.

Reciting and listening to the Holy Quran during Taraweeh Salah

In the month of Ramadan, 1438 AH, over sixteen thousand five hundred Huffaz Islamic brothers and Madani children from Madaris-ul-Madinah of Dawat-e-Islami got the privilege of reciting and listening to the Holy Quran during Taraweeh Salah.

Beloved son of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat adorned the heads of Islamic brothers with turbans

At the global Madani Markaz, Faizan-e-Madinah Bab-ul-Madinah (Karachi), the beloved son of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat, Maulana Al-Haaj Abu Usayd 'Ubayd Raza Attari Madani مُدَّظِلُّهُ العَالِی adorned the heads of those fortunate Islamic brothers with turbans who attended I'tikaf for the entire month and intended to wear the turban permanently.

Madani News of Islamic Sisters

Different Courses

On 28 May, 2017, a 19-day Madani Tarbiyyati course was offered in the following five cities of Pakistan: Bab-ul-Madinah (Karachi), Zamzam Nagar (Hyderabad), Sardarabad (Faisalabad), Gulzar-e-Taybah (Sargodha) and Gujrat. More or less 331 Islamic sisters were privileged to attend it.

In May 2017, a 3-day Faizan-e-Zakat course was offered in over 12 cities of Pakistan at 321 places. More or less 3135 Islamic sisters attended the course.

In Sha'ban-ul-Mu'azzam 1438 AH, 71 Maharim Ijtima'aat were held in 40 different places of Pakistan. The number of attendees was 618.

Non-Muslim embraces Islam

In Kampala – the capital of Uganda – a non-Muslim college student came to Faizan-e-Madinah, the Madani Markaz of Dawat-e-Islami, where he embraced Islam. He was given the Islamic name Muhammad Sha'ban.

I'tikaf for the entire month of Ramadan

By the grace of Allah عَزَّوَجَلَّ! Dawat-e-Islami organized I'tikaf for the entire month of Ramadan in Hind, Bangladesh, Nepal, UK, South Africa, Mozambique, Germany, Italy, Kenya, Tanzania and Uganda, etc. A large number of Islamic brothers were privileged to attend the I'tikaf.

Inauguration of Masjid and Faizan-e-Madinah

Under the supervision of Dawat-e-Islami's Majlis "Khuddam-ul-Masajid", a Masjid was inaugurated in Uganda on 6 June, 2017. Likewise, on 21 May 2017, the foundation stone of Faizan-e-Madinah, the Madani Markaz of Dawat-e-Islami, was laid in Kolkata – a city in Hind.

Foundation stone of Jami'a-tul-Madinah

In Uttarakhand, northern Hind, the foundation stone of Jami'a-tul-Madinah "Faizan-e-A'la Hadrat" was laid. On this occasion, a Sunnah-inspiring Ijtima' was held in which a member of Shura delivered a speech.

Different courses

In May 2017, a 3-day Faizan-e-Zakat course was offered to Islamic sisters in Hind, America, Italy, South Korea, etc. at 77 different places. 588 Islamic sisters attended the course.

In May 2017, a 3-day Madani activities course was offered to Islamic sisters in different cities of Hind. More or less 422 Islamic sisters attended the course.

On 11, 12 and 13 May 2017, a 3-day Madani activities course was offered in Salalah, Dhofar province of Oman.

اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ المواہب اللدنیہ، 1/71

زمین پر سب سے پہلا پہاڑ جَبَلِ اَبِیْ قُبَیس ہے شعب الایمان، 3/432 حدیث: 3984

زمین پر سب سے پہلے مسجدِ حرام بنائی گئی بخاری، 2/427، حدیث: 3366

جو غیبت کرتے کرتے مر گیا وہ جہنم میں سب سے پہلے جائے گا مکاشفۃ القلوب، ص 72 ملخصاً

قیامت کے دن سب سے پہلے تارکینِ نماز کے منہ کالے کئے جائیں گے کتاب الکبائر للذھبی، 258

دنیا میں سب سے پہلے قتل کرنے والا شخص قابیل تھا۔ بخاری، 2/413 حدیث: 3335

اگر آپ سوشل میڈیا کے مدنی گلدستے (ویڈیوز) اپنے موبائل پر حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے ٹیلی گرام چینلز جوائن کریں

t.me/officialdawateislami
t.me/ilyasqadiri
t.me/ImranAttariOfficial
t.me/MadaniChannel_Official
dawateislami.net

MADANI INAMAT MOBILE APPLICATION

- ایک مسلمان کا لائف اسٹائل کیسا ہونا چاہئے؟
- ایک مسلمان کو اپنے دن اور رات کیسے گزارنے چاہئیں؟
- ایک اچھا مسلمان بننے کے لیے مجھے کیا کرنا چاہئے؟
- اسلامی بھائیوں اسلامی بہنوں اور طلبہ کے لیے ایک رہنما موبائل ایپلی کیشن

www.dawateislami.net/downloads

مولانا! اور چائے منگوادوں؟

دعوتِ اسلامی کا ابتدائی دور تھا، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کسی ہوٹل میں چائے پینے کی غرض سے تشریف لے گئے، چائے پینے کے بعد آپ نے کپ میں پانی ڈالا اور ہلا کر پی لیا، قریب بیٹھے چند نوجوانوں میں سے ایک نے طنزیہ انداز میں آواز کسی: **مولانا! اور چائے منگوادوں؟** اِس جملے کے جواب میں امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے شَفْقَت بھرے انداز میں نظر اُٹھا کر اُنہیں دیکھا اور مسکرا دیئے، قریب جاکر مُصافحہ فرمایا اور اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے کچھ یوں اِرشاد فرمایا: مجھے مزید چائے کی حاجت نہیں، البتہ میں نے کپ میں پانی ڈال کر اِس لئے پیا تاکہ رِزْق کا کوئی ذَرَّہ ضائع نہ ہو۔ اِس پر وہ نوجوان بہت متاثّر ہوئے۔

(تذکرہ امیرِ اَہلِ سنّت (قسط 7) پیکرِ شرم وحیا، ص 3)

رِزْق ضائع ہونے سے بچانے کے 8 مدنی پھول

(1) کھانے کے دوران روٹی ہمیشہ سالن کے برتن کے اوپر کرکے توڑنے کی عادت بنایئے **(2)** کوئی لقمہ یا دانہ اگر گر جائے تو اُٹھا کر پونچھ کر کھا لیجئے کہ مغفرت کی بِشارت ہے **(3)** دسترخوان پر گرنے والے دانے اِحتیاط کے ساتھ گائے، بکری، مُرغی نیز چیونٹیوں کو بھی کھلائے جاسکتے ہیں **(4)** کھانے یا شربت وغیرہ پینے کے بعد برتن چاٹ کر دھو کر پی لیجئے! غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ **(5)** گلاس میں بچا ہُوا مسلمان کا صاف ستھرا جھوٹا پانی خوامخواہ پھینک دینا اسراف ہے **(6)** بچی ہوئی روٹیاں بھی ضائع نہ ہونے دیجئے، جانوروں کو کھلا دیجئے یا ٹکڑے کرکے شوربے میں پکا لیجئے، بہترین کھانا بن جائے گا۔ (ماخوذ از کھانے کا اِسلامی طریقہ، ص 8 تا 32) **(7)** ہڈّی وغیرہ اِس قدر چُوس چاٹ لیجئے کہ بوٹی کا کوئی جُز اور کسی قسم کے غذائی اَثرات باقی نہ رہیں، ضَرور تاً رکابی میں ہڈّی جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی دانہ وغیرہ اٹکا ہو تو باہر آجائے **(8)** اکثر لوگ مچھلی کی کھال پھینک دیتے ہیں اِسے بھی کھالینا چاہئے۔ (ماخوذ از آدابِ طعام، 97)

آج تک جتنا بھی اِسراف ہوا اُس سے توبہ کرلیجئے: یَا اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج تک میں نے جتنا بھی اِسراف کیا اُس سے اور تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور تیری عطا کردہ توفیق سے آئندہ گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا، یاربِّ مُصطفٰے! میری توبہ قبول فرما اور مجھے بے حساب بَخْش دے۔ (آدابِ طعام، ص 78)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس برائے تحفُّظِ رِزْق (دعوتِ اسلامی): شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں کھانا بچ جانے کی صورت میں ہم سے فوراً رابطہ فرمایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بچے ہوئے کھانے کو دُرست مصرف میں استعمال کی کوشش کی جائے گی۔ (فی الحال صرف بابُ المدینہ کراچی کے اسلامی بھائی رابطہ فرمائیں) رابطہ نمبر: 0311-2626992

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں 103 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کے لیے کوشاں ہے۔

ISBN 978-969-631-850-7
0132005

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92

Web: www.dawateislami.net / Email: mahnama@dawateislami.net